ضلع چترال کے منتخب دینی مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا جائزہ

مقالہ نگار

عزیز اللہ آزاد

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، ایچ نائن، اسلام آباد

فروری، ۲۰۲۲ء

ضلع چترال کے منتخب دینی مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا جائزہ

مقالہ نگار

عزیز اللہ آزاد

ایم اے، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۱۸ء

یہ مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

ایم۔فل علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

©عزیز اللہ آزاد، ۲۰۲۲ء

بسم الله الرحمن الرحيم

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد　　فیکلٹی آف سوشل سائنسز

منظوری فارم برائے مقالہ ودفاع مقالہ

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالہ کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالہ بعنوان: ضلع چترال کے منتخب دینی مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا جائزہ

The Selected Madaris e Banat Of District Chitral and the evaluation of the educational and welfare services of these Madaris

نام مقالہ نگار: **عزیز اللہ آزاد**　　رجسٹریشن نمبر: 1641-Mphil/IS/F18

نام ڈگری: **ایم فل علوم اسلامیہ**

ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری　　________________

(نگران مقالہ)　　نگران مقالہ کے دستخط

ڈاکٹر نور حیات خان　　________________

(صدر شعبہ علوم اسلامیہ)　　صدر شعبہ کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر مستفیض احمد علوی　　________________

(ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز)　　ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر محمد سفیر اعوان　　________________

(پرو۔ ریکٹر اکیڈمکس)　　پرو۔ ریکٹر اکیڈمکس کے دستخط

تاریخ: ________________

حلف نامہ فارم

(Candidate declaration form)

میں عزیر اللہ آزاد ولد کفایت اللہ رول نمبر: MP-F18-IS-412

رجسٹریشن نمبر: 1641-Mphil/IS/F18

طالب علم، ایم فل علومِ اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ

مقالہ بعنوان: ضلع چترال کے منتخب دینی مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا جائزہ

Zilla Chitral ke muntakhab dini madaris e banat ki talimi or flahi Khidmat ka jaiza.

The Selected Madaris e Banat Of District Chitral and the evaluation of the educational and welfare services of these Madaris

ایم فل علومِ اسلامیہ کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ہے، اور ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری کی نگرانی میں تحریر کیا گیا ہے، راقم الحروف کا اصل کام ہے، اور یہ کہ مذکورہ کام نہ تو کہیں اور جمع کروایا گیا ہے، نہ ہی پہلے سے شائع شدہ ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی بھی ڈگری کے حصول کے لیے کسی دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں میری طرف سے پیش کیا جائے گا۔

نام مقالہ نگار: عزیر اللہ آزاد

دستخط مقالہ نگار: ____________________

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

Abstract

<u>Title:The Selected Madaris e Banat Of District Chitral and the evaluation of the educational and welfare services of these Madaris</u>

District Chitral is the largest district of KPK .This district is full of natural resources like; water ,herbs ,minerals and it is enriched with high quality timber .Government has conceived all such type of resources and work has been initiated In this regard .As the habitants of this district have their own history, way of living ,cultural and ritual values ,its services in the sector of girls education is also appreciable .Because of this step the people of the place have become aware of religious principles and teaching .And the institutions in this regard are working day and night .

In this very thesis the educational and welfare services of the selected religious institutions of district Chitral have been written, which is comprised of preface,six chapters,results, recommendation ,conclusion and contents .

In Chapter no 1 all the argument is based on ,What is the crux of the history of chitral.The condition of education and politics has been discussed in detail.similarly its management and administration in different sectors have also been analyzed.

Chapter no 2 is specified for the introduction of Jamia Taleem Ul Quran for female,Lower chitral,The educational and welfare services of Jamia have been discussed in detail,analysis of the services of its graduates .

In chapter no 3,along with the detailed introduction of the administrator and the institution Jamia Taleem Ul Islam for female ,Lower chitral.At the end of this chapter,the welfare and educational services of the institution is mentioned

Chapter no 4 deals with Jamia Faiz Ul Uloom, muxgol, Upper chitral .In this chapter the educational and welfare services of Jamia have been discussed in detail .

In chapter no 5 Jamia Anwar-e-Madina Buni,Upper chitral has been studied.The graduates after graduating from this institution render their services in teaching to make themselves financially independent .

In chapter no 6 the effects of the educational and welfare services of these institutions on society has been discussed in detail.Likewise ,the issues faced by these female institutions regarding administration ,training issues and academic issues have been mentioned in detailed .

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	موضوعات	نمبر شمار
VII	مقالہ کی منظوری کا فارم (Thesis Acceptance Form)	۱.
VII	حلف نامہ فارم (Candidate Declaration Form)	۲.
VII	ملخص (Abstract)	۳.
IX	اظہار تشکر (A Word of Thanks)	۴.
X	انتساب (Dedication)	۵.
1	مقدمہ	۶.
۰۷	**باب اول: ضلع چترال کا تعارف اور مدارس بنات**	۷.
۰۸	فصل اول: ضلع چترال کا تعارف اور نظام ریاست	۸.
۲۲	فصل دوم: مدارس بنات کا قیام اور تاریخی پس منظر	۹.
۲۹	فصل سوم: ضلع چترال کی تعلیمی صورتحال	۱۰.
۳۲	**باب دوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن کی تعلیمی اور فلاحی خدمات**	۱۱.
۳۳	فصل اول: جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن کا تعارف	۱۲.
۵۲	فصل دوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن کی تعلیمی کارکردگی	۱۳.
۶۰	فصل سوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن کی فلاحی خدمات	۱۴.
۶۸	**باب سوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی تعلیمی اور فلاحی خدمات**	۱۵.
۶۹	فصل اول: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کا تعارف	۱۶.
۸۴	فصل دوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی تعلیمی کارکردگی	۱۷.
۹۲	فصل سوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی فلاحی خدمات	۱۸.

۱۹.	**باب چہارم: جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کی تعلیمی اور فلاحی خدمات**	۱۰۰
۲۰.	فصل اول: جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کا تعارف	۱۰۱
۲۱.	فصل دوم: جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کی تعلیمی کارکردگی	۱۱۴
۲۲.	فصل سوم: جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کی فلاحی خدمات	۱۱۹
۲۳.	**باب پنجم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی تعلیمی اور فلاحی خدمات**	۱۲۷
۲۴.	فصل اول: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کا تعارف	۱۲۸
۲۵.	فصل دوم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی تعلیمی کارکردگی	۱۴۱
۲۶.	فصل سوم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی فلاحی خدمات	۱۴۴
۲۷.	**باب ششم: مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے اثرات ومشکلات**	۱۵۲
۲۸.	فصل اول: مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے معاشرے پر اثرات	۱۵۳
۲۹.	فصل دوم: سماجی زندگی میں مدارس بنات کا کردار	۱۶۲
۳۰.	فصل سوم: مدارس بنات کو درپیش مسائل	۱۶۵
۳۱.	نتائج مقالہ	۱۷۴
۳۲.	سفارشات	۱۷۵
۳۳.	فہرستِ قرآنی آیات	۱۷۷
۳۴.	فہرستِ احادیث مبارکہ	۱۷۸
۳۵.	فہرستِ اعلام	۱۷۹
۳۶.	فہرستِ اماکن	۱۸۰
۳۷.	مصادر ومراجع	۱۸۱

اظہارِ تشکر

الحمدلولیه والصلوۃ علی نبیه وعلی اله واصحبه اما بعد!

تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لیے ہیں جو کائنات کا خالق ومالک، مدبر و محسن اور علیم وقدیر ہے۔ جس نے مجھ جیسے گناہ گار کو حضرت محمد ﷺ کے امتی ہونے کا شرف بخشا اور بے شمار نعمتوں کے ساتھ حصول علم کے شوق سے نوازا۔ میں اپنے والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کئی راتیں آنکھوں میں کاٹ کر مجھے پالا پوسا، جوان کیا، علم سے روشناس کروایااور جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو ان کا مصلی بچھ گیامیرے واسطے دعا کے لئے ہاتھ اٹھ گئے۔ اور میں سمجھتاہوں کہ انہی کی دعاوں کا نتیجہ ہے کہ آج میں ایم فل کی سطح کا تحقیقی مقالہ لکھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میں نے اس تحقیقی مقالے میں ضلع چترال کے منتخب دینی مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے کام کیا ہے۔ یقینا یہ کام بہت مشکل اور جدید نوعیت کا کام تھا، جس میں اللہ تعالی نے مجھے سرخرو کیا۔ خصوصا ایک پسماندہ علاقے میں موجود مدارس کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کی تحقیق جس پر آج تک کسی نے قلم نہ اٹھایاہو اور وہاں کے باشندے دین ودنیاکے علوم سے محروم رہے ہوں۔

اس مشکل منزل کے دوران میرے مخلص ومشفق نگران ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری حفظہ اللہ جیسے محنتی، باذوق اور خوش اخلاق شخصیت کی بروقت رہنمائی نے میری تمام مشکل میں حوصلہ افزائی کی، اس تحقیق کی تکمیل کا سہرا انہی کی ذات ہے جن کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

میں نمل یونیورسٹی کا ممنون ہوں کہ مجھے مقالہ لکھنے کا موقع فراہم کیااور میں جناب ڈاکٹر نور حیات حفظہ اللہ کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے موضوع مقالہ ہذاکے انتخاب میں میری بہترین رہنمائی کی۔ علاوہ ازیں میں اپنے ان تمام اساتذہ کرام کا مشکور ہوں جنہوں نے مقالہ ہذا کو مکمل کرنے میں ہر قدم پر میری مدد کی۔

میں اپنی اہلیہ محترمہ اور بچوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی دعائیں اور تعاون ہمیشہ میرے ساتھ رہا اور میرے تعلیمی مشاغل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں آنے دی۔ اور اپنے تمام گھر والوں اور دوست احباب کا شکریہ ادا نہ کرنا ناانصافی ہوگی جن کی حوصلہ افزائی کی بنا پر میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاسکا۔

عزیر اللہ آزاد

ایم فل علوم اسلامیہ

انتساب

میں اپنی تحقیقی کاوش اپنے واجب الاحترام والدین کے نام منسوب کرتا ہوں

جنکی دعائیں میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

موضوع کا تعارف:(Introduction of the topic)

چترال پاکستان کے انتہائی شمالی کونے پر واقع ہے۔ یہ ضلع ترچ میر کے دامن میں واقع ہے جو سلسلہ کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے۔ ریاست کے اس حصے کو بعد میں ضلع کا درجہ دیا گیا۔ چترال کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جس ریاست نے پہلی بار پاکستان کے ساتھ الحاق کیا وہ چترال کی ریاست تھی۔[1]

اپر چترال میں مولانا نظام الدینؒ نے جامعہ فیض العلوم کی بنیاد ۱۹۸۱ء اور لوئر چترال میں مولانا عبد الجلیلؒ نے جامعہ تعلیم القرآن کی بنیاد ۱۹۹۰ میں رکھی، یہ دونوں چترال کے ابتدائی مدارس بنات ہیں۔ نیز جامعات للبنات کی تعداد (چوالیس) ہے۔

مقالہ ہذا میں ضلع چترال اور منتخب مدارس کا تعارف، ان کی تعلیمی اور فلاحی خدمات، نصاب تعلیم، ہم نصابی سرگرمیاں، سماجی زندگی میں ان مدارس کا کردار، تعلیمی اور فلاحی خدمات کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔

چونکہ عوام مدارس کی خدمات سے ناواقف ہیں۔ یہ ایک نیا موضوع ہے جو اس لیے چنا گیا ہے تاکہ چترال کے دینی تعلیمی اداروں (مدارس بنات) کے معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات کا مطالعہ کیا جائے اور لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، آیا یہ ادارے تعلیمی اور فلاحی خدمات ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟

دینی مدارس کے تصور تعلیم اور تصور تربیت سے آگاہی حاصل کی جائے۔ مختلف تعلیمی اداروں کا تعارف حاصل کیا جائے اور ان کے نظام تعلیم و تربیت سے آگاہی حاصل کی جائے۔ لہٰذا اس تحقیق کے نتیجے میں یہ سب مواد عوام کے سامنے بہترین انداز میں آجائے گا۔

کوئی بھی اجتماعی نظام افراد کار کو اس وقت ایک سوچ اور فکر و عمل کے تحت منظم کر سکتا ہے، جب سماج میں خاتون مثبت سوچ اور علم کی حامل ہو، جسے وہ اپنے مستقبل کے نونہالان اور معماران قوم کو اچھی طرح منتقل کر دے تو اس کے نتیجے میں ریاست اپنے تمام اداروں میں باہمی ربط (Co-ordination) پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ریاست کے سماجی استحکام کے افراد کار میں عورت کے کردار کو بنیادی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے، جسے کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

---

[1] https://ur.wikipedia.org/26/03/2020/10:00AM

موضوع کی ضرورت واہمیت:(Need & Importance of the topic)

اسلام ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات پر مبنی دین ہے۔اسلام کی نظر میں خاتون سماج کی بنیادی اکائی ہے اورایک جداگانہ شناخت رکھتی ہے۔اعلی مقاصد کا حامل خاندان ہی انسانی معاشرہ کو شرمندہ تعبیر کر کے استحکام بخش سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس کے کردار کی فعالیت اور راہنمائی کے لیے ایک جامع اور متوازن قانون عطاء کیا ہے۔

چترال کے مدارس بنات کا تعلیمی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے بہترین کردار ہے۔تعلیمی خدمات یعنی(بے شمار طالبات حفظ،ناظرہ، تجوید،ترجمہ وتفسیر اور درس نظامی کر چکی ہیں) فلاحی خدمات (سینکڑوں بچیاں ان مدارس میں مفت تعلیم،رہائش،علاج،کتب اور کھانے پینے کی سہولیات سے مستفید ہورہی ہیں)۔چترال کے مدارس بنات وہاں کی مستورات کو دینی رہنمائی اور مذہبی تعلیم کے لیے معلمات فراہم کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ان مدارس کا تعلیم نسواں کے حوالے سے بہترین کردار ہے جس کو عوام کے سامنے لانا ضروری تھا تاکہ دیگر مستورات بھی ان مدارس سے استفادہ کر سکیں۔

چترال میں اشاعت اسلام کا باقاعدہ آغاز عہد رئیسہ میں ہوا جبکہ رئیسہ خاندان ترکوں کے ماتحت تھا۔اس وقت چترال میں رئیس شاہ اکبر[1] کی حکومت تھی[2]۔شاہ نادر رئیس[3] ایک خدا پرست حکمران تھا،ان کے دور میں چترال میں پہلی دینی درسگاہ قائم ہوئی اور اس کے اخراجات حکومت وقت برداشت کرتی تھی۔[4]

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں علم حاصل کرنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔آنحضرت ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں پڑھنے اور علم حاصل کرنے کا بیان ہے۔

﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴾[5]

ترجمہ: آپ پڑھئیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا کیا۔

لفظ(اقْرَأْ)میں عموم ہے جس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔یعنی علم کا حصول مرد و عورت دونوں کے لیے ضروری ہے۔

---

[1] عہد رئیسیہ کے مہتر چترال یعنی چترال کی ریاست کا بادشاہ

[2] مرزا فضل واحد بیگ، تاریخ شاہان چترال، شاہ بک سیلز، مین بازار چترال، ص: ۹

[3] عہد رئیسیہ کے مہتر چترال جن کا دور ۱۳۲۰ء سے شروع ہوا

[4] مرزا فضل واحد بیگ، تاریخ تعارف اقوام چترال، راحیل پرنٹرز، پشاور، سن اشاعت ۱۹۹۱، ص:۴۵۰

[5] سورۃ العلق: ۱

احادیث مبارکہ میں علم حاصل کرنے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

قال رسول الله ﷺ:

(طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ)[1]

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے

اہداف ومقاصدِ تحقیق:(Targets & Objectives of the research)

اس مقالے میں تحقیق کے درج ذیل بنیادی مقاصد پیشِ نظر رکھے گئے ہیں۔

تعلیم اور فلاح وبہبود وہ کام ہیں جو کسی معاشرے کی ترقی کے گراف کو متعین کرتے ہیں اسی تناظر میں ضلع چترال کے مدارس بنات کی خدمات کو متعارف کرانا۔

- مدارس بنات کی تعلیمی خدمات کو بیان کرنا
- منتخب مدارس کی فلاحی خدمات کو روشناس کرانا
- منتخب مدارس کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے معاشرے پر مرتب اثرات کا تجزیہ پیش کرنا

تحدیدِ مسئلہ:(Limitation & Delimitations)

لوئر چترال کے دو(۲) مدارس	۱: جامعہ تعلیم القران للبنات	مؤسس مولانا عبدالجلیلؒ
	۲: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات	مؤسس مولانا محمود الحسن
اپر چترال کے بھی دو(۲) مدارس	(۱: جامعہ فیض العلوم للبنات	مؤسس مولانا نظام الدین
	۲: جامعہ انوار مدینہ للبنات	مؤسس مولانا فداء الرحمان

[1] محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، دارالرسالہ العالمیہ، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ، ابواب السنہ، باب فضل العلماء والحث علی العلم، جز اول، صفحہ: ۱۵۱، حدیث: ۲۲۴

سابقہ تحقیقی کام:(Literature Review)

ضلع چترال کے مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات پر میرے علم کے مطابق اس سے قبل تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔البتہ اس ضلع کے معروف علماء کی خدمات اور چترال میں اسلام کے فروغ کے حوالے سے تحقیقی مقالہ جات لکھے جاچکے ہیں۔

۱۔اسلام آباد کے دینی وعصری تعلیمی اداروں کے علمی،اخلاقی اور سماجی اثرات(MPhil)،مقالہ نگار:حافظ ظفر محمود،نگران مقالہ:ڈاکٹر غلام حسین بابر،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔سیشن ۲۰۱۳ء۔۲۰۱۵ء

۲۔ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف دینی مدارس کی خدمات کا تحقیقی جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار:عبد اللطیف خان لغاری،نگران مقالہ:ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔سیشن ۲۰۰۹ء۔۲۰۱۰ء

۳۔علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کے لیے ضلع کوہستان کے علماء کرام کی خدمات کا تحقیقی جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار:محمد عزیر،نگران مقالہ:ڈاکٹر ہدایت خان،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔سیشن ۲۰۱۴ء۔۲۰۱۵ء

۴۔اہل بنیر کے دینیاتی اور سماجی اصلاح میں خواتین کے دینی مدارس کی خدمات کا جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار:جمیلہ،نگران مقالہ:ڈاکٹر حشمت بیگم،شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی،پشاور،۲۰۱۶ء۔۲۰۲۰ء

۵۔تحصیل جتوئی اور علی پور کے خواتین کے دینی مدارس اور معاشرے پر ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار:سمیرا گل،نگران:ڈاکٹر کلثوم سعید،سرگودھا یونیورسٹی،سیشن ۲۰۱۴ء۔۲۰۱۶ء

۶۔تحصیل ڈسکہ میں خواتین کے دینی مدارس:احوال واثرات(MPhil)،مقالہ نگار:روبینہ قادر،نگران:ڈاکٹر محمد شہباز،سرگودھا یونیورسٹی،۲۰۱۵ء۔۲۰۱۷ء

۷۔خواتین کے دینی مدارس کا معاشرے پر اثرات کا ایک تحقیقی جائزہ،ضلع دیر لوئر کے حوالے سے(MPhil)،مقالہ نگار:رابعہ بی بی،نگران:ڈاکٹر بادشاہ رحمان،ملاکنڈ یونیورسٹی،۲۰۱۵ء۔۲۰۱۷ء

۸۔شہر سیالکوٹ کے مدارس دینیہ (للبنات) کی خدمات:ایک تجزیاتی مطالعہ(MPhil)،مقالہ نگار: فائزہ شہزادی نگران:ڈاکٹر فوزیہ فیاض،یونیورسٹی آف سیالکوٹ،۲۰۲۰ء

۹۔ضلع بھکر کے دینی مدارس برائے طالبات کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ(MPhil)،مقالہ نگار:شمائلہ صدف، نگران:ڈاکٹر محمد اکرم خان نیازی، سرگودھایونیورسٹی،۲۰۱۴ء۔۲۰۱۶ء

۱۰۔ضلع خانیوال میں مدارس بنات کی تعلیمی سرگرمیوں کا تحقیقی جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار:عابدہ بی بی ،نگران:ڈاکٹر رضیہ شبانہ، بہاءالدین زکریایونیورسٹی ملتان،۲۰۱۸ء۔۲۰۲۰ء

۱۱۔ضلع ساہیوال میں خواتین کے دینی مدارس کی تعلیمی اور معاشرتی خدمات کا تحقیقی جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار: شگفتہ گل، نگران:ڈاکٹر مسعودالشریف، سرگودھایونیورسٹی،۲۰۱۵ء۔۲۰۱۷ء

۱۲۔جامعہ ام القریٰ(مردان)کی علمی خدمات اور سماجی اثرات کا تحقیقی جائزہ(MPhil)،مقالہ نگار:صابرہ بیگم، نگران:ڈاکٹر محمد زبیر، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان،۲۰۱۹ء۔۲۰۲۱ء

۱۳۔جامعہ خیر المدارس کی دینی خدمات(MPhil)،مقالہ نگار:محمد ساجد محبوب،نگران:ڈاکٹر حافظ افتخار احمد، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور،۲۰۱۵ء۔۲۰۱۷ء

۱۴۔دینی مدارس ورسمی ثانوی تعلیمی اداروں کے نظام تدریس کا تقابلی وتحلیلی مطالعہ(MPhil)،مقالہ نگار:فضل غفور سواتی، نگران،ڈاکٹر مستفیض احمد علوی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد،۲۰۰۷ء

۱۵۔ تنظیم المدارس پاکستان کے زیر انتظام کراچی کے دینی مدارس کا استحکام پاکستان میں کردار(PHD)،مقالہ نگار: محمد عبدالعزیز، نگران:ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی، کراچی یونیورسٹی،۲۰۱۷ء

۱۶سندھ اور پنجاب کے دینی مدارس کی علمی خدمات(PHD)،مقالہ نگار: قاضی معصوم الرحمان، نگران:ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین، سندھ یونیورسٹی حیدر آباد،۱۹۹۲ء

۱۷۔مدرسہ دیو بند،ندوۃ العلماء اور مدرسہ علی گڑھ کے علمی وفکری اثرات کا تقابلی مطالعہ(PHD)،مقالہ نگار:شازیہ رمضان، نگران:پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، پنجاب یونیورسٹی لاہور،۲۰۱۱ء

۱۸۔ملتان کے معروف دینی مدارس کی علمی وملی خدمات کا تحقیقی جائزہ:۱۹۵۱ء تا ۲۰۰۰ء(PHD)،مقالہ نگار:عبد القادر بزدار، نگران:ڈاکٹر محمد اکرم رانا/ڈاکٹر سعید الرحمان، بہاءالدین زکریایونیورسٹی، ملتان،۲۰۱۳ء

۱۹۔جامعہ نظامیہ(بغداد)کا علمی وفکری کردار(۴۵۷ھ تا ۶۵۶ھ)۔ایک تحقیقی جائزہ(PHD)،مقالہ نگار:محمد سہیل شفیق، نگران:پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج، کراچی یونیورسٹی،۲۰۰۹ء

تحقیقی سوالات:(Research Questions)

دورانِ تحقیق درج ذیل سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کی گئی ہے:

- ضلع چترال کا تاریخی اور تعلیمی پس منظر کیا ہے؟
- ضلع چترال کے منتخب مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کون کونسی ہیں؟
- منتخب مدارس کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے معاشرے پر کس قسم کے اثرات ہیں؟

اسلوبِ تحقیق:(Research Method & Methodology)

بنیادی اور ثانوی ماخذ سے بقدر ضرورت استفادہ۔

۱۔ معروف مدارس بنات کے مہتممین سے انٹرویوز: قاری عبد الرحمان:۰۶ مارچ ۲۰۲۰

مولانا محمود الحسن:۰۵ مارچ ۲۰۲۰

مولانا فیاض الدین:۲۵ مارچ ۲۰۲۰

مولانا فداء الرحمان:۲۶ مارچ ۲۰۲۰

۲۔ منتخب مدارس بنات کے سروے: جامعہ تعلیم القرآن:۳ فروری ۲۰۲۰

جامعہ تعلیم الاسلام:۰۴ فروری ۲۰۲۰

جامعہ فیض العلوم:۲۰ فروری ۲۰۲۰

جامعہ انوار مدینہ:۲۱ فروری ۲۰۲۰

۳۔ سوالنامے کے ذریعے سے مواد اکھٹا کیا گیا ہے (نمونہ ص: ٦٦)۔

۴۔ متعدد لائبریریوں سے استفادہ۔(Central Library Chitral)

۵۔ جدید تحقیق کے ذرائع کا استعمال(https://chitraltimes.com/29/04/2019/11:00 AM)

اور اسلامی سافٹ ویئر (مکتبہ شاملہ، مکتبہ جبریل) کو استعمال کیا گیا۔

باب اول: ضلع چترال کا تعارف اور مدارس بنات

فصل اول: ضلع چترال کا تعارف اور نظام ریاست

فصل دوم: مدارس بنات کا قیام اور تاریخی پس منظر

فصل سوم : ضلع چترال کی تعلیمی صورتحال

فصل اول : ضلع چترال کا تعارف اور نظام ریاست

ا۔ چترال کی وجہ تسمیہ:

زمانہ قدیم میں چترال کو کاشغر خورد یا قشقار بھی کہا جاتا تھا[1]۔ یاد رہے ایک کاشغر وہ ہے جو مشرقی ترکستان کا شہر ہے جو آج کل چین کا حصہ ہے۔[2]

چترال کو بھی کسی خاص مناسبت کی وجہ سے کاشغر کہا جاتا تھا تاہم فرق کرنے کے لئے اس کو کاشغر خورد کہتے تھے۔ چترال کو اڑوس پڑوس والے دیر، سوات اور پشاور تک کے لوگ شاید اس نام کو بگاڑ کر قشقار کہتے تھے تاہم علاقے کے لوگ اس کو کہوستان (یعنی چترالی باشندوں کی سرزمین) کہ دیتے تھے جو یہاں رہنے والی کھو قوم کی نسبت سے زیادہ مناسب تھا۔[3]

ضلع چترال کا رقبہ اور محل وقوع:

چترال ایک چھوٹا سا شہر ہے جو ضلع چترال کے اندر واقع ہے۔ یہ ضلع ترچ میر کے دامن میں واقع ہے جو سلسلہ کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے۔ چترال کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جس ریاست نے پہلی بار پاکستان کے ساتھ الحاق کیا وہ چترال کی ریاست تھی اس ریاست نے غیر مشروط پر پاکستان کے ساتھ الحاق کیا۔ اس ریاست کا بادشاہ ہوتا تھا جسے چترال میں بولی جانے والی زابان کھوار میں مہتار اور اردو میں مہتر کہا جاتا تھا اور اس کی بادشاہی کو مہتاری کہا جاتا تھا۔ اپنے منفرد جغرافیائی محل وقوع کي وجہ (یعنی برفباری) سے اس ضلع کا رابطہ ملک کے دیگر علاقوں سے تقریباپانچ مہینے تک منقطع رہتا تھا۔[4]

---

[1] پروفیسر اسرار الدین / وزیر علی شاہ / ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی، چترال ایک تعارف، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۶، طبع اول، ج۱، ص۱۹

[2] منشی عزیز الدین، تاریخ چترال، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۰، طبع اول، ج۱، ص۱

[3] ڈاکٹر محمد یونس خالد، ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، بسام ریسرچ پبلی کیشنز، کراچی، جنوری ۲۰۱۹، طبع اول، ج۱، ص۳۶

[4] تاریخ چترال، ص:۳

چترال کی مشرقی سمت وادی سوات، گلگت کے علاوہ کوہستانی علاقے اور کشمیر وغیرہ ہیں۔ مغرب میں افغانستان کے علاقے بدخشاں، نورستان اور واخان کے علاقے ہیں، جنوب میں دیر، باجوڑاور افغانستان کا علاقہ اسمار ہے جبکہ شمالی سمت گلگت، واخان اور چین واقع ہیں۔[۱]

ضلع چترال کے مختلف مذاہب:

چترال کے قدیم آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ قبل از مسیح میں یہاں ایرانی زردشتی اور پھر ہندوستانی بدھ مت کا دور دورہ رہا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں جب بدھ مت اپنے عروج پر تھا تو اس کے اثرات اس علاقے میں بھی نمایاں تھے، یہی وہ دور ہے جب مغرب کی طرف سے عرب اسلام کا پیغام لے کر یہاں داخل ہوئے اور ان کے ذریعے یہاں اسلام متعارف ہوا۔ تاہم عرب باشندے یہاں سے فوراہی چلے گئے تھے جس کی وجہ سے اس وقت یہاں اسلام زیادہ نہیں پھیل سکا۔[۲]

اس وقت چترال میں درج ذیل مذاہب کے لوگ موجود ہیں۔

مذاہب	فیصد
سنی	69.3 فیصد
اسماعیلی آغاخانی	27.7 فیصد
اہل کلاش	1.3 فیصد
ہندو	1.7 فیصد

[۱] اسرار الدین، ہز ہائی نس سر محمد ناصر الملک (والئے چترال ۴۳-۱۹۳۶)، ڈیزائنز ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور، مارچ ۲۰۱۲، طبع اول، ج ۱، ص:۱

[۲] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۸۵

ضلع چترال میں مختلف مذاہب کے ادوار حکومت:

یہاں باقاعدہ اسلام کا آغاز ۱۳۲۰ء میں شاہ نادر رئیس کی آمد سے ہوا۔ چترال میں رئیس خاندان کے مورث اعلی شاہ نادر رئیس ہیں، ایک روایت کے مطابق بدخشاں سے اور دوسری روایت کے مطابق یار کند[1] سے یہاں یہاں آئے تھے، ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ وہ گلگت سے آئے تھے بہر حال وہ جہاں سے بھی آیا اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ ایک سنی العقیدہ مسلمان تھے، جب وہ یہاں تشریف لائے تو اپر چترال میں بت پرست خاندان کی حکومت تھی اور دوسری جانب لوئر چترال میں کلاش[2] قبیلے کی حکومت تھی جو توہم پرست ہونے کے ساتھ ساتھ بت پرست بھی تھے۔ شاہ نادر رئیس کے آنے سے پہلے یہاں اسلام متعارف ہو چکا تھا۔ جب شاہ نادر رئیس نے اس علاقے پر حملہ کیا تو علاقے کے لوگوں کے اسلام سے پرانی انس و محبت کی وجہ سے یا نہایت کم آبادی اور کم دفاعی قوت کی وجہ سے اس کو زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا چترال اس کے قبضے میں آگیا۔ اور یہ شاہ نادر رئیس ہی تھا جس نے اسلام کو یہاں کا سرکاری مذہب قرار دیا اور یہاں سے کفر و شرک اور بت پرستی کا کافی حد تک خاتمہ کیا۔ رئیس خاندان نے اپنے دور حکومت میں یہاں اسلام کی ترویج کی، شریعت کے بعض احکام کا نفاذ کیا اور مزید یہ کہ اس کام کے لئے باقاعدہ قاضی مقرر کئے گئے۔

رئیس خاندان کے ابتدائی بادشاہوں نے کلاش مذہب کو ختم کر کے سب کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کی اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی رہے لیکن اسی خاندان کے بعض آخری بادشاہوں اور پھر کٹور[3] خاندان نے یہ پالیسی اپنائی کہ بعض کلاش مذہب کے لوگوں کو اپنے مذہب پر رہنے کی اجازت دی جائے۔ ۱۸۹۵ء میں جب انگریز کا چترال پر پورا قبضہ ہو گیا اور انگریزوں نے شجاع الملک کو تخت پر بٹھا دیا تو عالمی حالات اور ان کی مذہبی آزادی کی پالیسی

---

[1] ملک چین، علاقہ سنکیانگ، چین کا ایک نخلستان جو کاشغر پریفیکچر میں واقع ہے۔

[2] کوہ ہندوکش میں واقع ایک قبیلہ ہے جو ضلع چترال میں آباد ہے جو کہ کلاشی زبان بولتا ہے۔

[3] ایک شاہی سلسلہ ہے جس نے چترال پر ۱۵۷۰ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک حکومت کی۔

کے تناظر میں یہ قانون بنایا گیا کہ آئندہ سب کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی۔ اور مذہب کے حوالے سے کسی پر جبر نہیں کیا جائے گا چنانچہ کلاش کا باقی ماندہ حصہ اپنی جگہ برقرار رہا جو آج بھی برقرار ہے۔[1]

کلاش مذہب:

اس وقت کلاش قبائل چترال کی تین وادیوں بمبوریت[2]، رمبور[3] اور بریر[4] میں رہتے ہیں جن کی کل تعداد ایک سروے کے مطابق تین سے پانچ ہزار کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ یہ لوگ اپنا مخصوص کلچر اور اپنا باقاعدہ مذہب رکھتے ہیں جو ایک تحقیق کے مطابق ہندو مذہب کا نہایت قدیم ایڈیشن ہے۔ بہر حال کلاش مذہب توہم پرستی اور مظاہر پرستی پر مبنی ایک بت پرست مذہب ہے جس پر ان کا پورا کلچر قائم ہے۔ ۱۳۲۰ء میں شاہ نادر رئیس کی چترال آمد اور حکومت پر قبضے سے پہلے لوئر چترال پر یہ لوگ حکومت کرتے تھے۔ جب شاہ نادر رئیس آیا تو اس نے کلاش قبائل کی حکومت کا خاتمہ کیا، اپر اور لوئر چترال کو ایک ساتھ ملایا۔ رئیس دور کے ابتدائی حکمرانوں نے ان کلاش قبائل کو بزور شمشیر مسلمان بنایا۔ ان میں سے اکثر مسلمان ہوئے اور نہ ماننے والوں نے اپنا گھر بار چھوڑ کر موجودہ کلاش اکثریتی علاقے بمبوریت، رمبور اور بریر کی طرف چلے گئے اور وہاں جا کر بس گئے۔[5]

کلاش کے اباءواجداد کے چترال میں آباد ہونے کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔

پہلی رائے:

کلاش اپنے اعتقادات کے لحاظ سے لا مذہب یا بت پرست ہیں جو بتوں کی پوجا اور رسوم ورواج کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ لوگ چاروں طرف سے ہزاروں سال سے مسلمان آبادی میں گھرے ہوئے ہیں اس کے باوجود اپنی تہذیب اور رسوم ورواج کو بالکل اصلی حالت میں برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں پہلی رائے یہ ہے کہ یہ

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۸۷

[2] چترال شہر سے ۳۶ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، محمد پرویش شاہین، ص:۲۰

[3] چترال شہر سے ۳۲ کلومیٹر دور ہے۔ چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۲

[4] چترال شہر سے ۳۴ کلومیٹر دور ہے۔ ایضا، ص: ۲۰۲

[5] پروفیسر اسرار الدین، تاریخ چترال کے بکھرے اوراق، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۶، طبع اول، ج ۱، ص:۸۱

لوگ یہاں کے اصلی باشندے نہیں ہیں خود ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے آباءواجداد صیام نام کے علاقے سے آئے تھے لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں کہ صیام کہاں ہے؟ یہ تھائی لینڈ میں ہے یا شام میں ان کے بارے میں ایک تصور یہ ہے کہ یہ لوگ یونانیوں کی اولاد ہیں، سکندر اعظم کے ساتھ فوج میں بھرتی ہو کر جو لوگ یونان سے آئے تھے ان میں سے کچھ لوگ ان علاقے میں رہ گئے اور شادیاں کیں یہ ان کی نسل سے ہیں لیکن یہ کوئی قطعی رائے نہیں ہے۔[1]

دوسری رائے:

ان کے بارے میں دوسرا تصور یہ ہے کہ یہ لوگ قدیم آریہ نسل سے ہیں، ایک جرمن پروفیسر نے اس پر کافی تحقیق کی ہے اس نے ان کا جرمن آریہ نسل کے ساتھ تعلق جوڑنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم یہ حتمی بات نہیں ہے۔[2]

تیسری رائے:

ایک تیسرا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ چترال آنے سے پہلے افغانستان کے علاقے بشگال موجودہ نورستان سے تعلق رکھتے تھے، جب مشرقی افغانستان کے سیاہ پوش کفار پر سختی کی گئی تو وہ ان علاقوں میں آگئے وہ تعداد میں زیادہ اور جنگجو مزاج کے تھے لہذا ان کو اپنے علاقے سے نکلنا پڑا، یوں یہ چترال کے جنوبی حصے میں آگئے[3]۔

اسماعیلی مذہب:

دوسرا اہم مذہب جو اس خطے میں معرض وجود میں آیا ہے وہ اسماعیلیوں کا تھا۔ مذہب اسماعیلیہ شیعیت کا ایک گروہ ہے جو امامیہ بھی کہلاتا ہے شیعہ اثنا عشری جو بارہ اماموں کے قائل ہیں اور اسماعیلی گروہ ابتدائی چھ اماموں پر متفق نظر آتے ہیں، یعنی حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم، زین العابدین، محمد باقر اور جعفر

---

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۸۸

[2] ایضا

[3] چترال ایک تعارف، ص:۲۷

صادق رحمہم اللہ تک یہ دونوں فرقے ایک ساتھ نظر آتے ہیں کہ ان چھ ائمہ کے ناموں پر دونوں گروہوں کا اتفاق ہے۔امام جعفر صادق کے بعد ان گروہوں میں اختلاف واقع ہو جاتا ہے۔[1]

امام جعفر صادق کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام اسماعیل اور چھوٹے کا نام موسی کاظم تھا۔امام جعفر صادق کی نیابت میں شیعہ اور اسماعیلیہ گروہوں میں اختلاف ہوا کہ اسماعیلی فرقے کے لوگ امام جعفر صادق کے بڑے بیٹے اسماعیل کو اپنے باپ کا نائب اور اپنا امام مانتے ہیں، پھر اسماعیل کے بیٹے محمد کو۔یوں وہ امامت کو اسماعیل بن جعفر کے خاندان میں ماننے کی وجہ سے اسماعیلی کہلاتے ہیں۔اس کے برعکس دوسری طرف شیعہ اثنا عشری گروہ امام جعفر صادق کے چھوٹے بیٹے موسی کاظم کو امام مانتے ہیں اور آگے امامت کو ان کے خاندان میں جاری مانتے ہیں اسی وجہ سے وہ موسوی یا کاظمی کہلاتے ہیں۔

اسماعیلی مذہب پھر تین گروہوں میں تقسیم ہوا جن میں سے ایک گروہ سلیمانی بوہرے، دوسرا گروہ داؤدی اور تیسرا گروہ اسماعیلی آغاخانی کہلایا۔ آغاخانیوں کو مولائی گروہ بھی کہا جاتا ہے جن کی امامت وقیادت آغاخان چہارم پرنس کریم آغاخان کے پاس ہے۔چترال میں اسماعیلیوں کا آغاخانی گروہ پایا جاتا ہے۔[2]

چترال میں اسماعیلی داعیوں کی آمد:

۱۳۲۰ء میں جب شاہ نادر رئیس یہاں آیا اور علاقے کو اپنے قبضے میں لیا تو اسلام کو مزید پھیلنے کا موقع ملا۔شاہ نادر رئیس اور اس کا خاندان سنی العقیدہ تھا اور اس نے یہاں سنی اسلام کو پھیلایا لیکن اتفاق سے شاہ نادر کے دور میں ہی ایک اسماعیلی داعی تاج مغل [3] خراساں سے اپر چترال آیا۔اس نے لٹکوہ [4]، تورکھو [5]، اور مستوج [6] کے علاقوں کا دورہ

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۸۸

[2] ایضا، ص: ۸۹

[3] ۱۳۲۰ء میں ایک مغل سردار جس نے درہ یارخون کے راستے سے چترال پر حملہ کیا اور چترال سے برغل تک دریائے چترال کے کنارے کے علاقے پر حکومت کی۔

[4] یہ چترال کی ایک تحصیل ہے جس کا صدر مقام گرم چشمہ ہے۔چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۳

[5] اپر چترال کی ایک تحصیل جس کا صدر مقام شاگرام ہے۔ایضا

[6] اپر چترال کی ایک تحصیل جس کا صدر مقام بونی ہے۔ایضا

کیالوگوں کو اسماعیلیت کی طرف دعوت دی اور گلگت چلا گیا۔ اس دعوت کا نتیجہ تھا کہ یہاں اسماعیلیت پھیل گئی، بعد میں بدخشاں اور یارکند کی طرف سے بھی اسماعیلی داعی آئے اور انہوں نے یہاں اقامت اختیار کی اور اپنا پیغام پھیلایا۔ یوں ان علاقوں میں اسماعیلیت کو اکثریت حاصل ہوتی گئی۔[1]

چترال کے اسماعیلی دعاۃ

ضلع چترال میں اسماعیلی مذہب کی طرف بہت سے لوگوں نے دعوت دی۔ ان میں سے تین ایسی اہم شخصیات ہیں جن کا اس مذہب کی دعوت و تبلیغ میں اہم کردار ہے جس کی تفصیل ذیل موجود ہے۔

ا۔ سید شاہ پرتوی:

سید شاہ پرتوی بدخشاں کے علاقے زیباک کا باشندہ تھا یہ مذہبا اسماعیلی تھا اور اسماعیلیت کے ایک مظبوط اور قابل اعتماد داعی کے طور پر جانا جاتا تھا۔ چترال میں اسماعیلیت کی طرف دعوت اور اس طبقے کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے وہ یہاں بار بار آتا تھا۔ والی افغانستان امیر عبد الرحمان خان کے دور میں جب بدخشاں کابل کے قبضے میں چلا گیا تو سید شاہ پرتوی کا بیٹا عبد الرحیم مایوس ہو کر ناموس بچانے کی خاطر اپنے اہل و عیال سمیت چترال آگیا۔ اور شاہ امان الملک (۱۸۵۶ء تا ۱۸۹۲ء) سے یہاں رہنے کی اجازت چاہی۔ شاہ امان الملک نے اجازت کے ساتھ ان کو ارکاری لٹکوہ میں زمین بھی عطا کی۔[2]

۲۔ سید حمید:

سید شاہ پرتوی کا دوسرا بیٹا سید حمید مستوج میں رہائش پذیر تھا اس کے لڑکے بلبل شاہ نے یہاں بڑا مقام حاصل کیا۔ ۱۹۱۵ء میں جب عشر کے قوانین اور مستوج کے علاقے کو تخت چترال کے ماتحت کرنے کے سلسلے میں مستوج کے اسماعیلی لوگوں نے شورش برپا کی تو ان کی قیادت بلبل شاہ کر رہا تھا۔ اس شورش کے خلاف کریک ڈاؤن کیا

---

[1] اخونزادہ مرزا فضل واحد بیگ (سلجوقی)، تاریخ شاہان چترال و معلومات ٹورسٹ، تحریک کشقار، تحریک پاکستان، چترال پرنٹنگ پریس پریس زرگراندہ روڈ، چترال، جنوری ۲۰۱۹، چوتھا ایڈیشن، ج۱، ص: ۳۰۸

[2] تاریخ شاہان چترال و معلومات ٹورسٹ، تحریک کشقار، تحریک پاکستان، ص: ۳۰۹

گیا اور ناکام بنایا گیا۔ بعد میں بلبل شاہ، اس کے خاندان اور رفقاء کو گرفتار کرکے ملک بدر کیا گیا اور ترکستان جلاوطن کئے گئے۔ شہزادہ لیث کا ایک اور بھائی شاہ عباس تھا جس نے بمبئی سے انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور واپس چترال آکر سر شجاع الملک کو انگریزی پڑھائی۔

۳۔ سید رضا:

سادات سنوغر و مستوج کے مورث اعلی سید رضا نے اپنے علاقے سنوغر و مستوج اور آس پاس کے علاقوں میں اسماعیلی مذہب کی اشاعت و ترویج کی۔ یارخون[۱]، لاسپور[۲] اور مستوج میں ان کی آبادیاں ہیں یہ خاندان اس بات پر فخر کرتا ہے کہ ہمارے آباواجداد نے ہی یہاں اسماعیلی مذہب کو پھیلایا ورنہ یہاں سنی مذہب کا دور دورہ تھا۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مستوج اور آس پاس کے علاقوں میں مولائیہ آغاخانی مذہب کی ترویج تاج مغل سردار نے کی تھی جو یارکند کی طرف سے آیا تھا اور گلگت کی طرف چلا گیا تھا۔

شجاع الملک کے ابتدائی دور تک معاملہ پہلے کی طرح رہا جس میں اسماعیلی کمیونٹی کو بڑا احترام دیا گیا۔ ۱۹۱۷ء میں شجاع الملک نے عشر کا قانون نافذ کیا جس میں ہر قسم کی زمینوں پر حکومتی سطح پر عشر وصول کرنے کا قانون بنایا گیا تھا۔ اس قانون کے خلاف اسماعیلی کمیونٹی کو اعتراض ہوا اور حکومت کے خلاف احتجاج اور تحریک شروع کی اور رد عمل میں ان کے رہنما شاہ بلبل کو دوسرے معاونین کے ساتھ ملک بدر کیا گیا۔ اس صورت حال سے ناراض ہو کر اسماعیلی کمیونٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنی کمیونٹی کے کیسز اور مقدمات بھی آئندہ بادشاہ کے دربار میں نہیں لائیں گے بلکہ خود ہی اپنی پنچائت قائم کرکے فیصلہ کریں گے۔[۳]

---

[۱] یہ اپر چترال کا ایک وسیع علاقہ ہے جو کہ چترال شہر ۱۵۲ کلومیٹر دور ہے۔ چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۴

[۲] یہ علاقہ بھی اپر چترال میں ہے جو کہ مستوج شہر سے ۳۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے

[۳] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص: ۹۴

چترال میں اسلام کی ترویج اور علماء کا کردار:

اس سے پہلے بھی بتایا جاچکا ہے کہ آٹھویں اور نویں صدی عیسوی میں عرب قافلوں کے ذریعے سے اپر چترال کے راستے سے یہاں اسلام متعارف ہوا۔ عربوں اور مسلمانوں کا قافلہ خراساں کی طرف سے یہاں آیا تو اس وقت کے کافر بادشاہ بہمن کوہستانی[1] سے عربوں اور مسلمانوں کے قافلے کی جنگ ہوئی جس میں بہمن کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔[2]

اسلام کی آمد کے بارے میں لیفٹنٹ غلام مرتضیٰ لکھتے ہیں:

"جب فاتحین اسلام آٹھویں صدی عیسوی میں چینی لشکر کو شکست دیتے ہوئے آگے بڑھے تو اس اثناء میں عرب فوج کا دستہ بروغل کے راستہ سے اس ملک میں داخل ہو گیا۔ دریائے یارخون[3] کے دہانے پر کہتان لشٹ کے مقام پر بہمن فوج نے اس کا مقابلہ کیا، زبردست خونریز جنگ کے بعد اسلامی لشکر کو فتح حاصل ہوئی اور مسلمان یلغار کرتے ہوئے مڑ گول[4] پہنچ گئے، بہمن کے قلعے کو مسمار مسمار کر دیا گیا اور شمالی علاقوں میں اسلام آہستہ آہستہ پھیلتا رہا۔[5]

یہاں کے لوگوں کے مزاج میں دین جلدی سرایت کرنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہاں کے وہ نامی علماء کرام تھے جنہوں نے ملک سے باہر جا کر علم حاصل کیا اور واپس آکر یہاں دین پھیلایا اس کے علاوہ کچھ بزرگ باہر سے بھی چترال تشریف لائے۔ ذیل میں مختصراً ان بزرگوں اور علماء کی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

---

[1] ساتویں صدی عیسوی کا جنگجو پہلوان تھا اور اس کا قلعہ اپر چترال مڑ گول میں تھا۔

[2] چترال ایک تعارف، ص:۲۶

[3] اپر چترال کا علاقہ ہے جو کہ ۸۴۱۴ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ چترال ایک تعارف، ص: ۱۹۹

[4] اپر چترال کا ایک علاقہ کو کہ چترال شہر سے ۵۷ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۳

[5] غلام مرتضیٰ، نئی تاریخ چترال، پشاور، ۱۹۶۳ء، ص:۲۷

۱۔ شاہ بوریائی ولی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ وہ بزرگ ہیں جو رئیس دور حکومت میں بیرون ملک سے تشریف لائے اور یہاں دین پھیلانے کا کام کیا۔ فقر وفاقہ کی زندگی گزاری، ان کا تفصیلی تذکرہ تاریخ چترال میں مذکور ہے۔ ان کی طرف کرامات کے کئی واقعات منسوب ہیں یہ صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ ان کا مزار جنگ بازار کہنہ کی جامع مسجد کے قریب واقع ہے جس پر ایک گنبد بھی بنا ہوا ہے۔[۱]

۲۔ ملا صاحب عشریت والے:

ملا صاحب عشریت والے بڑے کمال کے بزرگ تھے۔ دینی علوم میں ان کو مکمل دسترس حاصل تھی اور حضرت آخوند عبد الغفور رحمہ اللہ سے ارادت رکھتے تھے۔ عبادات اور ریاضتوں میں مشغول رہتے۔ راتوں کو جاگتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔ شاہی دربار سے مکمل احتراز کرتے تھے۔ شجاع الملک (۱۹۳۶ء-۱۸۹۵ء) کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے علاوہ صوفی نظام الدین صاحب رحمہ اللہ جعنور والے، صوفی صاحب سنگور والے، ملا صاحب مدک والے ودیگر جنہوں نے اپنی محنتوں سے یہاں دین پھیلایا۔[۲]

۳۔ حضرت مولانا مستجاب صاحب رحمہ اللہ:

یہ بھی چترال کی سرزمین میں بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ مدرسہ امینیہ ہندوستان کے فاضل تھے اور نقشبندی سلسلے کے صاحب کشف وکرامات بزرگوں میں سے تھے۔ حضرت مولانا عبد الغفور مدنی نقشبندی کے خلیفہ مجاز تھے۔ ان کا تعلق اویر[۳] چترال سے تھا لیکن ایون[۴] میں رہ کر ساری زندگی درس وتدریس کی خدمات کے علاوہ اصلاح وارشاد کے کام میں گزاردی۔ حضرت کے شاگرد، مریدین اور ان کے خلفاء پاکستان کے علاوہ باہر بھی رہتے ہیں۔

---

[۱] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۹۶

[۲] ہز ہائی نس سر محمد ناصر الملک (والئے چترال ۴۳۔۱۹۳۶)، ص:۴۲۷

[۳] یہ علاقہ سطح سمندر سے ۸۶۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ چترال ایک تعارف، ص: ۱۹۷

[۴] لوئر چترال کا علاقہ جو چترال شہر سے ۲۲ کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے، چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۳

ضلع چترال کا نظام یاست

(ا) ریاست چترال کا مالیاتی نظام:

ریاست چترال کا مالیاتی نظام یہاں کے علاقائی وسائل پر منحصر تھا، ۱۳۲۰ء سے قبل یہاں کوئی مالیاتی نظام نہ تھا کیونکہ چترال بنیادی طور پر دو حصوں پر منقسم تھا اپر چترال میں سوماکلی خاندان حکومت کرتا تھا اور لوئر چترال میں کلاش حکومت کرتے تھے اور پھر ان حکومتوں کے علاوہ علاقائی سرداروں کی حکومتیں تھیں۔ ہر درے میں اپنا علاقائی نظام تھا اور ہر قبیلے کے لوگ اپنا کماتے اپنا کھاتے اور معاملات کے خود ذمہ دار ہوتے تھے۔ ۱۳۲۰ء میں شاہ نادر رئیس نے جب پورے چترال کو یکجا کیا اور نسبتاً بڑے علاقے پر حکومت قائم ہوئی تو حکومت کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں اس لئے اس کو مالیاتی نظام بنانا پڑا، یوں اس وقت سے اس نظام کی بنیاد پڑی اور پھر بعد کے ادوار میں اس میں اضافہ ہوتا گیا اس نظام میں مختلف تہذیبوں کی چھاپ موجود ہے اور اسلامی شریعت کا کچھ عمل دخل بھی ہے خصوصاً عشر جیسے احکام میں۔ ذیل میں ریاست چترال اور کٹور خاندان کے ذرائع آمدن کو مختصراً بیان کیا جائے گا۔[1]

ا۔ کرنسی:

انیسویں صدی کے شروع تک چترال میں بارٹر سسٹم رائج تھا جس میں چیزوں کے بدلے چیزیں فروخت کی جاتیں اور کرنسی استعمال نہیں کی جاتی تھی۔ لوگ آپس میں لین دین کرتے یا ریاست کے لئے کام کرتے تو ادائیگی اجناس کی صورت میں یا قطعہ زمین کی صورت میں کی جاتی۔ ٹیکس وصول کیا جاتا تو بھی اسی جنس سے وصول کیا جاتا تھا مثلاً ٹھینگی وصول کی جاتی تو جانور، غذائی اجناس، کپڑوں یا پکے ہوئے کھانوں کی صورت میں وصول کیا جاتا تھا۔ ۱۹۱۹ء میں جب انگریزوں کی افغانستان سے جنگ ہوئی تو چترال نے کابل سے اپنا ناطہ توڑ دیا اور چترال مکمل طور پر انڈین کرنسی میں چلا گیا۔ اب انڈین روپیہ ۱۹۴۷ء تک زیر استعمال رہا، پاکستان بننے کے بعد پاکستانی روپیہ یہاں رائج ہو گیا۔[2]

---

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص: ۱۲۰

[2] ایضاً، ص: ۱۲۲

۲۔جنگلات سے آمدن:

چترال کے پہاڑ قدرتی جنگلات سے مالامال ہیں ان جنگلات کی اہم پیداوار چیڑ، دیار، صنوبر اور بلوط وغیرہ کی قیمتی لکڑیاں ہیں۔ چترال کی ریاست نے ان جنگلات سے عام استعمال کے علاوہ تعمیراتی اور تجارتی بنیادوں پر فائدہ اٹھایا۔ قدرت نے دریائے چترال کو ٹرانسپورٹیشن کا اہم وسیلہ بنایا۔ عمارتی لکڑیاں دریائے چترال میں بہادی جاتیں اور پانی سے گزارتے ہوئے ان کو افغانستان یا پشاور پہنچادیا جاتا اور یہ لکڑیاں مہنگے داموں بیچ دی جاتیں۔[1]

۳۔معدنیات:

چترال میں معدنیات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے ان میں لوہا، مقناطیس، سیسہ، سرمہ، پوٹاشیم نائیٹریٹ اور ماربل وغیرہ شامل ہیں۔ معدنیات کو نکالنے کا ابتدائی سلسلہ رئیس دور میں ہی شروع ہو گیا تھا، رئیس دور میں پہلی چیز جو چترال کی زمین سے نکالی گئی وہ ہڑتال تھی۔[2]

۴۔خراج:

کٹور مہتر اپنے دور حکومت میں بشگال[3] اور بشقار[4] کے لوگوں سے خراج وصول کیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں وہ ان سے بھیڑ بکریاں، اونی کمبل، کپڑے، مکھن، گھی، پنیر اور گوشت وغیرہ وصول کیا کرتے۔ اور بعض اوقات وہ اپنے چھوٹے بچے بھی خدمت کے لئے شاہی خاندان کے پاس چھوڑ جاتے تاکہ وہ مستقل وہاں رہ کر خدمت کر سکیں۔

---

[1] تاریخ چترال، ص:۲۱

[2] ایضا، ص:۲۰

[3] چترال شہر سے تقریبا ۲ گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے، چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۳

[4] یہ علاقہ سورلاسپور سے پیدل ۶ گھنٹے کی مسافت پر ہے، ایضا، ص: ۱۹۸

(۲) ریاست چترال کا شہری انتظام:

چترال پہلے ایک آزاد ریاست یا ملک کی حیثیت رکھتا تھا جس کا با قاعدہ شہری نظام ہوتا تھا، اس ریاست کا سربراہ مہتر یا بادشاہ کہلاتا تھا۔ ریاست چترال کے چار انتظامی یونٹس دروش، چترال، لٹکوہ، موڑکھو تھے جن میں سے ہر ایک کو پرانے ریاستی دور میں الگ ضلع کی حیثیت حاصل تھی لیکن موجودہ سیٹ اپ میں چترال بذات خود ایک ضلع اور ان انتظامی یونٹس کو تحصیل کی حیثیت حاصل ہے۔ ریاستی حکومت کے دوران ضلعوں میں ہر ضلع کی پھر ذیلی تقسیم تھی۔

ا۔ دروش:

یہ ضلع ارندو اور لواری سے گہریت تک پھیلا ہوا ہے۔ ریاستی دور میں اس کو ایک ضلع کا درجہ حاصل تھا اور اس میں تین تحصیلیں تھیں، دروش، ارندو اور شیشی کوہ۔ دروش ضلع کا منتظم اعلی چیق متار اور بعد میں ۱۸۹۵ء کے بعد گورنر ہوتا تھا اور تحصیلوں کے منتظم اعلی حاکم یا حکیم کہلاتے تھے جو چارویلو، اسقال، براموش اور چھاربو کے ساتھ مل کر کام کرتے۔ ضلع دروش میں درج ذیل علاقے شامل تھے، ارندو، ارسون، دامیل نسار، میر کھنی، نغر، کلکٹک، عشریت، جنجریت کوہ، کیسو اور شیشی کوہ وغیرہ۔[1]

۲۔ چترال:

یہ ضلع گہریت سے لے کر برنس اور بعض اوقات مژگول تک اور دوسری طرف دریائے خذر کے کنارے تک پھیلا ہوا تھا، جس کو ضلع کا درجہ حاصل تھا۔ چترال دراصل مرکزی شہر کا نام تھا بعد میں پوری ریاست کو یہ نام دیا گیا۔ چترال مرکز تھا ریاست چترال کا اور مہتر چترال کا قلعہ بھی یہیں موجود تھا۔ اس ضلع کو تین تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ تین تحصیلیں آیون، چترال اور تحصیل کوہ تھے۔

---

[1] تاریخ چترال، ص:۱۱

۳۔ لٹکوہ:

ریاستی نظام میں لٹکوہ کو ضلع کا درجہ حاصل تھا۔ اس ضلع کا سربراہ چیق متار کہلاتا تھا جس کا قلعہ شغور میں واقع تھا بعد میں یہ نام گورنر ہو گیا تھا۔ یہ علاقہ بنیادی طور پر تین وادیوں پر مشتمل ہے جن کو ریاستی نظم میں تحصیل کا درجہ حاصل تھا۔ یہ تین تحصیلیں وادی اژرو، وادی ارکاری، اور وادی لٹکوہ تھے۔[1]

۴۔ موڑ کھو:

یہ علاقہ اویر ومژگول[2] سے اوپر شاگرام تک پھیلا ہوا ہے جو دریائے چترال کی دائیں جانب واقع ہے۔ یہ کھو قوم کی ابتدائی سرزمین ہے۔ موڑ کھو انتظامی طور پر چار ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا جن میں سے ہر ایک پر الگ ذمہ دار ہوا کرتا تھا۔ یہ ذیلی انتظامی حصے کوشٹ[3]، موڑ کھو، اویر اور ترچ[4] تھے۔[5]

---

[1] تاریخ چترال، ص:۱۱

[2] اپر چترال کا علاقہ ہے جو کہ شہر سے ۵۷ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ چترال ایک تعارف، ص: ۲۰۳

[3] یہ علاقہ موڑ کھو میں آتا ہے اس کا فاصلہ بھی چترال شہر سے تقریبا ۷۰ کلومیٹر ہے۔ ایضا، ص: ۲۰۳

[4] چترال شہر سے تقریبا ۶ گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ ایضا، ص: ۲۰۳

[5] موڑ کھو تاریخ کے آئینے میں، شہزادہ تنویر الملک، دی پرنٹ مین پرنٹرز اینڈ پبلشر، پشاور، اگست ۲۰۱۵، پہلی طباعت، ج ۱، ص:۱

فصل دوم: مدارس بنات کا قیام اور تاریخی پس منظر

چترال دو اضلاع پر مشتمل ہے۔اپر چترال میں سب سے پہلے باقاعدہ مدرسہ (بنین وبنات) کی بنیاد سن (۱۹۸۱ء) میں مولانا نظام الدین شہید نے جامعہ فیض العلوم کے نام سے رکھی۔ جبکہ لوئر چترال میں مولانا عبد الجلیل مرحوم نے سب سے پہلے مدرسہ بنین وبنات کی بنیاد رکھی، مرحوم نے ریحانکوٹ میں مدرسہ تعلیم القرآن للبنات کی بنیاد (۱۹۹۰) میں رکھی۔[1]

جس طرح بچوں بچیوں کے تعلیم وتربیت کا معاملہ بہت پیچیدہ اور مشکل مسئلہ ہے اور حکومت کے لیے ایک چیلنج بنا ہوتا ہے، اسی طرح خواتین کا تعلیمی مسئلہ بھی نہایت مشکل ہے، بطور خاص جہاں کثیر تعداد میں مرد تعلیم سے نابلد ہوں تو وہاں عورتوں میں تعلیم کو رواج دینا اور ہی مشکل کام ہے۔ تاہم چترال کے مدارس بنات اپنے محدود وسائل اور بساط کے مطابق نہ صرف بچوں، بچیوں بلکہ عورتوں میں تعلیم کو رواج دینے کا جو کام سرانجام دے رہے ہیں، نہایت قابل تحسین ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبوی علوم کے عام ہونے کے نتیجہ میں ضلع چترال کے لوگ (اسی) فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔بلکہ ان اداروں کی تعلیمی تحریک کی برکت سے اس علاقے میں ایسی بزرگ مائیں بھی ہیں جو تفسیر قرآن مجید اور فقہی مسائل پر بات کرسکتی ہیں ۔اسلام نے عورت کو اعلی مقام عزت دی، معصوم بچیوں کو زندہ گاڑنا جو قدیم عرب معاشرہ کا رواج تھا اس کا خاتمہ کیا۔ درحقیقت یہ اسلام کی برکتوں میں سے ایک بڑی برکت ہے کہ اس نے نہ صرف یہ کہ عرب سے اس انتہائی سنگدلانہ رسم کا خاتمہ کیا، بلکہ اسلام نے یہ تعلیم دی کہ بیٹیوں کو پرورش کرنا، انہیں عمدہ تعلیم وتربیت دینا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ ایک اچھی گھر والی بن سکیں، بہت بڑا نیکی کا کام ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں لڑکیوں کے متعلق لوگوں کے عام تصوُّر کو جس طرح بدلا ہے اس کا اندازہ آپؐ کے ان بہت سے ارشادات سے ہو سکتا ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے لڑکیوں کے متعلق لوگوں کا نقطۂ نظر صرف عرب ہی میں نہیں بلکہ دنیا کی اُن تمام قوموں میں بدل دیا جو اسلام کی نعمت سے فیض یاب

---

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/۰۱/ ۲۰۲۱

ہوتی چلی گئیں۔ چترال کے مدارس بنات بہترین انداز میں مستورات کو دینی تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت کا احساس بھی لوگوں میں اجاگر کر رہے ہیں۔

دینی مدارس کا قیام:

چترال کے علماء کرام نے مسجد و مدرسہ کے معاشرتی کردار کو بحال رکھنے کی حد تک طالبات کے لیے بھی درس نظامی کے سسٹم کو قائم رکھنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے رضاکارانہ عوامی چندہ اور امداد باہمی کے اصول کو بنیاد بنا کر پرائیویٹ دینی مدارس کے قیام کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ابتداء میں اپر چترال موڑکھو اور لوئر چترال ریحانکوٹ میں مدارس بنات قائم ہوئے۔ لیکن یہ ضرورت چونکہ پورے چترال کے مسلمانوں کی مشترکہ ضرورت تھی اس لیے ایک قابل عمل مثال سامنے آتے ہی علاقہ کے طول و عرض میں اس قسم کے دینی مدارس کا ایک جال بچھ گیا۔

مختلف جامعات کی فاضلات کا اپر اور لوئر چترال کے سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں تدریسی خدمات کے جائزہ لینے کے بعد ہمارے لیے اس بات کا اندازا لگانا مشکل نہیں کہ مختلف جامعات اور اس کی دیگر شاخوں کا تعلیم و تربیت میں ایک فعال کردار ہے جو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، بلکہ قابل تعریف ہے۔ جن کے اثرات ملکی معیشت پر براہ راست مرتب ہو رہے ہیں۔

ضلع چترال میں مدارس بنین و بنات کی کل رجسٹرڈ تعداد:

اس وقت چترال میں کل مدارس بنین و بنات کی رجسٹرڈ تعداد (بیاسی) ہے، جبکہ جامعات للبنات کی تعداد (چوالیس) ہے جو کہ بفضلہ تعالی اہل علاقہ کے لئے دینی، تعلیمی، اور فلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں جو کہ اس علاقے کے طول و عرض میں تعلیمی اور فلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے رجسٹرڈ ہیں۔ اس علاقے میں اکثر تعداد ایسے مدارس کی بھی ہے جو کہ غیر رجسٹرڈ ہیں، ان میں گھریلو مدارس برائے حفظ و ناظرہ، گھریلو مدارس برائے ناظرہ و تجوید، گھریلو مدارس برائے ناظرہ شامل ہیں۔[1]

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/۰۱/ ۲۰۲۱

چترال کے مدارس بنات کا خواتین کو زیور علم سے بہرہ ور کرنے میں کا کردار:

عورت کی تعلیم وتربیت اس لیے خصوصی اہمیت کی حامل ہے کہ ایک عورت کو زیور تعلیم سے منور کرنا محض ایک عورت کو تعلیم دینا نہیں بلکہ ایک گھرانے اور خاندان کو تعلیم دینے کے مترادف ہے۔اس لیے مشہور مصری عالم لطفی منفلوطی نے بالکل صحیح کہاہے:

"علموا المراة لتجعلوا منها مدرسة واربوها ليتربي في حِجرها المستقبل العظيم "[1]

عورت کو تعلیم وتربیت دے کر مدرسہ بنالو اور اس کی تربیت کرلو تاکہ اس کی گود میں عظیم مستقبل تربیت پالے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک خاتون کی تعلیم پورے گھرانے کو تعلیم یافتہ بنانے کے مترادف ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے،اور جس معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی، اس کی تہذیب وتمدن کی ترقی میں کوئی روکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ) [2]

ترجمہ: جب انسان مر جائے تو اس کے عمل کا ثواب ختم ہو گیا مگر تین چیزیں ہیں (جن کا ثواب باقی رہتا ہے) ایک صدقہ جاریہ دوسرا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے تیسرا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر نے علم کو صدقہ جاریہ قرار دیاہے۔خواتین کو تعلیم سے روشناس کرانا امت مسلمہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے اور چترال کے جامعات نے اس کا ادراک کرتے ہوئے نہ صرف بچوں، بچیوں بلکہ تعلیم بالغان برائے خواتین کا بھی اہتمام کرتے ہیں تاکہ یہ بزرگ مائیں زیور تعلیم سے لیس ہو کر خاندانوں کے اندر تعلیمی وتربیتی روح کے جذبے کو بیدار رکھ سکیں۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی مرنے والے کو بعض اعمال کا ثواب پہنچتاہے۔اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے۔

---

[1] سيد صديق عبد الفتاح ، روائع من اقوال الفلاسفة ، ص: ٩٠

[2] محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک الترمذی، سنن ترمذی، محقق:بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی، بیروت،۱۹۹۸م، ابواب الاحکام، باب فی الوقف، جز اول، صفحہ:۵۰۶،حدیث:۱۳۷۶م

ایسا صدقہ جس کو عوام کی بھلائی کے لیے وقف کر دیا جائے مثلاً سرائے تعمیر کرنا' کنواں 'نل وغیرہ لگوانا' مساجد کی تعمیر کروانا، کوئی ہسپتال تعمیر کروانا' پل سڑک بنوانا' ان میں سے جو کام بھی وہ اپنی زندگی میں کر جائے یا اس کے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' وہ سب صدقہ جاریہ شمار ہوں گے۔

علم میں لوگوں کو دینی تعلیم دینا، دلوانا، طلباء کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنا، تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کا سلسلہ قائم کر جانا، مدارس کی تعمیر، دینی کتب کی طباعت ونشر واشاعت کا بندوبست کرنا وغیرہ۔

صالح اولاد میں بیٹا'بیٹی 'پوتا'پوتی'نواسا'نواسی وغیرہ کے علاوہ روحانی اولاد بھی شامل ہو سکتی ہے جسے علم دین سے آراستہ کیا ہو۔ ان کو راہ راست اور صراط مستقیم کی روشنی دکھائی اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہونے سے بچالیا۔ صالح اولاد مرنے والے کو اپنے نیک وصالح عمل کے ذریعہ اور نمازوں کی دعاؤں میں یاد رکھتی ہے۔ اس کے لیے گناہوں کی معافی اور بلندی درجات کی دعا کرتی ہے۔ یہ دراصل مرنے والے کے اپنے عمل کا ثمرہ اور نتیجہ ہے جو اسے مرنے کے بعد بھی ملتا ہے۔

یہ مدارس حدیث مبارکہ کے خصوصا دوسرے اور تیسرے قسم اور بالعموم پہلی قسم کے صدقہ جاریہ کا سبب ہیں جو کہ بہترین فلاحی خدمت ہے۔

اوراسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کو اللہ بچیوں سے نوازے دیں اور وہ اسے صحیح تعلیم وتربیت دیں تو وہ بچیاں اس کے لیے قیامت کے دن جہنم سے بچاو کا ذریعہ بنیں گی۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ)[1]

ترجمہ: جس شخص کے پاس لونڈی ہو، پھر وہ اس کو نہایت عمدہ تعلیم دے پھر وہ اس کی بہترین تادیب کرے یعنی اسے اعلی درجے کے نیک اخلاق کی تربیت دے پھر اس کے بعد اسے آزاد کرے اور اس سے نکاح کرے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

---

[1] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، کتاب العتق، باب العبد اذا احسن عبادۃ ربہ ونصح سیدہ، ۳/ ۱۴۹، حدیث: ۲۵۴۷

اس حدیث کی طرف میں خصوصیت سے ان کوتاہ نظروں کو توجہ دلاتا ہوں جو یہ کہا کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو جاہل رکھنا چاہتا ہے، وہ غور کریں کہ آزاد عورتیں تو ایک طرف رہیں اسلام تو لونڈیوں کے متعلق بھی یہ حکم دیتا ہے کہ ان کو نہایت عمدہ تعلیم اور تربیت دی جائے۔ اسی حدیث سے نہایت صفائی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا مطمع نظر غلاموں، لونڈیوں اور آزاد عورتوں کو کس درجہ تک ترقی دینے کا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)[1]

ترجمہ: جس کو اللہ تعالیٰ بچیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈال دیں اور وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں تو یہ بچیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گے۔

ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار:

۱۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کی بطور گھریلو ٹیوٹر خدمات GDP کا ایک اہم اور بہت بڑا حصہ ہے۔ مختلف جامعات کی فاضلات کا جن گھروں سے تعلق ہے، یہی خدمات ان کا کارنامہ ہے، جن کی بدولت ان خاندانوں کے اندر یہ بچیاں دینی اور عصری تعلیم کی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں اور اپنی گھروں کا ایک بہت بڑا بجٹ بچا رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی تعلیم کی تحریک میں بھی حصہ لے رہی ہیں۔

۲۔ جامعات کے محدود وسائل اور مختصر مدتی خدمات کے نتیجہ میں فاضلات کا ایک معتدبہ تعداد تیار ہوگئی ہیں جو گھروں سے لے کر سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں سروسز اور خدمات انجام دے رہی ہیں، جن کی بدولت جامعات نہ صرف خواتین کی آسودہ حالی اور خود کفالت میں بلکہ ملکی معیشت میں بھی ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔[2]

---

[1] مسلم بن حجاج القشیری، صحیح المسلم، دار احیاء الثراث العربی، بیروت، کتاب البر والصلہ، باب الفضل الی البنات، ۴ / ۲۰۲۷، حدیث:۲۶۲۹

[2] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/ ۰۱/ ۲۰۲۱

۳۔ ان فاضلات میں سے اکثر وہی معلمات ہیں اور جن کی خدمات سے نہ صرف گھروں میں چراغ روشن ہیں، بلکہ مختلف مدارس وسکولوں میں تدریسی خدمات کے نتیجہ میں اپر ولوئر چترال ہی نہیں بلکہ کراچی، سندھ، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، دیر، باجوڑ ودیگر پاکستان کے مختلف شہروں کی معاشی ترقی میں کردار قابل ذکر ہے۔

۴۔ ان خواتین میں سے ایک تعداد ان فاضلات کی ہیں جو مختلف مقامات پر گھروں اور محلوں میں چھوٹے بڑے مدارس چلا رہی ہیں، جن سے ایک کثیر تعداد میں بچے، بچیاں اور بڑی عمر کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں، اور یوں تعلیمی معاونت کی مد میں ملکی معاشی ترقی میں ان کی خدمات قابل تحسین اور قابل داد ہے۔

تاریخی پس منظر:

اشراف کے بچوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے شاہی قلعہ کے اندر باقاعدہ معلمین کا انتظام ہوتا ان معلمین کو اس زمانے میں اخونزادہ کہا جاتا تھا۔ ان معلمین کو معاوضہ میں اناج یا قطعہ زمین سے دی جاتی تھی جس میں کاشت کرکے وہ اپنا گزر اوقات کرتے تھے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں دین کی بنیادی تعلیم لوگوں تک پہنچانے کے لئے علماء کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی، چترال کی تاریخ میں ایسی کوئی روایت نہیں ملتی کہ مدرسہ یا مسجد بنانے کے لئے کوئی زمین یا جائیداد وقف کی گئی ہو البتہ اتنا ضرور تھا کہ علماء کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں یا علاقوں میں لوگوں کو دین کی بنیادی تعلیم دیں۔[1]

کٹور خاندان کے محترم شاہ کٹور ثانی کے بارے میں تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مذہبی تعلیم کو عام کرنے میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے لئے کچھ مکاتب آیون، بروز، کجو اور مداک وغیرہ کے علاقوں میں قائم کئے تھے۔[2]

---

[1] تاریخ چترال، ص:۳۴

[2] تاریخ چترال، مرزا محمد غفران، ۱۹۶۲ء، ص:۱۰۱

ریاست چترال کی تاریخ میں شجاع الملک ہی وہ پہلے آدمی ہیں جس نے اپنے بیٹوں اور خاندان کے لوگوں کو جدید تعلیم کے لئے ملک سے باہر بھیجا چنانچہ وہ جدید تعلیم کے حصول کے لئے علی گڑھ ،ڈیرہ دون،اور پشاور گئے۔ شجاع الملک کے بڑے بیٹے ناصر الملک جو ۱۹۳۶ء میں مہتر چترال بنے اسلامیہ کالج پشاور کے گریجویٹ تھے۔ دوسرے بیٹے مظفر الملک نے اسی کالج سے سے ایف اے پاس کیا۔ ناصر الملک نے اپنے دور حکومت میں چترال میں جدید سکولنگ کے لئے کام کیا۔ انہوں نے ۱۹۳۸ء میں چترال ٹاؤن میں ایک اعلی معیار کا مڈل سکول قائم کیا جس کے لئے ابتدائی اساتذہ پشاور سے بلائے گئے تھے ،اس سکول میں پہلی مرتبہ این ڈبلیو ایف پی کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا سلیبس اختیار کیا گیا۔[1]

دینی مدارس کی ضرورت :

اہل اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے انفرادی و اجتماعی اور شخصی و معاشرتی تمام معاملات میں وحی الٰہی کے پابند ہیں۔ اور اخروی نجات کے ساتھ ساتھ ان کی دنیوی کامیابی اور فلاح بھی آسمانی تعلیمات کی پیروی پر موقوف ہے۔

آسمانی تعلیمات ہی نسل انسانی کی صحیح راہنمائی کی ضامن ہیں، اور انسان محض اپنی انفرادی یا اجتماعی عقل و خواہش کی بنیاد پر مسائل حل کرنے اور مثالی انسانی سوسائٹی تشکیل دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اور چونکہ دنیا کے تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی آسمانی تعلیمات کو مکمل اور محفوظ حالت میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کی اہلیت رکھتا ہے، اس لیے اہل اسلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف خود اپنی انفرادی اور معاشرتی زندگی میں قرآن و سنت پر مکمل طور پر عمل کریں بلکہ دنیا کی دوسری اقوام کے سامنے بھی اسلامی تعلیمات کو پیش کریں۔

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۱۷۲

فصل سوم: ضلع چترال کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ

چترال کی تعلیم کی صورت حال:

بچوں اور بڑوں کو بنیادی مذہبی تعلیم تو رئیس دور حکومت کے آغاز سے ہی دی جاتی تھی کیونکہ رئیس حکمران مسلمان تھے اور وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیمات سے آراستہ رکھتے تھے اس مقصد کے لئے وہ معلم مقرر کرتے تھے۔ یہ سلسلہ اسی طرح کٹور دور حکومت میں بھی جاری رہا کہ اشراف کے بچوں کو بنیادی دینی تعلیمات اور کچھ فارسی ادب کی کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ بنیادی دینی تعلیمات کی بحیثیت مسلمان سب کی ضرورت تھی اور فارسی اس لئے ضروری تھی کہ وہ اس زمانے کی دفتری زبان تھی اسی فارسی میں تمام خط و کتابت ہوتی اور ہر قسم کی سرکاری سندات جاری ہوتیں۔[1]

اشراف کے بچوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے شاہی قلعہ کے اندر باقاعدہ معلمین کا انتظام ہوتا ان معلمین کو اس زمانے میں اخونزادہ کہا جاتا تھا۔ ان معلمین کو معاوضہ میں اناج یا قطعہ زمین سے دی جاتی تھی جس میں کاشت کر کے وہ اپنا گزر اوقات کرتے تھے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں دین کی بنیادی تعلیم لوگوں تک پہنچانے کے لئے علماء کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی، چترال کی تاریخ میں ایسی کوئی روایت نہیں ملتی کہ مدرسہ یا مسجد بنانے کے لئے کوئی زمین یا جائیداد وقف کی گئی ہو البتہ اتنا ضرور تھا کہ علماء کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں یا علاقوں میں لوگوں کو دین کی بنیادی تعلیم دیں۔

کٹور خاندان کے محترم شاہ کٹور ثانی کے بارے میں تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مذہبی تعلیم کو عام کرنے میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے لئے کچھ مکاتب آیون، بروز، کجو اور مداک وغیرہ کے علاقوں میں قائم کئے تھے۔[2]

---

[1] نئی تاریخ چترال، ص:۱۷۱

[2] تاریخ چترال، مرزا محمد غفران، ۱۹۶۲ء، ص:۱۰۱

۱۸۹۵ء میں جب انگریزوں کا دور شروع ہوا تو انگریزی تعلیم کی طرف رجحان پیدا ہونا شروع ہوا۔ شجاع الملک نے جدید تعلیم کے لئے چترال، دروش، گرم چشمہ، مستوج اور شاہ گرام وغیرہ میں ایلیمنٹری سکول قائم کئے۔ ان سکولوں میں مذہبی تعلیم کے علاوہ فارسی ادب کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ ان سکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کو معاوضہ میں اناج فراہم کیا جاتا تھا۔ ریاست چترال کی تاریخ میں شجاع الملک ہی وہ پہلے آدمی ہیں جس نے اپنے بیٹوں اور خاندان کے لوگوں کو جدید تعلیم کے لئے ملک سے باہر بھیجا چنانچہ وہ جدید تعلیم کے حصول کے لئے علی گڑھ، ڈیرہ دون، اور پشاور گئے۔ شجاع الملک کے بڑے بیٹے ناصر الملک جو ۱۹۳۶ء میں مہتر چترال بنے اسلامیہ کالج پشاور کے گریجویٹ تھے۔ دوسرے بیٹے مظفر الملک نے اسی کالج سے سے ایف اے پاس کیا۔ ناصر الملک نے اپنے دور حکومت میں چترال میں جدید سکولنگ کے لئے کام کیا۔ انہوں نے ۱۹۳۸ء میں چترال شہر میں ایک اعلی معیار کا مڈل سکول قائم کیا جس کے لئے ابتدائی اساتذہ پشاور سے بلائے گئے تھے، اس سکول میں پہلی مرتبہ این ڈبلیو ایف پی کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا سلیبس اختیار کیا گیا۔[1]

ضلع چترال میں تعلیم کی ابتدا:

چترال میں تعلیم کی ترقی کو بنیادی طور پر تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان سے ۱۹۶۹ء تک کا دور ہے۔ کہتے ہیں کہ قیام پاکستان کے وقت سٹیٹ مڈل سکول چترال ہی قائم تھا جسے ۱۹۵۱ء میں ہائی کا درجہ دیا گیا اور ۱۹۵۳ء میں میٹرک کا پہلا بیج یہاں سے پاس آوٹ ہوا۔ تعلیمی سہولیات کے حساب سے سر ناصر الملک کا زمانہ (۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۳ء) تعلیم کی سرپرستی کے لحاظ سے سنہرا دور ہے۔ سر ناصر الملک نے سکول کی بنیاد رکھی اور ریاست کے کونے کونے سے طلباء کو لایا جو کہ مڈل پاس کر چکے تھے اور ان کو علم کے زیور سے نوازا جس کی وجہ سے آج بھی چترال میں تعلیم کا رجحان بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے اپنی ریاست کے لوگوں کی علم کی طرف دلائی اور تعلیم کو پوری ریاست میں عام کیا۔[2]

---

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۱۷۲

[2] https://chitraltimes.com/2019/04/29/21600/11:00 AM/

تعلیم کا دوسرا دور:

پروفیسر اسرار الدین کہتے ہیں کہ "۱۹۵۱ء میں سٹیٹ مڈل سکول کا ہائی سکول میں اپ گریڈ ہونا ایک مشکل کام تھا اور عوام کا اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف رجحان بھی کم تھا جس کی وجہ غربت تھی اور اس دور میں تعلیم کے فروغ کے لئے بہت سے ایجنٹ متعین ہوئے جنہوں نے غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور سکولز کی اپ گریڈیشن کی۔ اسی دور میں دروش، بونی اور دیگر گاؤں میں پرائمری لیول کے سکولز کھولے گئے"

۱۹۶۹ء میں جب ریاست کا انضمام ہو رہا تھا تو بونی، دروش اور وریجون میں ہائی سکول موجود تھے۔ اس دور میں نظام تعلیم مخلوط تھا اور ۱۹۶۰ء کے عشرے کے آخر میں گولدور میں ایک گھر میں الگ کلاسوں کا اہتمام کیا گیا جس کے کچھ عرصے بعد چترال اور دروش میں زنانہ سکول کھولے گئے۔ ریاست کے انضمام کے دوران تعلیم کی حالت قدرے بہتر ہوگئی اور عام لوگ تعلم کی طرف مائل ہو کر اپنے بچوں کو قریبی سکولوں میں داخل کرا رہے تھے جبکہ سکولوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہوا تھا۔[1]

تعلیم کا تیسرا دور (ترقی کا دور):

۱۹۶۹ء میں انضمام کے بعد سے اب تک کا زمانہ تعلیمی لحاظ سے مسلسل ترقی کا ہے جو کہ اسی سال انٹرمیڈیٹ کالج کے قیام سے شروع ہو کر اب چترال یونیورسٹی پر پہنچی۔ اور اسی دوران مقدار اور معیار دونوں لحاظ سے تعلیم میں اضافہ ہوتا رہا۔ ضلع چترال میں چترال یونیورسٹی کا قیام تعلیمی میدان میں چترالیوں کے لئے انقلاب لے آیا ہے۔ سرکاری سیکٹر میں ہائی سکولوں کی تعداد[2] سینکڑوں میں ہے۔ اسی طرح پرائیویٹ سیکٹر میں سکولوں اور کالجوں کی تعداد بھی قابل ذکر ہے۔[3]

---

[1] ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، ص:۱۷۲

[2]

[3] https://chitraltimes.com/2019/04/29/21600/11:00 AM/

باب دوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا جائزہ

فصل اول: جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمر کن ڈوک کا تعارف

فصل دوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمر کن ڈوک کی تعلیمی کارکردگی

فصل سوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمر کن ڈوک کی فلاحی خدمات

فصل اول: جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمرکن ڈوک کا تعارف

۱۔ مدرسہ کی سنگ بنیاد اور محل وقوع :

مولانا عبد الجلیل مرحوم بن مولانا محمد اسلام نے ایک چھوٹے سے بنات کے مدرسے کی بنیاد ۱۹۹۰ء میں ریحانکوٹ کے مقام پر رکھی اور ۵ سال کے عرصے میں ہی یہ جگہ کم پڑ گئی کیونکہ لوگوں کا رجوع اس جامعہ کی طرف بہت تیزی سے ہو رہا تھا تاہم اس مدرسے کو چمرکن کے مقام پر منتقل کیا گیا اور چمرکن میں مدرے کے لئے جگہ ایک بوڑھی عورت نے وقف کی تھی۔ یہ جامعہ سن ۱۹۹۶ء میں چمرکن چترال میں منتقل کیا گیا۔ چمرکن کے مدرسے میں درجہ حفظ سے لے کر درس نظامی کے مکمل درجات پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک شاخ ضلع چترال ریحانکوٹ میں بھی موجود ہے جہاں صرف ناظرہ، حفظ، ترجمہ و تفسیر قرآن پڑھائے جاتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں اس جامعہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس کا نام جامعہ تعلیم القرآن للبنات رکھا گیا۔[1]

۲۔ محل وقوع:

بازار کے شور و شغب، ہنگاموں اور ماحولیاتی آلودگی سے دور پر امن محل وقوع اور خالص تعلیمی ماحول کا حامل جامعہ تعلیم القرآن للبنات چترال شہر سے ۱۸ کلومیٹر کی دوری پر چمرکن میں واقع ہے۔

۳۔ جامعہ کا تعمیراتی ڈھانچہ :

چونکہ یہ جامعہ کافی قدیم ہے اور چترال کے اولین جامعات میں سے ہے اس لئے اس کی عمارت بھی کافی وسیع ہے۔ تعمیراتی ڈھانچہ کچھ اس طرح سے ہے کہ یہ مدرسہ دو منزلہ عمارت اور ۱۴ کمروں پر مشتمل ہے۔ اس دو منزلہ عمارت میں دوسری منزل پر ایک بڑا ہال ہے۔

---

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۳/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۴۔ تدریسی نظام :

جامعہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ہے اور اسی وفاق کے تحت سالانہ امتحانات بھی ہوتے ہیں۔

۵۔ اساتذہ کی تعداد:

جامعہ کے ابتدائی دور میں معلمین کی تعداد زیادہ تھی اور معلمات کی تعداد تقریبا تین تھی۔ جامعہ کا اولین مقصد یہ تھا کہ ایسی بہترین اور معیاری تعلیم دی جائے کہ جو طالبات یہاں سے فاضل ہوں وہ یہاں پڑھانے کے بھی لائق ہوں چنانچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس ادرے کی فارغ التحصیل جید عالمات نے یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور اس وقت معلمین کی تعداد صرف چار ہے جبکہ معلمات کی تعداد آٹھ ہے۔ کل اساتذہ کی تعداد بارہ ہے۔

٦۔ تعلیمی کمیٹی :

مولانا شریف رحمہ اللہ تعلیمی کمیٹی کے سرپرست اول تھے۔ جامعہ کے جید و سینئر اساتذہ کرام پر مشتمل تعلیمی کمیٹی مہتمم جامعہ حضرت مولانا قاری عبد الرحمان قریشی صاحب کی سربراہی میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اس کمیٹی کے اجلاسوں میں جامعہ تعلیم القرآن للبنات کے تعلیمی امور زیر بحث آتے ہیں، تمام کتب کی مقدار خواندگی کا جائزہ لیا جاتا ہے، اساتذہ کرام کے انداز تدریس کی چھان پھٹک ہوتی ہے اور جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں اصلاح اور تبدیلی کا عمل ہوتا ہے۔ یہ کمیٹی اسباق کی تقسیم سے لے کر اسباق کی رفتار و مقدار اور انداز تدریس کی مانیٹرنگ اور نگرانی تک کے جملہ امور سرانجام دیتی ہے۔ نئے اساتذہ کرام کی تربیت واصلاح بھی اس کمیٹی کے اراکین کے سپرد ہے۔[1]

---

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۷/۰۷/ ۲۰۲۰

۷۔انتظامی کمیٹی :

جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا قاری عبد الرحمان قریشی حفظہ اللہ تعلیمی امور کے علاوہ انتظامی امور کی بھی عمومی نگرانی کرتے ہیں ۔انہی کی زیر نگرانی جامعہ میں رہائش پذیر اساتذہ کرام کی ایک انتظامی کمیٹی کام کرتی ہے۔ جس کا ماہوار باقاعدگی سے اجلاس ہوتا ہے ۔اور یہ کمیٹی ناظمین دار الاقامہ ،ناظم تعلیمات اور درجات کے مسئولین پر مشتمل ہے۔جو طالبات کے لئے رہائش ،تربیت اور کھانے پینے وغیرہ کے نظم کے حوالے سے کام کرتی ہے۔

۸۔تعلیمی شعبہ جات

۱۔شعبہ حفظ:

احادیث میں قرآن کو پڑھنے اور حفظ کرنے کے بڑے فضائل آئے ہیں ۔ان فضائل کے پیش نظر جامعہ میں قائم شعبہ حفظ کو مزید ترقی دی گئی ہے۔جامعہ میں ابتدا میں حفظ کی صرف ایک درسگاہ تھی جبکہ اس وقت جامعہ میں حفظ کی تین درسگاہیں قائم ہیں۔[1]

۲۔شعبہ تجوید:

جامعہ میں عالمہ وحافظہ طالبات کو ایک مہینے کا تجوید کا کورس کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ عام طور پر بھی تجوید کا کورس کروایا جاتا ہے۔یہ اس لئے تاکہ طالبات کو تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھانے کا طریقہ آجائے۔

۳۔شعبہ کتب / درس نظامی:

جامعہ تعلیم القرآن للبنات،جامعہ تعلیم الاسلام،جامعہ فیض العلوم اور جامعہ انوار مدینہ کا نصاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے مربوط ہے۔وفاق المدارس کے زیر اہتمام مختلف انتظامی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں،جن کے

---

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال،۲۷/۰۷/ ۲۰۲۰

امراء مقرر کیے جاتے ہیں جو نصاب کی تنفیذ اور اس میں ترامیم، الحاق، امتحانی طریقہ کار، اسناد کے اجراء وغیرہ کے لیے دستور مرتب کرتے ہیں۔

وفاق المدارس بنیادی طور پر مدارس کو ایک پلیٹ فارم جمع کر کے ان کے نصاب تعلیم کو ایک جہت دیتا ہے۔ وفاق المدارس کا نصاب بھی کم و بیش تبدیلیوں کے ساتھ وہی ہے، جو درس نظامی اور شاہ ولی اللہ کے نصاب سے ماخوذ ہے۔ پاکستان کے ہزاروں مدارس وفاق کے ساتھ ملحق اور لاکھوں طلباء وطالبات ان مدارس میں علم حاصل کر رہے ہیں، بالفاظ دیگر پاکستان کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد جن کے کاندھوں پر آنے والے دنوں کی ذمہ داریوں کا بوجھ بھی نظام تعلیم سے وابستہ ہے، قیام پاکستان کے بعد جہاں مروجہ نظام تعلیم میں ایک آزاد اسلامی ریاست کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق تبدیلی کی ضرورت تھی، وہاں دینی مدارس کے نصاب اور طرز تعلیم پر بھی نظر ثانی کی ضرورت تھی۔

وفاق المدارس نے اپنے نصاب تعلیم میں گاہے گاہے مناسب تبدیلیاں کی ہیں۔ چنانچہ وفاق المدارس نے موجودہ دور میں عصری تعلیمی اداروں کی طرح اپنے نصاب کو درجہ بندی کی شکل بھی دی تاکہ طالب علم اپنے وقت اور ذرائع کو دیکھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکے، چونکہ وفاق المدارس کی ایک اعلامیہ کے مطابق:۔

"یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ۱۷ نومبر ۱۹۸۲ء کو وفاق المدارس کی فائنل ڈگری "شھادۃ العالمیہ" کو حوالہ نمبر ۱۲۸/CAD/۴۔۸ کے تحت ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا ہے۔[1]

جامعہ میں درجہ اولی تا دورہ حدیث کی باقاعدہ کلاسیں ہوتی ہیں۔ شعبہ کتب، جسے درس نظامی بھی کہا جاتا ہے تین حصوں، ثانویہ خاصہ، عالیہ اور عالمیہ پر مشتمل ہے۔

[1] سیف اللہ، محمد نوید، ماہنامہ وفاق المدارس، ص: ۱۴، مارچ: ۲۰۱۴، شائع کردہ وفاق المدارس العربیہ ملتان

نصاب ثانویہ خاصہ			
سال اول		سال دوم	
مضمون	تفصیل	مضمون	تفصیل
ترجمہ و تفسیر وحفظ و تجوید	ترجمہ و مختصر تفسیر پارہ عم (دو سوال) خلاصۃ التجوید (ایک سوال) حفظ ربع آخر پارہ عم	ترجمہ و تفسیر وحفظ	ترجمہ و مختصر تفسیر از سورہ یونس تا اختتام سورہ عنکبوت حفظ سورہ یاسین
حدیث	جوامع الکلم (مفتی محمد شفیع صاحب) زاد الطالبین (مکمل) ترکیب باب اول تا ذکر مغیبات	صرف	علم الصیغہ ماسوائے باب چہارم مع خاصیات ابواب از علم الصرف حصہ چہارم
فقہ وسیرت	تعلیم الاسلام مکمل تاریخ اسلام حصہ سوم (مؤلفہ مولانا محمد میاں)	فقہ	مختصر القدوری از ابتداء تا اختتام کتاب الحج واز کتاب النکاح تا آخر کتاب النفقات
صرف	علم الصرف (ج۔۱۔۲۔۳) مع اجراء از تمرین الصرف	اصول فقہ	اصول الشاشی فقط کتاب اللہ آسان اصول فقہ
نحو	(۱) علم النحو مع اجراء از تمرین النحو / تسہیل النحو (۲) عوامل النحو با ترکیب	نحو	ہدایۃ النحو
ادب	الطریقۃ العصریہ (ج۔۱) عربی کا معلم (حصہ اول، دوم) مولانا عبد الستار خان صاحب	منطق	تیسیر المنطق

[1]

[1] منقول از چھ سالہ نصاب تعلیم بنات وفاق المدارس العربیہ پاکستان، منظور کردہ مجلس عاملہ وشوری، ۲۳ رجب المرجب، ۱۴۳۶ھ، مطابق ۱۳ مئی ۲۰۱۵

نصاب عالیہ

سال اول		سال دوم	
مضمون	تفصیل	مضمون	تفصیل
ترجمہ و تفسیر وحفظ	ترجمہ و مختصر تفسیر از سورہ روم تا اختتام سورہ مرسلات حفظ سورہ واقعہ، سورہ ملک	ترجمہ و تفسیر وحفظ	ترجمہ و تفسیر از ابتداء تا اختتام سورہ توبہ حفظ سورہ رحمان
حدیث	ریاض الصالحین از ابتداء تا کتاب الفضائل	حدیث	مشکوۃ (جلد اول) (مقدمہ شامل نہیں)
فقہ	مختصر القدوری از کتاب البیوع تا کتاب النکاح واز کتاب الجنایات تا کتاب الفرائض	حدیث واصول حدیث	مشکوۃ (جلد ثانی) مع خیر الاصول (مع تعارف مصنفین کتب احادیث)
اصول فقہ ومیراث	نور الانوار (بحث سنت واجماع) سراجی تا ختم باب الرد	فقہ	ہدایہ (جلد اول)
البلاغہ	دروس البلاغہ (مکمل)	اخلاق وتربیت	مختصر، اسلام اور تربیت اولاد (ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید)
ادب عربی وعقائد	مختارات حصہ اول (مولانا ابو الحسن علی الندوی) العقیدہ الطحاویۃ (متن)	عقائد و اصول تفسیر	شرح عقائد از عذاب قبر تا آخر علوم القرآن حصہ اول باب اول حصہ دوم باب اول و دوم (مولف حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی)

[1]

[1] منقول از چھ سالہ نصاب تعلیم بنات وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ایضا

نصاب عالمیہ

سال اول		سال دوم	
مضمون	تفصیل	مضمون	تفصیل
تفسیر	منتخبات جلالین جلد اول سورۃ بقرہ و سورۃ النساء جلد ثانی سورۃ النور والطلاق والتحریم مع سورہ فاتحہ	حدیث	صحیح بخاری (ج۔۲) کتاب المغازی، کتاب الاطعمہ تا آخر کتاب الرقاق و کتاب الرد علی الجہمیہ تا آخر کتاب
اصول حدیث	تیسیر مصطلح الحدیث (دکتور محمود الطحان) آئینہ قادیانیت، ابتدائی دس سوال	حدیث	صحیح مسلم (ج۔۱) کتاب الایمان از کتاب النکاح تا آخر کتاب
فقہ	ہدایہ جلد ثانی، کتاب النکاح، کتاب الطلاق تا آخر کتاب الایمان	حدیث	جامع ترمذی (ج۔۱) مکمل
حدیث	طحاوی کتاب الصلوۃ تا کتاب الجنائز	حدیث	صحیح بخاری (ج۔۱) بدء الوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم کتاب الجہاد تا آخر کتاب
حدیث	جامع ترمذی (ج۔۲) باستثناء کتاب العلل	حدیث	ابوداؤد شریف (ج۔۲) کتاب الضحایا والوصایا از کتاب الایمان والنذور، از کتاب الاشربہ تا آخر کتاب الملاحم و شمائل ترمذی
حدیث	سنن ابوداؤد جلد اول ماسوائے کتاب الصلوۃ	حدیث	صحیح مسلم (ج۔۲) کتاب الفضائل تا باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی و کتاب الزہد

[۱]

[۱] منقول از چھ سالہ نصاب تعلیم بنات وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ایضا

۹۔ جامعہ تعلیم القرآن للبنات کے داخلے کا طریقہ کار:

جامعہ کا تعلیمی سال عید الفطر کے بعد آٹھویں روز یعنی آٹھ شوال سے شروع ہوتا ہے اور اسی تاریخ سے نئے داخلے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ جامعہ میں داخلے کے لئے ہر سال کافی تعداد میں امیدوار طالبات رجوع کرتی ہیں لیکن درسگاہوں اور دار الاقامہ میں گنجائش کم ہونے کے باعث صرف معیار کی بنیاد پر زبانی و تحریری ٹیسٹ کے بعد بقدر گنجائش طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔[1]

۱۰۔ شرائط داخلہ برائے شعبہ حفظ:

۱. طالبہ کی عمر آٹھ سال سے بارہ سال تک ہو اس عمر سے بڑی کسی طالبہ کو داخلہ نہیں دیا جاتا۔
۲. ناظرہ قرآن اچھی طرح پڑھ سکتی ہو۔
۳. پرائمری پاس ہو یا پرائمری کی سطح کی استعداد کی حامل ہو۔

۱۱۔ شرائط داخلہ برائے درس نظامی :

۱. درجہ اولی میں داخلہ کے لیے میٹرک یا متوسطہ سوم میں اچھے نمبروں سے پاس ہو۔
۲. غیر حافظہ ہونے کی صورت میں ناظرہ قرآن صحیح پڑھ سکتی ہو۔اور حافظہ ہونے کی صورت میں قرآن مجید پختہ یاد ہو۔
۳. جامعہ کے تحریری ٹیسٹ اور جائزے میں پاس ہو۔
۴. درجہ ثانیہ سے عالمیہ تک کے درجات کے داخلے کے لئے پچھلے درجہ کی معیاری اور متعینہ کتب کے تقریری اور تحریری امتحان کو پاس کرنا اور پھر جائزے میں کامیاب ہونا ضروری ہے۔
۵. درس نظامی کے کسی بھی درجہ میں داخلہ سابقہ اسناد کے بغیر نہیں دیا جائے گا۔

---

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۳ / ۰۲ / ۲۰۲۰

۱۲۔ اسناد :

جامعہ ہذا میں تعلیم کے حصول کے بعد مختلف درجات میں کامیابی حاصل کرنے پر طالبات کو مندرجہ ذیل وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت اسناد جاری کی جاتی ہیں۔ جبکہ جامعہ کی طرف سے حفظ القرآن اور دورہ حدیث سے فارغ التحصیل طالبات کو درج ذیل اسناد دی جاتی ہیں۔[1]

- شھادۃ حفظ القرآن الکریم
- شھادۃ الثانویہ الخاصہ
- شھادۃ العالیہ
- شھادۃ العالمیہ (مساوی ایم اے عربی، اسلامیات)

۱۳۔ مختصر کورسز:

طالبات کی استعداد بڑھانے کے لئے جامعہ کی طرف سے سالانہ تعطیلات میں دورہ صرف و نحو، تجوید اور تفسیر کے کورس کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں جامعہ کی طالبات و دیگر شائقین علوم طالبات شریک ہو کر استفادہ کرتی ہیں۔

۱۴۔ شعبہ امتحانات:

دیگر شعبوں کی طرح جامعہ کا شعبہ امتحانات بھی بہت اچھے طریقے سے کام کر رہا ہے اور سال میں دو امتحانات ہوتے ہیں جو کہ جامعہ خود لیتا ہے (سہ ماہی، اور ششماہی) اور ایک امتحان جو کہ سالانہ ہے وہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہوتا ہے۔ ایسی طالبات جو کہ کمزور ہوں اور محنت نہ کرتی ہوں جامعہ ان کو سالانہ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا۔

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۷/۰۷/ ۲۰۲۰

۱۵۔لائبریری :

جامعہ میں بڑی لائبریری ہے جو کہ اساتذہ اور طالبات کے لئے ہے جس میں نصابی اور غیر نصابی دونوں قسم کی کتب موجود ہیں۔ طالبات اس لائبریری سے استفادہ کرتی ہیں۔ جو کتاب ضرورت ہو وہ لائبریری سے لے لیتی ہیں اور پھر مطالعہ کرکے واپس کردیتی ہیں۔[1]

۱۶۔تعطیلات :

جامعہ کا تعطیلات کا شیڈول درج ذیل ہے:

- ۲ ماہ چھٹی سالانہ امتحان کے بعد۔
- ۳ دن چھٹی سہ ماہی امتحان کے بعد۔
- ۳ دن چھٹی ششماہی امتحان کے بعد۔
- ۱۰ دن کی چھٹی شدید گرمی میں۔
- بڑی عید کی چھٹی۔

۱۷۔چند قابل ذکر قواعد وضوابط:

۱. ہر طالبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ جامعہ کی جملہ ہدایات وضوابط کی پابند رہے اور پوری یکسوئی سے تحصیل علم واصلاح اعمال واخلاق میں مشغول رہے۔
۲. مدرسے کی صفائی اور اوقات تعلیم کا اہتمام لازمی ہوگا۔
۳. فضائل اعمال کی تعلیم کی پابندی لازمی ہوگی۔
۴. جامعہ کی معلمات اور سرپرستوں کا احترام لازمی ہے۔ اگر کوئی طالبہ جامعہ کے معلمات وسرپرستوں یا خادمات کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے، اس کو جامعہ سے خارج کردیا جائے گا۔
۵. کوئی طالبہ بدون اجازت مہتمم جامعہ سے باہر نہیں جاسکتی۔

---

[1] انٹرویو، قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۳/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۶. بغیر اجازت چلے جانے یا متواتر سات دن طالبہ کے غیر حاضر رہنے پر نام رجسٹر سے خارج کر دیا جائے گا۔

۷. کوئی طالبہ ادارۃ المدرسہ کی اجازت کے بغیر خط نہیں ڈال سکے گی اگر کوئی خط آئے گا تو پڑھنے کے بعد دیا جائے گا۔

۸. طالبہ کے ہمراہ یہ چیزیں ہونی چاہئیں، بکس مع تالہ، بستر موسم کے مطابق، پلیٹ، کپ، گلاس، قلم، جائے نماز، تیل، صابن، کنگھی وغیرہ۔

۹. جمعۃ المبارک کے علاوہ ملاقات کی اجازت نہ ہوگی۔ البتہ بروز جمعہ ان رشتہ داروں کو ملنے کی اجازت ہوگی، دادا، نانا، والد، چچا، ماموں، بھائی وغیرہ۔ ان کے علاوہ کسی غیر محرم رشتہ دار کو ملاقات کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۰. بیرونی طالبہ کی ملاقات کے سلسلہ میں آنے والے محرم مرد پہلے مہتمم یا ناظم جامعہ سے اجازت نامہ حاصل کریں گے۔ ملاقات تھوڑی دیر کے لئے ہوگی مدرسے میں ٹھہرنے کا بندوبست نہیں ہے۔

۱۱. مستورات اگر آئیں محرم مردوں کے ہمراہ آئیں اور بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔

۱۲. جس طالبہ کے قریبی رشتہ دار شہر میں ہوں ان کو بھی ملاقات کے سلسلہ میں مندرجہ بالا ضوابط وہدایات کی پابندی کرنی ہوگی۔

۱۳. سوائے عیدین اور سالانہ رخصت کے جو کہ رمضان المبارک میں ہوتی ہے اور کوئی رخصت نہ ہوگی۔ البتہ کسی اشد مجبوری کے تحت رخصت دی جائے گی۔

۱۴. پوشاک، خوراک میں سادگی کو اپنانا ہوگا تاکہ عادت ہو جائے اور ساتھ والی دوسری طالبات احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۵. فیشن والا برقعہ پہننے کی اجازت نہ ہوگی، لباس باپردہ ہوگا اور ایسا لباس اور وضع قطع رکھنا قطعاً ممنوع ہے جو شرعاً ناجائز ہو۔

۱۶. ہر وہ کام ممنوع ہے جس سے طالبہ کی عبادت وعلمی مشاغل وآرام میں خلل واقع ہو۔

۱۷. حفظ مکمل کرنے والی طالبہ کے لئے ایک سال تک درجہ حفظ میں معلمہ کے ساتھ معاون کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا۔ اور ساتھ ساتھ اپنی منزل کو بھی پختہ کرے گی۔

۱۸. مذکورہ بالا میں سے کسی کی بھی خلاف ورزی مستوجب تنبیہ اور سزا ہے جو اخراج کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔

شعبہ تعلقات عامہ :

جامعہ میں شعبہ تعلقات عامہ کا مستقل کوئی نظام نہیں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں طالبات سے انتہائی مناسب ماہانہ فیس وصول کی جاتی ہے۔ فیس کی ترتیب یہ ہے کہ اگر جامعہ کا ماہانہ بجلی، گیس، لکڑی، کھانا پینا، اساتذہ کی تنخواہ، ان سب کو ٹوٹل کیا جائے تو اس کا چوتھا حصہ طالبات ادا کرتی ہیں۔ وہ طالبات جو مڈل کلاس طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں ان سے فیس چوتھے حصے سے بھی کم وصول کی جاتی ہے اور وہ طالبات جو غریب، مستحق یا یتیم ہوں ان سے فیس وصول نہیں کی جاتی۔[1]

۱۸۔ اساتذہ کا تعارف:

- مفتی عبد اللہ نائب مہتمم فاضل جامعہ دار العلوم کراچی۔
- شیخ الحدیث و ناظم اعلی مولانا احسان اللہ فاضل جامعہ دار العلوم کراچی۔
- ناظم تعلیمات ۱، مولانا محمد انور فاضل جامعہ دار العلوم کراچی۔
- ناظم تعلیمات ۲، مولانا فضل غفار فاضل جامعہ دار العلوم کراچی۔
- زوجہ مولانا احسان اللہ فاضلہ جامعہ دار العلوم صدیقیہ سوات۔
- بنت مفتی عبد اللہ فاضلہ جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن چترال۔
- زوجہ انس بن عبد الرحمان فاضلہ جامعہ فیض العلوم مژگول اپر چترال۔

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۳/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۱۹۔ انتظام اخراجات :

- خوراک کا ماہانہ خرچہ: ۱،۷۵،۰۰۰(ایک لاکھ پچھتر ہزار روپے تقریبا)
- بجلی کا ماہانہ بل: ۸۰۰۰ سے ۱۰،۰۰۰(آٹھ ہزار سے دس ہزار تقریبا)
- لکڑی کا خرچہ: ۵۰۰۰۰(پچاس ہزار روپے)
- ماہانہ گیس کا خرچہ: ۲۰۰۰۰(بیس ہزار روپے)
- ماہانہ اساتذہ کی تنخواہیں: ۱۰۰۰۰۰(ایک لاکھ روپے)

۲۰۔ موجودہ طالبات کی تعداد:

- رہائشی: ٦۵
- غیر رہائشی: ٦۵
- موجودہ طالبات کی تعداد حفظ میں: ۵۰
- موجودہ طالبات کتب: ۸۰

۲۱۔ فارغ طالبات کی تعداد۔

- شعبہ حفظ: ۵۰۰ سے زائد
- شعبہ ناظرہ: ۱۵۰۰
- شعبہ کتب: ۱۳۷

مؤسس جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن کا تعارف۔

نام: مولانا قاری عبد الجلیل مرحوم ولدیت: مولانا محمد اسلام

ا۔ علاقہ:

افغانستان کے صوبہ نورستان میں واقع درہ پیچ کے گاؤں واما میں پیدا ہوئے۔ آپ واما کے مشہور علمی واصلاحی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، حضرت کے والد علاقے کے مذہبی پیشوا سمجھے جاتے تھے۔ دینی حوالے سے حضرت کے خاندان کو گاؤں میں مرکزیت حاصل تھی۔ آپ ۱۹۲۹ء کو اس خاندان میں پیدا ہوئے۔[1]

۲۔ حصول علم کا پس منظر:

ابتدائی دینی تعلیم آپ نے گھر میں ہی والد کے ہاں حاصل کی اور اس کے ساتھ ساتھ سکول کی تعلیم بھی حاصل کی۔ میٹرک کے بعد اعلی تعلیم کے لئے جب آپ متوجہ ہوئے تو ان کی توجہ اس وقت کے مشہور و معروف ملٹری کالج (مکتبہ حربیہ) کابل کی جانب مبذول ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں آپ نے وہاں طالب علمی کا آغاز کیا اور اس وقت افغانستان میں بادشاہ ظاہر شاہ کی حکومت تھی اس دور میں ملک بھر میں عصری تعلیم کے لئے اس تعلیمی درسگاہ سے بڑھ کر کوئی کالج موجود نہ تھا۔

پھر افغانستان کے پہلو میں ایک ملک خداداد کا لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر قیام ہوا جس کی گونج ہر طرف سنائی دی۔ اس جگہ کے اسلام پسند نوجوانوں میں ایک نوجوان عبد الجلیل بھی تھے۔ مکتبہ حربیہ کابل میں وہ ایف اے کے طالب علم تھے۔ انہوں نے ایک روز اپنے دو ساتھیوں سمیت کالج کی وردی پہن کر پاکستان کی طرف ہجرت کی۔

کالج سے بھاگ کر وہ تینوں ارندو کے راستے سے چترال میں داخل ہوئے اور اپنے آپ کو پاکستان کی سیکیورٹی کے حوالے کیا۔ سیکیورٹی اداروں نے انہیں سیاسی پناہ گزین کی حیثیت سے بہت عزت دی اور اکرام کے ساتھ ان کو شاہی قلعہ چترال بھیج دیا۔ یہاں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد انہیں ملاکنڈ چھاؤنی منتقل کر دیا گیا اور پھر وہاں سے انہیں

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۶ / ۰۳ / ۲۰۲۰

پشاور میں واقع عجائب گھر کے ساتھ متصل شاہی مہمان خانہ کے ایک کوارٹر میں باقاعدہ رہائش دی گئی۔ یہ ۱۹۴۸ء کی بات تھی اور ملک کو وجود میں آئے ہوئے ایک سال گزر چکا تھا۔

چونکہ دینی گھرانے کے فرزند ہونے اور دینی بنیاد پر ہجرت کرنے والے کی حیثیت سے انہوں نے ملک میں کوئی اور سرگرمی کرنے کے بجائے حصول علم دین کا ارادہ کیا اور اس مقصد کے لئے پشاور کا معروف مدرسہ جامعہ اشرفیہ واقع مسجد مہابت خان میں داخلہ لیا۔ اس مدرسہ کے مہتمم اس وقت حضرت مولانا عبد الودود تھے بعد میں یہ مدرسہ عید گاہ اوقاف آڈیٹوریم کے ساتھ منتقل کیا گیا اور آج بھی وہیں موود ہے۔ حضرت نے یہیں پر علوم دینیہ حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی اور اسی دوران انہوں نے شیخ القرآن حضرت طاہر پنجپیری سے تفسیر قرآن بھی پڑھی۔[1]

۳۔ دیگر خصائل:

حضرت بچپن سے ہی شریعت کے نہایت پابند تھے کیونکہ آپ کی پرورش ایک علمی واصلاحی گھرانے میں ہوئی تھی۔ حضرت کی بلوغت سے مرض وفات تک کبھی بھی کوئی فرض نماز قضا نہیں ہوئی تھی۔ نماز کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ وہ اپنے بڑے صاحبزادے کے ہمراہ پشاور سے لاہور کا سفر کر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور انہیں یہ خدشہ ہوا کہ گاڑی اگر نہ رکی تو نماز فوت ہو جائے گی لہذا انہوں نے ڈرائیور کو آواز دی کہ نماز کے لئے گاڑی روک دے مگر جب وہ نہ رکا تو حضرت نے گاڑی رکوادی اور گاڑی سے اتر گئے اور نماز ادا کر کے دوسری بس میں سوار ہو کر سفر جاری رکھا۔

طالب علمی کے دوران ہی آپ کو خطاطی کا بڑا شوق تھا فن خطاطی سیکھنے کی غرض سے آپ نے پشاور سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے نامور آرٹسٹ جناب ایم ایم شریف مرحوم سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ موصوف

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۶/۰۳/ ۲۰۲۰

پاکستان میں خطاطی کے فن کے ماہر ترین سمجھے جاتے تھے اور انہوں نے اپنے خطاطی میں حسن کارکردگی پر قائداعظم مرحوم سے شیلڈ حاصل کی تھی۔[1]

حضرت نے بمبوریت میں قیام کے دوران پہلا حج کیا۔ یہ حج ستر کی دہائی میں افغانستان اور ایران اور ترکی کے راستے سے بذریعہ گاڑی کے سفر کرتے ہوئے کیا۔ اس کے بعد پھر دوسرا حج ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۹۴ء میں کیا اس سفر میں آپ نے اپنی اپنی اہلیہ اور ایک بیٹی کو بھی ساتھ لیا۔

الختصر! مرحوم اپنے حلقہ اثر، جان پہچان والوں، خاندان اور دوست احباب کے لیے اس شعر کے مصداق تھے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے　　　بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا[2]

جامعہ ہذا کے موجودہ مہتمم کا تعارف:

حضرت مولانا قاری محمد عبدالرحمن قریشی صاحب چترال کے مشہور وادی بمبوریت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں۔ آپ نے حفظ و قرآت مانسہرہ سے پڑھنے کے بعد درس نظامی کی تکمیل جامعہ اشرفیہ لاہور سے کی۔ فراغت کے بعد تبلیغ میں اندرون و بیرون دو سال لگائے۔ اسکے بعد چترال میں آکر اپنے والد کے ہمراہ مدرسہ تعلیم القرآن للبنات ریحانکوٹ کی داغ بیل ڈالی۔ ساتھ ہی دارالعلوم چترال شاہی مسجد میں تدریس قرآن میں مشغول ہوئے۔ اس دوران اپنے والد کیساتھ مدرسۃ البنات کی دوسری شاخ چمرکن میں قائم کی۔ ریحانکوٹ میں بنات کو صرف حفظ و ناظرہ تک تعلیم دیجاتی تھی جبکہ چمرکن مدرسہ میں بنات کیلئے درس نظامی بھی متعارف کرائی گئی۔ یہ دونوں مدرسے چترال کی سطح پر ابتدائی کاوش تھی کیونکہ اس سے پہلے چترال میں تعلیم البنات کے مدارس کا باقاعدہ کوئی رواج نہ تھا۔

شاہی مسجد چترال میں چودہ سال تک باقاعدگی سے حفظ و ناظرہ کے مسند تدریس پر فائز رہے۔ اس دوران دو سو سے زائد حفاظ تیار کئے جن میں بیشتر آگے چل کر علوم دینیہ سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔ اور پاکستان کے مختلف

---

[1] انٹرویو، از قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۶/۰۳/۲۰۲۰

[2] علامہ محمد اقبال، بانگ درا، طلوعِ اسلام، مرتب سعید بزمی، خزینہ علم عادب، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء، ص: ۴۹۹

علاقوں بطور امام۔ خطیب۔ مدرس اور پروفیسرز خدمات انجام دے رہے ھیں۔ شاہی مسجد میں طویل تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد قاری صاحب نے جامع مسجد ریحانکوٹ میں نئے مدرسے کی بنیاد رکھی۔ اور چند سالوں تک حفظ کے شعبے میں کام کرنے کے بعد درس نظامی کا شعبہ بھی شروع کیا گیا۔ جو مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے آج درجہ سادسہ تک پہنچ چکا ہے۔ قاری صاحب خدام القرآن ٹرسٹ کے چترال میں سرپرست بھی رہے۔ کئی سالوں تک ٹرسٹ کی طرف سے قائم کردہ ڈیڑھ سو کے لگ بھگ مکاتب قرآن کی نگرانی کرتے رہے۔

اسکے ساتھ ساتھ چترال میں وفاق المدارس کے اولین مسئول ہونے کا بھی اعزاز انہیں حاصل ہے۔ ان تمام خدمات کے تناظر میں چترال کی سرزمین پر مدارس دینیہ کے خدمات کے حوالے قاری صاحب کی زریں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ بڑی مشکل سے رمضان میں قران سنانے کے لیے باجوڑ سے ایک حافظ لایا گیا۔ لیکن حافظ کو لقمہ دینے کے لیے دوسرا حافظ نہ ملا۔ لیکن اس قریشی خاندان کی برکت سے اج الحمدللہ ہر مسجد میں حفاظ کی بڑی تعداد نظر آتی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ خاندان چترال کا بہت بڑا محسن ہے۔[1]

جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمرکن کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ

ا۔ مقابلہ حمد و نعت:

جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمرکن ڈوک چترال میں کلاسوں کی ترتیب پر ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں تمام طالبات کی شرکت اور بزم میں حصہ لیناضروری ہوتا ہے۔ طالبات اس بزم میں حمد و نعت پڑھتی ہیں اور یوں ان کی پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور ان میں نکھار آتا ہے۔ اور تقریبا ہر تین ماہ بعد مقابلہ حمد و نعت منعقد کیا جاتا ہے جس میں مختلف درجات کی طالبات شرکت کرتی ہیں اور اس مقابلے میں اول، دوئم اور سوئم آنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اور یہ مقابلے کلاس کی سطح پر اور پورے جامعہ کی سطح پر بھی منعقد ہوتے ہیں۔[2]

---

[1] انٹرویو، از قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۰۶/۰۳/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

۲۔ مقابلہ تقاریر

جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمرکن ڈوک چترال میں کلاسوں کی ترتیب پر ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں تمام طالبات کی شرکت اور بزم میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ طالبات اس بزم میں مختلف موضوعات پر تقاریر کرتی ہیں اور یوں ان کی پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور ان میں نکھار آتا ہے۔[1]

۳۔ کوئز مقابلہ جات

طالبات کی معلومات میں اضافے، ان کے مطالعہ میں وسعت اور تنوع پیدا کرنے کے لئے کوئز پروگرام بھی متعارف کروائے گئے ہیں کوئز پروگرام کا آغاز سیرت طیبہ کے بابرکت عنوان سے ہوتا ہے، سال کے آغاز میں ہی چند معروف و مستند اور جید علماء کرام کی کتب سیرت کا انتخاب کر کے تمام طالبات کو ان کے مطالعہ کی ترغیب دی جاتی ہے اور پھر مناسب وقت دیکھ کر پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ان ہی کتب کے مندرجات پر مشتمل سوالات پوچھے جاتے ہیں جن کے درست جوابات دینے والوں کو گرانقدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔[2]

۴۔ اصلاحی بیانات

جامعہ میں طالبات کی اصلاح و تربیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ماہ کی ابتداء میں ایک اصلاحی بیان کیا جاتا ہے جس میں طالبات کو اخلاقیاتی تعلیمات اور تربیت کی اہمیت جیسے مختلف موضوعات کو زیر بحث لا کر طالبات کی شخصیت سازی کی جاتی ہے۔

۵۔ ہفتہ وار بزم ادب

دین کی دعوت کی ذمہ داری نبھانے اور معاشرے میں مؤثر ابلاغ کی استعداد پیدا کرنے کے لئے جامعہ کی انتظامیہ نے منصوبہ بندی کی ہے کہ طالبات کو تقریر و تحریر کا سلیقہ بھی سکھایا جائے اور ان میں ذوق مطالعہ بھی پیدا کیا

---

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۷/ ۰۷/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

جائے، طلباء کی معلومات میں وسعت بھی لائی جائے اور ان کی پڑھائی میں تنوع کے رنگ بھی بھرے جائیں چنانچہ سال بھر ہر کلاس کی سطح پر بزم ادب کا نعقاد ہوتا ہے، یہ ہفتہ وار بزمیں وہ نرسریاں ہیں جہاں اچھے مقررین پروان چڑھتے ہیں۔ان بزموں میں طالبات کو پروگراموں کی نقابت ونظامت کا ڈھنگ بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے اور ثنا خوانی، نعت خوانی اور نظم خوانی کی مشق بھی ہوتی ہے۔ تجوید وقرات اور تلاوت کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے اور یوں ایک عالم دین عورت کے لئے جتنے بنیادی اور ضروری اوصاف ہیں ان سے طالبات کو مزین کرنے کے لئے ہفتہ وار بزموں کا سلسلہ باقاعدگی، تسلسل اور نظم وضبط سے جاری رہتا ہے۔[1]

٦۔ مطالعہ وتکرار

مغرب تا شب ۱۰ بجے تک طالبات کو معلمات کی نگرانی میں مطالعہ وتکرار کا اہتمام کروایا جاتا ہے۔ مطالعہ میں مغرب تا عشاء طالبات اگلے دن پڑھے جانے والے سبق کی تیاری عربی شروحات، عربی حاشیہ اور لغت کی کتابوں کی مدد سے عبارت اور موضوع کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ تکرار میں گزشتہ سبق کی دہرائی ہوتی ہے تاکہ پڑھایا گیا سبق اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔[2]

---

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۷/ ۰۷/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

فصل دوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمرکن ڈوک کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ میں اگرچہ عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسیں تو نہیں لگتی تاہم بچیوں کے اندر حصول علم کا اس قدر جذبہ پیدا کیا گیا اور کیا جاتا ہے کہ وہ ازخود عصری تعلیم کی تیاری اور آگے درجوں میں فاضلاتی اور غیر فاضلاتی نظام کے تحت امتحانات میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔اور یوں حصول علم کا یہ گراف نہایت خوش گواری کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے، جس کا اندازادرج ذیل جائزہ رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔افتتاح سے لیکر اب تک جامعہ تعلیم القرآن للبنات کی تعلیمی رپورٹ درج ذیل ہے۔[1]

جامعہ کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق نمبر: (۰۴۱۱۷)

درس نظامی کی فاضل طالبات (۲۰۰۵ء تا ۲۰۱۹) کی تعداد:

سن عیسوی	تعداد
۲۰۰۵ء	۰۸
۲۰۰۶ء	۱۱
۲۰۰۷ء	۱۰
۲۰۰۸ء	۱۲
۲۰۰۹ء	۰۷
۲۰۱۰ء	۰۹
۲۰۱۱ء	۰۹
۲۰۱۲ء	۰۰
۲۰۱۳ء	۱۳
۲۰۱۴ء	۱۷

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۰/۱۰/ ۲۰۲۰

۲۰۱۵ء	۱۷
۲۰۱۸ء	۰۸
۲۰۱۹ء	۱۶

عالمہ فاضلہ: ۱۳۷

حافظہ طالبات کی کل تعداد: ۵۶۰

ناظرہ مکمل کرنے والی طالبات کی تعداد: ۱۵۰۰

ترجمہ و تفسیر مکمل کرنے والی طالبات: ۵۰۰

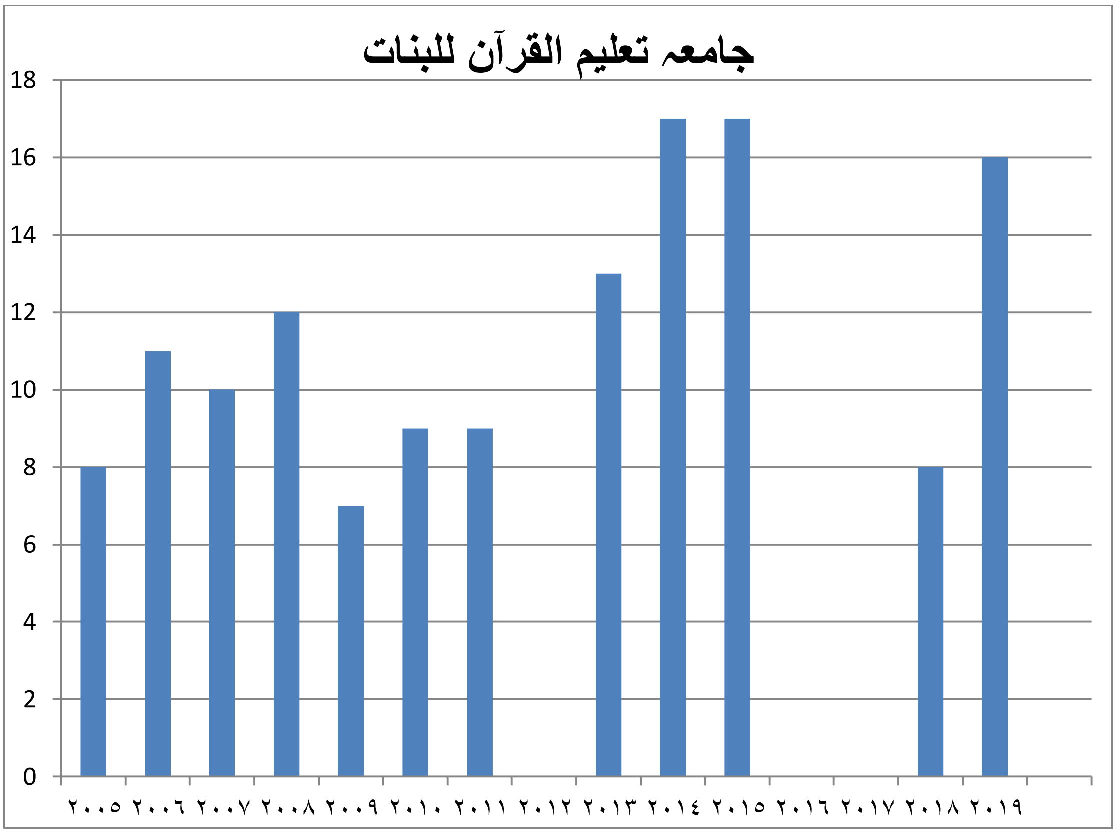

سن ۲۰۰۵ء سے لے کر سن ۲۰۱۹ تک جامعہ ہذا سے ایک سو سینتیس طالبات درس نظامی مکمل کر کے مختلف مقامات پر تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں جس کا جائزہ گراف سے لگایا جاسکتا ہے۔ جامعہ تعلیم القرآن للبنات کا پہلا بیچ ۲۰۰۵ء میں فارغ ہوا جس کی تعداد آٹھ تھی، ۲۰۰٦ء میں فاضلات کی تعداد گیارہ، ۲۰۰۷ء میں دس، ۲۰۰۸ء میں بارہ، ۲۰۰۹ء میں سات، ۲۰۱۰ء میں نو، ۲۰۱۱ء میں نو، ۲۰۱۲ء میں صفر، ۲۰۱۳ء میں تیرہ، ۲۰۱۴ء میں سترہ، ۲۰۱۵ء میں سترہ، ۲۰۱٦ اور ۲۰۱۷ء میں صفر، ۲۰۱۸ء میں آٹھ اور ۲۰۱۹ء میں فاضلات کی تعداد سولہ تھی۔

جامعہ تعلیم القرآن للبنات ڈوک چمرکن ڈوک کی فاضلات کا چترال کے سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں تدریسی خدمات کا جائزہ۔

ان خواتین میں سے ایک تعداد ان فاضلات کی ہیں جو مختلف مقامات پر گھروں اور محلوں میں چھوٹے بڑے مدارس چلا رہی ہیں، جن سے ایک کثیر تعداد میں بچے، بچیاں اور بڑی عمر کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں، اور یوں تعلیمی معاونت کی مد میں ملکی معاشی ترقی میں ان کی خدمات قابل تحسین اور قابل داد ہے۔[1]

نمبر شمار	نام	ولدیت	سرکاری وغیر سرکاری سروسز
۱.	سعدیہ	مولانا حفیظ الرحمان	مدرسہ فاطمۃ الزھراء جغور
۲.	رفعت	امیر محمد	T.T Government middle school charun Ovir
۳.	اسماء	محمد نظارہ شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴.	حفیظہ	مولانا حفیظ الرحمان	مدرسہ فاطمۃ الزھراء جغور
۵.	نگینہ	رحمت خسراء الدین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۶.	سکینہ	عبد الدیان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۷.	شمیم جمال	طالب شاہ	مدرسہ خدیجۃ الکبری شیخاندہ
۸.	عائشہ گل	محمد قادر شاہ	T.T Government middle school Kesu
۹.	روبینہ ناز	محمد قادر شاہ	جامعہ خدیجۃ الکبری اسلام آباد
۱۰.	شبنم	غازی خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۱.	ناھیدہ	محمد یوسف	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۱۲.	زبیدہ	محمد مراد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۳.	حبیبہ	فتح الباری	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۴.	رضیہ سلطان	رحمت بیگ	معلمہ اقراء جامعات الصالحات
۱۵.	محمودہ	شجاعت خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۱۶.	عطیہ جان	احمد علی خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۰/ ۱۰/ ۲۰۲۰

۱۷.	مسرت شاہین	حفیظ الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۸.	عائشہ	صاحب محمد	مدرسہ عائشہ صدیقہ پشاور
۱۹.	سر تاج النساء	ممتاز حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۰.	ثمینہ	لعل محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۱.	فریدہ	نور محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۲.	عطیہ	عطاء الرحمان	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن ڈوک
۲۳.	یاسمین	کفایت اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۴.	فریدہ	نور محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۵.	شمس النھار	سید اکبر	مدرسہ تعلیم النساء چمرکن
۲۶.	شازیہ جمال	قاسم الدین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۷.	عابدہ	قاری عبد الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۸.	شریفہ	وزیر عرب	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۹.	رفیقہ	عبد اللطیف	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۳۰.	عارفہ	محراب ولی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۳۱.	حلیفہ	امیر گلاب	اقراء روضۃ الاطفال پشاور
۳۲.	رافعہ	مراد احمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۳۳.	شگفتہ	عبد الجبار	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۴.	سمیہ بی بی	بادشاہ نور	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۵.	عابدہ	محمد اعظم	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن
۳۶.	صفیہ بی بی	محمد ابراہیم	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۷.	عبیدہ	فضل الرحمان	مدرسہ فاطمۃ الزھراء جعنور
۳۸.	ماریہ شہناز	معراج الدین	مدرسہ ھاجرہ مریم للبنات چکوال
۳۹.	شریفہ	عبد الحمید	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۴۰.	کلثوم	عبد القاضی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۱.	کلثوم	محمد شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ

۴۲.	نائمہ	حافظ محمد شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۳.	سلیمہ	امت خان	مدرسہ حلقۃ القرآن موڑکھو
۴۴.	حدیقہ	عبدالباقی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۴۵.	ابرار فیض	فیض الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۴۶.	فریدہ	جمعہ خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۷.	سمیہ بی بی	حفیظ الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۸.	خوبانہ بی بی	حبیب اللہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۹.	رقیہ	مولانا عبدالحمید	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۰.	بی بی مریم النساء	محمد نادر خان	معلمہ جامعہ حسنین
۵۱.	آسیہ بی بی	محمد ولی شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۵۲.	حلیمہ بی بی	وزیر گلاب خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۵۳.	عابدہ بی بی	محمد قاسم شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۴.	افشاں	فضل ربی	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۵.	مرحبا	مولانا حفیظ الرحمان	مدرسہ سودہ للبنات بکر آباد
۵۶.	شبانہ	احمد خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۵۷.	مسلمہ	محمد امین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۵۸.	سدرا المنتھی	محمد صلاح الدین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۵۹.	بی بی حسنہ	شیخ محمود	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۶۰.	بی بی میمونہ	ارشد	مدرسہ عائشہ صدیقہ دروش
۶۱.	شکیلہ	مرزا جلال	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۶۲.	بی بی ذولفیہ	محمد یوسف	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۶۳.	لیلی متین	محمد طاہر متین	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۶۴.	محسنہ بی بی	عبدالکریم شاہ	جامعہ اسلامیہ للبنات دراسن
۶۵.	ماریہ قریشی	عبدالرحمان قریشی	جامعہ انوار مدینہ بونی چترال
۶۶.	تقوی	عاشق اللہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ

٦٧.	نفیسہ عزیز	عزیز الدین	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن
٦٨.	فرحت جمال	امیر علی خان	مدرسہ رحمانیہ اویر چترال
٦٩.	قاریہ	عمر شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
٧٠.	روفیہ ناز	مولانا عبد الولی	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
٧١.	سفینہ بی بی	شیر فراز	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
٧٢.	انجم اری	عبد الزمان خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
٧٣.	مریم	رستم خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
٧٤.	حسنات	نوشیر وان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
٧٥.	فریہ گل	شیر بھادر	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
٧٦.	بی بی رافعہ	محمد وزیر خان	مدرسہ تعلیم القرآن ریچ چترال
٧٧.	عائشہ	عتیق اللہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
٧٨.	تسلیمہ اختر	برھان الدین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
٧٩.	میمونہ فیروز	گل فیروز خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
٨٠.	اسماء صدیقہ	محمد یونس	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن
٨١.	فاطمہ الزھراء	فضل ربی	مدرسہ خدیجۃ الکبری شیخاندہ
٨٢.	طیبہ بی بی	محمد حسین	مدرسہ عائشہ صدیقہ بروز
٨٣.	بی بی عزرآء	عبد القیوم	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
٨٤.	شکیلہ ناز	محمد زرین	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن
٨٥.	عزیمہ بی بی	گمبوری شاہ	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن
٨٦.	ھادیہ عبد اللہ	محمد عبد اللہ	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن
٨٧.	عظمی بی بی	عبد الرشید	مدرسہ عائشہ صدیقہ تریچ چترال
٨٨.	یاسیمہ بی بی	انیس الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
٨٩.	عطیہ	مولانا عبد الحنان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
٩٠.	صفا بی بی	عبد الحکیم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
٩١.	عابدہ حسین	محمد عنایت علی شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ

۹۲.	حفیظہ بی بی	نواز خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۳.	خدیجہ	عبد الصمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۴.	سہیلا ناز	محمد ولی	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۹۵.	میمونہ	مولانا محمد قاسم	مدرسہ احیاء السنہ ایون چترال
۹۶.	آسیہ رحیم	محمد رحیم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
۹۷.	رضیہ سلطانہ	سلطان ولی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۸.	شازیہ	نصیر محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۹.	بی بی حلیمہ	حبیب اللہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
۱۰۰.	کوکبہ عزیز	عزیز اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۰۱.	گل تاج بی بی	دردانہ زار	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۰۲.	ریحان بی بی	خان محمد	مدرسہ فاطمۃ الزھراء تورکھو
۱۰۳.	سفینہ	عزیز الدین	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن

[۱]

[۱] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۲۰/۱۰/ ۲۰۲۰

فصل سوم: جامعہ تعلیم القرآن للبنات کی فلاحی خدمات

دنیا کے اطراف واکناف میں مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لئے مختلف ناموں سے چلنے والی جماعتوں اور تنظیموں میں بھی مدارس کا اہم رول ہے، آج مسلمانوں کی سیاسی، سماجی اور تعلیمی سطح پر خدمت انجام دینے والی تنظیموں کی سرپرستی زیادہ تر مدارس کے فضلاء وفاضلات ہی کر رہے ہیں۔ اس تناظر میں اگر دینی مدارس کی معاشرتی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو اس کا سرسری خاکہ کچھ اس طرح سامنے آتا ہے۔

١. ملک کے لاکھوں نادار افراد کو نہ صرف تعلیم سے بہرہ ور کرتے ہیں بلکہ ان کی ضروریات مثلا خوراک، رہائش، علاج اور کتابوں وغیرہ کی کفالت بھی کرتے ہیں۔
٢. معاشرہ میں بنیادی تعلیم اور خواندگی کے تناسب میں معقول اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔
٣. قرآن وسنت کی تعلیم اور دینی علوم کی اشاعت وفروغ کا باعث بنتے ہیں۔

١۔ علوم دینیہ کی عملی تطبیق میں رہنمائی

طلباء وطالبات وحی الہی اور آسمانی تعلیمات کے مکمل اور محفوظ ذخیرہ کی نہ صرف حفاظت کر رہے ہیں بلکہ سوسائٹی میں اس کی عملی تطبیق کا نمونہ بھی باقی رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یہ مدارس صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ پوری نسل انسانی کی خدمت کر رہے ہیں اور اس کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔[1]

٢۔ حفاظ قرآن کی بڑی تعداد کا سبب

دینی مدارس نے مساجد میں امامت اور قرآن کریم کی تعلیم کے نظام کو باقی رکھنے کے لئے ائمہ مساجد، خطباء اور حفاظ قرآن تیار کئے ہیں۔ چنانچہ آج پوری دنیا میں جتنی مساجد آباد ہیں اور جتنے مکاتب قرآن کریم کی تعلیم دے

[1] انٹرویو، قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ١٥/٠٩/ ٢٠٢٠

رہے ہیں ان میں انہی مدارس کے تعلیم یافتہ حضرات کام کر رہے ہیں۔ جامعہ تعلیم القرآن للبنات کا شمار بھی ان اداروں میں ہوتا ہے جہاں سے سینکڑوں طالبات حفظ کر چکی ہیں۔ جامعہ سے تقریبا ۵۰۰ طالبات کر چکی ہیں۔[1]

۳۔ مسلمانوں کے عقیدہ و فکر کی حفاظت

دنیا کے ہر مذہب میں خیر کے کاموں کا تصور ہے۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا، حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنا، رفاہی اور فلاحی کاموں میں پیش پیش رہنا اور عبادت اور پوجا کے نام سے مختلف مذہبی رسومات ادا کرنا یہ چیزیں دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہیں۔ مگر ان سب حقائق کے باوجود آخرت کی زندگی میں وہ ناکام ٹھہرتے ہیں، کیونکہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کا دارومدار "عقیدے کی اصلاح" پر ہے۔ اگر عقیدہ درست ہو تو تمام نیک عمل مقبول اور عقیدہ ٹھیک نہ ہو تو تمام اعمال مردود اور فضول۔[2]

یہی مثال مومن اور کافر کی ہے۔ مومن کے دل کی زمین ایمان اور عقیدہ کی اصلاح کی وجہ سے زرخیز اور باصلاحیت ہوتی ہے اس کی محنت رنگ لاتی ہے۔ جبکہ کافر کے دل کی دنیا کفر کی وجہ سے بنجر اور پتھریلی ہے اس لے اس کی محنت بے کار اور بے ثمر ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مدارس چاہے بنین ہوں یا بنات مسلمانوں کے عقیدہ کی حفاظت کا سبب بنتے ہیں۔

۴۔ قرآن و سنت کی ترویج

دیگر مدارس کی طرح جامعہ تعلیم القرآن بھی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے قرآن و سنت کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس جامعہ نے تقریبا ۵۰۰ طالبات کو قرآن مجید حفظ و ترجمہ کے ساتھ پڑھایا اور تقریبا ۱۵۰۰ طالبات کو ناظرہ قرآن مجید ترجمہ کے پڑھایا ہے۔ اسی طرح تقریبا ۱۳۷ ایسی طالبات ہیں جو کہ درس نظامی کا کورس

---

[1] انٹرویو، قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۵/ ۰۹/ ۲۰۲۰

[2] عقیدے کی اہمیت، محمد انس عبدالرحیم، صفہ اسلامک ریسرچ سنٹر، مئی ۲۰۱۴

مکمل کر کے اپنے اپنے علاقوں یا دیگر اداروں میں قرآن وسنت کی ترویج کر رہی ہیں۔ اور ان تمام طالبات میں سے اکثر کسی دوسرے مدارس یا اپنے اپنے گھروں میں قرآن کی تعلیم دے رہی ہیں۔[1]

۵۔ مستورات کے لئے روزگار کے مواقع

جامعہ تعلیم القرآن طالبات کو جب داخلہ دیتا ہے تو اس میں ایک شرط یہ رکھتا ہے کہ فراغت کے بعد جس طالبہ کا انتخاب ادارہ کرے گا اس کا ایک سال اسی جامعہ میں درس وتدریس کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح جب طالبات جامعہ ہذا سے فارغ ہو جاتی ہیں تو یہ ادارہ ان کی خدمات حاصل کرتا ہے اور ان کو ماہانہ تنخواہ بھی دیتا ہے، اور وہ طالبات جن کا انتخاب ادارہ نہیں کرتا تو ادارہ خود ان کو کسی دوسرے مدارس میں بھیج دیتا ہے۔ جامعہ ہذا نے اپنی کئی طالبات کو مختلف مقامات پر شاخیں کھول کر دی ہیں جو کہ اب تک چل رہی ہیں۔[2]

۶۔ مستورات کے لئے بہتر رشتوں کی کوشش

درس نظامی کو مکمل کر کے جب طالبات فارغ ہوتی ہیں تو یہ جامعہ ان طالبات کے لئے اچھے اور دیندار گھرانوں کے رشتے بھی ڈھونڈتا ہے، تاکہ یہ فاضلہ مستقبل میں بھی دین کے ساتھ جڑی رہے اور درس وتدریس کو بھی جاری رکھے۔

۷۔ مستحق طالبات / گھرانوں کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ تعلیم القرآن للبنات میں جو طالبات مستحق ہیں ان سے فیس وصول نہیں کی جاتی بلکہ ان کے ساتھ ماہانہ مالی تعاون کیا جاتا ہے وظیفہ کی صورت میں۔ اسی طرح جامعہ کے مہتمم نے مختلف مشکل اوقات میں لوگوں کو تقریبا ۱۲ سے ۱۵ لاکھ روپے کا مفت راشن بھی تقسیم کیا ہے۔

---

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۵/ ۰۹/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

۸۔ معذور طالبات کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ ہذا علاقے کے معذور افراد چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں، ان کے ساتھ مخیر حضرات کے ذریعے سے ماہانہ مالی تعاون کرواتا ہے جس سے ان افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہ اس ادارے کی نیک نامی کا سبب بنتا ہے۔

۹۔ زلزلہ زدگان کے ساتھ تعاون

ضلع چترال میں جب جب زلزلہ جیسی ناگہانی آفت آئی اور اس نے عوام کو گھروں سے بے گھر کیا تو اس دوران جامعہ ہذا کے مہتمم نے مخیر حضرات سے رابطہ کرکے تعاون کی درخواست کی اور حضرات نے بھرپور تعاون کیا۔ جس سے جامعہ کی نیک نامی ہوئی۔

۱۰۔ سیلاب زدگان کے ساتھ تعاون

زلزلہ زدگان کی طرح سیلاب زدگان کے ساتھ بھی اس ادارے کے واسطے سے کافی تعاون ہوا۔ چترال میں ہر سال مختلف مقامات پر انتہائی جان لیوا اور خطرناک سیلاب آتے ہیں جو مساجد، مدارس، دوکانوں، عمارتوں، گھروں اور گاڑیوں وغیرہ کو بہا کر لے جاتا ہے، جس میں کئی بار جانی ومالی نقصان ہوتا ہے۔ قاری عبد الرحمان قریشی صاحب نے ایسے مواقع پر اپنے اور ادارے کے ریفرنس سے تقریبا ۱۵ لاکھ روپے کا تعاون کروایا ہے۔ ایسے مشکل اوقات میں یہ جامعہ اپنے مخیر حضرات کے ذریعے سے ان لوگوں کے ساتھ مالی تعاون کرتا آرہا ہے۔[1]

۱۱۔ طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت

اگر طالبات میں سے کوئی بیمار ہوتی ہے تو اسے ابتدائی طبی امداد وہیں مدرسہ میں دی جاتی ہے۔ طالبہ کی حالت خراب ہونے یا بگڑنے کی صورت میں جامعہ کی استانیوں میں سے کوئی ایک اپنے محرم کے ساتھ اسے قریبی ہسپتال لے جاتی ہے، اس صورت حال میں اگر طالبہ کا گھر نزدیک ہو اور اس کے والد یا کسی اور محرم کو بلانا آسان ہو تو

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۵/۰۹/ ۲۰۲۰

ان کو بھی بلا لیتے ہیں۔ اگر گھر دور ہو اور سرپرست کا آنا دشوار ہو تو اس صورت میں صرف ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ جامعہ کا ماہانہ (۸ سے ۱۰۰۰۰) تک کا خرچہ ابتدائی طبی امداد پر آجاتا ہے۔[1]

۱۲۔ معذور اور لاوارث طالبات کے علاج اور تعلیم کی ذمہ داری

جامعہ میں مستقل معذور طالبات نہیں ہیں لیکن اگر کوئی طالبہ معذور یا لاوارث ہو اور پڑھنے کی خواہشمند ہو تو اسے تمام تر سہولیات کے ساتھ تعلیم دی جاتی ہے۔ جامعہ کے ریکارڈ کے مطابق اب تک تقریبا(۱۵) ایسی معذور طالبات ہیں جو کہ یہاں سے پڑھ چکی ہیں۔ اور قابل تعریف بات یہ ہے کہ ان طالبات کو بالکل مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ ان طالبات کو ماہانہ وظیفہ اور سال میں کم از کم ان کو دو جوڑے کپڑے دیئے جاتے ہیں، اس کے علاوہ بھی ہر قسم کا تعاون کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ مستحق طالبات کے لئے فری تعلیم کی سہولت

ایسی طالبات جو مستحق ہوں اور جامعہ کے ساتھ ماہانہ اور سالانہ امداد نہ کر سکتی ہوں تو یہ جامعہ تصدیق کے بعد ایسی طالبات کی ہر قسم کی فیس معاف کر دیتا ہے۔

۱۴۔ فری رہائش کی سہولت

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ دنیا کے کسی بھی تعلیمی ادارے کے ہاسٹل کی رہائش فری نہیں ہوتی بلکہ ماہانہ اس ہاسٹل کی بجلی، گیس، پانی، خوراک، کمرے کا کرایہ، غرض یہ کہ ان تمام چیزوں کے پیسے دینے پڑتے ہیں لیکن مدارس واحد ادارے ہیں جو کہ یہ سہولیات مفت میں دیتے ہیں اور جامعہ ہذا بھی یہ تمام تر سہولیات فری میں دیتا ہے۔

---

[1] انٹرویو، قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۵/۰۹/۲۰۲۰

۱۵۔ مستحق / یتیم طالبات کے ساتھ سالانہ تعاون

چونکہ طالبات کے لئے مستقل ماہانہ وظیفے کا کوئی بندوبست نہیں ہے، لیکن جامعہ مستحق، معذور اور یتیم طالبات کو سال میں دو تین مرتبہ کپڑے سلوا کر دیتا ہے اور اسی طرح سردیوں کے موسم میں ان کو کوٹ، بنیان وغیرہ بھی فراہم کرتا ہے۔ جامعہ میں ہر سال یتیم طالبات کی تعداد ۱۰ سے ۱۵ ہوتی ہے جبکہ اس سال ان کی تعداد ۵ ہے۔[۱]

۱۶۔ فری کتب کی سہولت

ہر سال کی نصابی کتب جن کی قیمت ہزاروں میں ہوتی ہے تمام طالبات کو خریدنی پڑتی ہیں۔ اور ایسی طالبات جو کہ نہیں خرید سکتیں ان کو جامعہ خرید کر دیتا ہے۔ اس میں ایک یہ چیز لازم ہوتی ہے کہ سال کے آخر میں وہ تمام کتب اس طالبہ سے لی جاتی ہیں تا کہ اس سے کوئی اور مستحق طالبہ بھی استفادہ کر سکے۔

۱۷۔ عصری تعلیم کی سہولیات

جامعہ میں عصری تعلیم پڑھانے کی کوئی ترتیب نہیں ہے ہاں البتہ اگر کوئی طالبہ عصری تعلیم بھی ساتھ ساتھ پڑھنا چاہتی ہے تو اس کو دیگر اداروں کی طرح منع نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو اجازت دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ تعاون بھی کیا جاتا ہے۔[۲]

---

[۱] انٹرویو، قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۵/ ۰۹ / ۲۰۲۰

[۲] ایضا

سوالنامہ برائے طالبات درجہ عالمیہ

یہ سوالنامہ (٦) چھ جولائی ۲۰۲۱ کو تیار کیا گیا تھا۔ اس سوالنامے کو تیار کرنے کا مقصد یہ تھا کہ قارئین کے سامنے جامعہ کی مختلف سہولیات، جامعہ کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں وہاں کی رہائیشی طالبات کی آراء سامنے آجائیں۔ اس سوالنامے میں بہت ہی بہترین انداز میں جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں، جامعہ میں موجود مختلف شعبہ جات، اساتذہ، جامعہ کے ماحول، تعلیمی وفلاحی خدمات اور اسی طرح مختلف مسائل کے حوالے سوالات تیار کئے ہیں تاکہ طالبات ان سوالات کے جوابات بھی دیں اور اگر کہیں کسی جگہ بہتری کی گنجائش ہے تو اس حوالے سے اپنی تجویز بھی دیں۔ یہ سوالنامہ چاروں جامعات کی ان طالبات کو دیا گیا جو کہ آخری درجہ (عالمیہ) میں پڑھ رہی تھیں۔

سوال:۰۱	کیا آپ جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۲	کیا آپ جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۳	کیا آپ اپنے جامعہ کے (Infrastructure) انتظامی ڈھانچے سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۴	کیا آپ جامعہ میں موجود رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۵	کیا آپ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰٦	کیا آپ اپنی درس گاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۷	کیا آپ اپنے شعبہ امتحانات کے سسٹم سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۸	کیا آپ جامعہ میں موجود سہولیات (فری تعلیم، علاج، کتب) سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۹	کیا جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت موجود ہے؟
سوال:۱۰	کیا آپ اپنے جامعہ میں موجود لائبریری اور اس میں موجود کتب سے مطمئن ہیں؟
سوال:۱۱	کیا آپ جامعہ کے نظام مطبخ (کھانے) کی سہولیات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۱۲	کیا ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے؟
سوال:۱۳	کیا آپ اپنے جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں؟

جامعہ تعلیم القرآن للبنات کے آخری درجہ کی طالبات کو یہ سوالنامہ دیا گیا تھا، اس سال(۲۰۲۱)میں درجہ عالمیہ کی طالبات کی تعداد(۱۴)ہے۔درجہ عالمیہ کی ۹۰فیصد طالبات جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں اور ۱۰فیصد طالبات مطمئن نہیں ہیں انکا کہنا ہے کہ مزید اس میں بہتری لائی جائے۔اسی طرح ۲۰فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کی لائبریری سے مطمئن ہیں جبکہ ۸۰ فیصد نامطمئن ہیں،شعبہ امتحانات کے سسٹم سے ۷۱ فیصد طالبات مطمئن ہیں ان کا کہنا ہے کہ امتحانات کے سسٹم میں جدت لائی جائے اور سال میں تین امتحانات ہوں۔۶۴ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کے رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں جبکہ ۳۶فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ان انتظامات میں مزید بہتری لائی جائے۔۹۰ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس اور جامعہ کی سہولیات(مفت تعلیم،علاج،کتب)سے مطمئن ہیں۔۷۸ فیصد طالبات اپنی درسگاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۲فیصد کا کہنا ہے کہ درسگاہوں کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا جائے۔۹۵فیصد طالبات جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں اور ۷۵فیصد طالبات جامعہ کے تعمیراتی ڈھانچے سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۵فیصد کا کہنا ہے کہ تعمیرات کو جدید طرز کے مطابق کیا جائے۔۶۵فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ جامعہ کا نظام مطبخ ٹھیک ہے جبکہ ۳۵فیصد کا کہنا ہے کہ ٹائم ٹیبل بنا کر اس کے مطابق اشیاء پکائی جائیں۔۹۰فیصد طالبات جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن اور ۸۵فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خوٗد کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے۔جامعہ ہذا میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت ۳۰ فیصد ہے وہ بھی اس طرح کہ جامعہ میں عصری تعلیم کی اجازت ہے ،پابندی نہیں ہے۔درج بالا سوالنامے کا اندازہ آپ ذیل کے گراف کے ذریعے کرسکتے ہیں۔

باب سوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا جائزہ

فصل اول: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کا تعارف

فصل دوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی تعلیمی کارکردگی

فصل سوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی فلاحی خدمات

فصل اول: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کا تعارف

ا۔ مدرسہ کی سنگ بنیاد اور محل وقوع :

مدرسے کی بنیاد ۱۹۹۷ء میں حاجی عبد الرؤف کے مہمان خانے میں چند طالبات کے ساتھ رکھی گئی۔ابتداء میں مدرسے میں صرف حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔البتہ باقاعدہ مدرسے کی بنیاد ۱۹۹۹ء میں رکھی گئی،سن ۲۰۰۰ء میں یہ مدرسہ دو کمروں پر مشتمل عمارت میں منتقل ہوا۔۲۰۰۱ء میں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے مدرسے کو وفاق المدارس کے ساتھ الحاق کی منظوری بنفس نفیس تشریف لاکر دے دی تاہم سن ۲۰۰۱ء سے جامعہ میں درس نظامی کی ابتداء ہوئی۔اور سن ۲۰۰۵ء میں پہلا دورہ حدیث مکمل ہوا۔اسی دوران جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ نے جون ۲۰۰۰ء میں ایک معلمہ کی کلاس کی منظوری دے دی۔چند ماہ بعد کثرت تعداد کو دیکھ کر دوسری معلمہ کی منظوری بھی دے دی جو کہ تاہنوز دونوں معلمات ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کے مشاہرے اور تعاون سے پڑھا رہی ہیں۔[1]

۲۔ جامعہ کا تعمیراتی ڈھانچہ :

تعمیراتی ڈھانچہ کے حوالے سے جامعہ ہذا زیادہ اچھی شہرت کا حامل نہیں ہے کیونکہ جامعہ کی موجودہ عمارت اس دور کے مطابق مزین اور خوبصورت نہیں ہے یعنی عمارت کچی اینٹوں اور ٹین کی چادروں سے بنی ہوئی ہے البتہ تین کمرے پکے ہیں۔جامعہ میں کل آٹھ کمرے ہیں جس میں طالبات کو حفظ وناظرہ اور درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔[2]

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۰۲۰/۰۲/۰۴

[2] ایضا

۳۔ اساتذہ کی تعداد و تعارف:

جامعہ ہذا میں اس وقت چھ معلمین اور سات معلمات خدمات انجام دے رہی ہیں۔

1. مولانا محمود الحسن صاحب فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن
2. مولانا عبد العلیم فاضل جامعہ اسلامیہ فیصل آباد
3. مولانا عبد الرحمان شاہ صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
4. مولانا محمد اسماعیل فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن
5. مولانا اعزاز احمد فاضل جامعہ تعلیم القرآن نمک منڈی پشاور
6. مولانا سید اکرم شاہ فاضل جامعہ فریدیہ اسلام آباد
7. زوجہ ابرار احمد، زوجہ مولانا محمد اسماعیل، دختر رحمت، دختر شیر محمد، دختر محمد ظفر۔ (شعبہ درس نظامی)
8. دختر عبد الرؤف، زوجہ مولانا عبد العلیم (شعبہ ناظرہ)[1]

۴۔ تعلیمی کمیٹی:

جامعہ کی تعلیمی کمیٹی میں تمام معلمین اور معلمات شامل ہیں اور اس تعلیمی کمیٹی کی میٹنگ مہینہ میں ایک بار ہوتی ہے۔ اس میٹنگ میں نصاب کی تکمیل، طالبات کی تعلیمی پوزیشن، پڑھنے اور سستی کاہلی کرنے والی طالبات، غیر حاضری کرنے والی طالبات کے بارے میں لائحہ عمل طے کیا جاتا ہے۔ جبکہ طالبات کی تربیت کے حوالے سے بھی بات کی جاتی ہے جس کی نگران مدرسے کے اندر معلمات ہوتی ہیں۔ یہ معلمات طالبات کی طرف سے کسی بھی شکایت کی صورت میں مہتمم سے رجوع کرتی ہیں اور پھر مہتمم ان طالبات کے حوالے سے فیصلہ سناتے ہیں۔[2]

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۰۲۰/۰۲/۰۴

[2] ایضا

۵۔ تدریسی نظام:

جامعہ کا تدریسی نظام بہت معیاری ہے جس کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ ہر کلاس میں معلمین کے لئے ایک کیبن یعنی چھوٹا کمرہ بنایا گیا ہے جس کا دروازہ بھی باہر کی طرف ہے۔ ہر معلم اپنے مقررہ وقت پر کیبن میں آتا ہے اور اپنا متعلقہ مضمون پڑھا کر چلا جاتا ہے۔ اس طرح استاذ شاگرد میں مل ملاپ کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔[1]

٦۔ انتظامی کمیٹی :

جامعہ ہذا کے مہتمم مولانا محمود الحسن صاحب ہیں، ناظم تعلیمات مولانا عبد العلیم صاحب ہیں، زوجہ مولانا محمود الحسن جامعہ کے اندرونی معاملات یعنی طالبات کا کھانا، پینا، رہائش وغیرہ کے انتظامات دیکھتی ہیں اور کسی بھی چیز کی ضروت کی صورت میں مہتمم کو آگاہ کرتی ہیں اور مہتمم بروقت ان کا بندوبست کرتا ہے۔

٧۔ تعلیمی شعبہ جات۔

١۔ شعبہ حفظ وناظرہ

مدرسے کے درجہ حفظ وناظرہ سے فارغ التحصیل طالبات کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے جو چترال کے طول وعرض میں خدمت قرآن کریم میں مصروف ہیں۔

٢۔ ترجمہ قرآن مجید وتفسیر:

جامعہ میں ان طالبات کو بھی بعد از نماز ظہر ناظرہ، ترجمہ وتفسیر قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے جو سکول یا کالج وغیرہ میں پڑھتی ہیں اور اس وقت ان طالبات کی تعداد (٨٠) سے زیادہ ہے۔

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ٢٠٢٠/٠٢/٠٤

۳۔ درس نظامی

جامعہ ہذا میں سن ۲۰۰۱ء میں درس نظامی کی ابتداء ہوئی اور سن ۲۰۰۵ء میں پہلا دورہ حدیث مکمل ہوا۔ آج تک چودہ مرتبہ ختم بخاری شریف کی تقاریب منعقد ہو کر طالبات کی دستار بندی اور خمار پوشی ہوچکی ہے۔ تقریبا ۱۵۱ کے لگ بھگ طالبات جامعہ سے وفاق المدارس کے درس نظامی کا کورس مکمل کر چکی ہیں۔[1]

۸۔ جامعہ تعلیم الاسلام للبنات کے داخلے کا طریقہ کار:

- داخلہ فارم پر کرنا۔
- جن طالبات نے میٹرک پاس نہ کیا ہو ان کو ایک سال تک جامعہ میں کچھ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور خط وکتابت وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔

۹۔ شرائط داخلہ برائے درس نظامی :

۱. صحیح تحریر اور املاء لکھ سکتی ہو۔
۲. جامعہ کے تحریری ٹیسٹ اور جائزے میں پاس ہو۔
۳. درس نظامی کے کسی بھی درجہ میں داخلہ تحتانی اسناد کے بغیر نہیں دیا جاتا۔
۴. اگر کوئی طالبہ کسی دوسرے بورڈ سے آئی ہے یعنی رابطۃ المدارس یا تنظیم المدارس وغیرہ سے تو اس صورت میں مائگریشن سرٹیفکیٹ کا ساتھ لانا ضروری ہے۔

۱۰۔ نصاب تعلیم:

جامعہ کا نصاب تعلیم تین مراحل پر مشتمل ہے۔ ثانویہ خاصہ، عالیہ اور عالمیہ[2]

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۰۴/ ۰۲/ ۲۰۲۰

[2] دیکھئے ص: ۳۷

۱۱۔ مختلف درجات میں داخلے کے لئے رہنما اصول:

- شعبہ حفظ میں داخلہ کے لئے اصول یہ ہے کہ جو طالبہ حفظ مکمل نہ کر کے آئی ہو تو جو پارے طالبہ نے پڑھے ہوتے ہیں ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔
- اگر کوئی طالبہ حفظ میں داخلہ لینا چاہے تو اس طالبہ کے ناظرہ کا امتحان لیا جاتا ہے۔[۱]

۱۲۔ اسناد :

جامعہ ہذا کی اپنی کوئی سند نہیں ہے بلکہ جامعہ میں جو طالبات پڑھ کر فارغ ہو جاتی ہیں ان کو مختلف اداروں سے اسناد ملتی ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن کی طرف سے اسناد جاری کی جاتی ہیں۔ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن کی طرف سے حفظ وناظرہ کی سند جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے درج ذیل اسناد ملتی ہیں۔[۲]

۱. شہادۃ الثانویہ الخاصہ
۲. شہادۃ العالیہ
۳. شہادۃ العالمیہ

۱۳۔ شعبہ امتحانات:

جامعہ ہذا میں امتحانات کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ سال میں درجہ کتب میں صرف ایک امتحان ہوتا ہے جسے نصفی امتحان کہا جاتا ہے۔ اس امتحان کے رزلٹ کے بعد چھان بین کی جاتی ہے اور جو طالبات کمزور ہیں اور وفاق کے امتحان میں شرکت کی اہل نہیں ہیں تو ان طالبات کا وفاق میں داخلہ نہیں بھیجا جاتا۔ جبکہ شعبہ حفظ کے امتحانات ماہانہ

---

[۱] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۰۲۰/۰۲/۰۴

[۲] ایضا

ہوتے ہیں اور ہر ماہ متعلقہ انسپیکٹر ٹرسٹ کی طرف سے آکر امتحان لیتا ہے۔امتحان کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ ممتحن کیبن میں بیٹھتا ہے جبکہ طالبات پردے کے پیچھے بیٹھ کر امتحان دیتی ہیں۔[1]

۱۴۔تعطیلات :

- درجہ حفظ کی تعطیلات:
- رمضان کے آخری عشرہ میں درجہ حفظ کی تعطیلات ہوتی ہیں۔
- شعبہ کتب کی تعطیلات:
- درجہ کتب کی چھٹیاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات دینے کے بعد ہوتی ہے۔

۱۵۔خدمات اور کارکردگی :

جامعہ کی طالبات ضلع چترال کے طول وعرض میں دینی خدمات انجام دے رہی ہیں۔گرم چشمہ چترال میں جامعہ کی دو فاضلات پڑھا رہی ہیں اوراسی طرح تورکھو میں پانچ کلاسیں اس وقت چل رہی ہیں چترال،بونی مستوج،دروش، شیشی کوہ اور ارندو میں جامعہ کی فاضلات خدمات انجام دے رہی ہیں۔[2]

۱۶۔چند قابل ذکر قواعد وضوابط:

۱. ہر طالبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ جامعہ ہذا کی جملہ ہدایات کی پابند رہے اور پوری یکسوئی سے حصول واصلاح اعمال واخلاق میں مشغول رہے۔
۲. مدیر جامعہ واساتذہ کو طالبہ کی تعلیم وتربیت کی نگرانی اور احکام وہدایات کی خلاف ورزی پر مواخذے کا حق ہوگا اور ان کے ہر حکم کی تعمیل طالبہ پر لازم ہے۔

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۰۴/۰۲/۲۰۲۰

[2] ایضا

۳. طالبات کے سرپرست داخلہ کے وقت ان کے ہمراہ ضرور آئیں اور جامعہ کے قواعد اور اساتذہ کی ہدایات کو سمجھیں اور بچیوں سے ان پر عمل کروائیں۔ خلاف ورزی پر باز پرس کریں۔ وقتاً فوقتاً جامعہ میں آکر اساتذہ سے طالبہ کے حالات ضرور معلوم کریں۔

۴. کوئی طالبہ بدون اجازت مدیر جامعہ سے باہر نہیں جاسکتی۔ بغیر اجازت چلے جانے یا مسلسل سات دن غیر حاضر رہنے پر طالبہ کا نام مدرسے سے خارج کر دیا جائے گا۔

۵. کوئی طالبہ موبائل فون یا کوئی بھی آلہ موسیقی کیمرہ وغیرہ نہ ساتھ رکھ سکتی ہے اور نہ دوسروں سے لے کر استعمال کر سکتی ہے۔

۶. طالبہ کے ہمراہ یہ لوازمات ہونے چاہئیں۔ بکس مع تالہ، موسم کے مطابق بستر اور دوسری ضروریات زندگی کا سامان۔

۷. جمعۃ المبارک کے علاوہ ملاقات کی اجازت نہ ہوگی البتہ بروز جمعہ صرف محرم رشتہ داروں کو ملنے کی اجازت ہوگی۔ طالبہ کی ملاقات کے سلسلے میں آنے والے محرم مرد پہلے مدیر یا مدرسے کے ذمہ دار سے اجازت نامہ حاصل کریں گے۔

۸. ہر طالبہ کے اخلاق واعمال، صورت وسیرت، وضع قطع اور لباس میں صالحات امت کی اتباع ضروری ہے ۔ نیز رہن سہن میں چغلی، غیبت، عیب جوئی، کسی کا مذاق اڑانا اور جھگڑا کرنے کی بالکل اجازت نہ ہوگی۔

۹. سبق سے غیر حاضری ناقابل معافی جرم ہے۔ ایسی شدید ضرورت یا شرعی عذر میں چھٹی کی درخواست بمعہ دستخط سرپرست دفتر بھجوانا ضروری ہے۔

۱۰. طالبہ کے تمام اخراجات کا ۱/۳ حصہ سرپرست کو پورا کرنا ہوگا۔ یہ اخراجات ہر مہینے کے اختتام پر مدرسہ پہنچانا ہوگا۔

۱۱. داخلہ فیس اور ماہانہ فیس مدرسہ میں جمع کرنے کے بعد فیس واپس نہیں ہوگی۔

۱۷۔ شعبہ تعلقات عامہ :

جامعہ کی تشہیر نہیں کی جاتی بلکہ اس جامعہ کا اصول یہ ہے کہ یہاں جامعہ کے ساتھ تعاون کے حوالے سے دو طرح سے لوگوں سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ پہلے ان والدین سے جن کی بچیاں جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ دوسرا مدرسے

کے ساتھ تعاون کے سلسلے میں سالانہ ختم بخاری شریف کے موقع پر لوگوں کے سامنے مدرسے کا تعارف کیا جاتا ہے اور ان سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔[1]

۱۸۔ مہتممہ کا تعارف:

زوجہ مولانا محمود الحسن جامعہ کے اندرونی معاملات کو دیکھتی ہیں۔انہوں نے حاجی حبیب الرحمان صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا اور کتب اسی جامعہ میں اپنے شوہر سے پڑھیں اور تمام درجات کے امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے دئے۔اور زوجہ مولانا محمود الحسن ماشاء اللہ ۲۳ سال سے جامعہ میں درس و تدریس کر رہی ہیں۔[2]

۱۹۔ انتظام اخراجات :

رہائشی طالبات ماہانہ ایک ہزار روپے دے کر جامعہ کے ساتھ تعاون کرتی ہیں جبکہ ایک طالبہ پر ماہانہ خرچہ ۲۲۰۰ روپے آتا ہے۔جامعہ کا ماہانہ لنگر کا خرچہ جو کہ طالبات پر ہوتا ہے وہ سوا دو لاکھ روپے ہے اس کے علاوہ اساتذہ کی تنخواہ کی مد میں ۵۵۰۰۰ روپے کا خرچہ ہوتا ہے۔جامعہ کا بجلی کا بل اور طالبات کے میڈیسن کا خرچہ اس کے علاوہ ہے۔ایک اندازے کے مطابق جامعہ کا سالانہ میڈیسن کا خرچہ جو کہ طالبات پر ہوتا ہے وہ سوا لاکھ ہے۔

- ایک طالبہ پر ماہانہ خرچ: ۲۲۰۰ (بائیس سو روپے)
- جامعہ کا ماہانہ لنگر کا خرچہ: ۲۲۵۰۰۰ (دو لاکھ پچیس ہزار روپے)
- اساتذہ کی تنخواہیں: ۵۵۰۰۰ (پچپن ہزار روپے)
- جامعہ کا بجلی کا بل: ۴۰۰۰ سے ۴۵۰۰ کے درمیان
- سالانہ میڈیسن کا خرچہ: ۱۲۵۰۰۰ (ایک لاکھ پچیس ہزار روپے)
- سالانہ لکڑی کا خرچہ: ۳۵۰۰۰۰ (تین لاکھ پچاس ہزار)

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۰۴/۰۲/۲۰۲۰

[2] ایضا

۲۰۔ موجودہ طالبات کی تعداد: ۱۰۲

رہائشی: ۱۴۲

۲۱ فارغ طالبات کی تعداد۔

- ناظرہ: ۲۰۰۰
- حفظ: ۵۰۰ سے زائد
- ترجمہ و تفسیر: ۳۰۰
- درس نظامی: ۱۵۱

۲۲۔ جامعہ کی موجودہ شاخوں کا مختصر تعارف

شاخوں کا نام	مقام شاخ	اساتذہ کی تعداد	طالبات کی تعداد
مدرسہ تعلیم القرآن	شیشی کوہ	۰۲ (دو)	۲۰
مدرسہ فاطمۃ الزہراء	اسیک	۰۵ (پانچ)	۳۰
مدرسہ رحیمیہ	جنجریت	۰۶ (چھ)	۲۵

مؤسس جامعہ تعلیم الاسلام للبنات چترال کا تعارف۔

نام: محمود الحسن ولدیت: محمد نائب مرحوم

ا۔علاقہ:

مولانا کا تعلق چترال میں ضلع موڑ کھو سے ہے اور یہ علاقہ اویر ومژ گول سے اوپر شاگرام تک پھیلا ہوا ہے جو دریائے چترال کی دائیں جانب واقع ہے۔ یہ کھو قوم کی ابتدائی سرزمین ہے جس کو ریاستی نظم میں ضلع کا درجہ حاصل تھا اس کا صدر مقام دراسن تھا اور یہاں شاہی قلعہ اب بھی موجود ہے۔ موڑ کھو انتظامی طور پر چار ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا جن میں سے ہر ایک پر الگ ذمہ دار ہوا کرتا تھا۔ یہ ذیلی انتظامی حصے کوشٹ، موڑ کھو، اویر اور ترچ تھے۔[1]

۲۔قبیلہ:

مولانا کا تعلق قبیلہ شاغوٹئے سے ہے اور یہ موڑ کھو کا ایک بااثر اور معزز قبیلہ ہے جس کے بیشتر افراد وادی اویر میں بستے ہیں تاہم موڑ کھو کے دوسرے علاقوں میں بھی اس قبیلے کی آبادیاں ہیں جن میں موژ گول قابل ذکر ہے۔ اویر کے علاقے کے حاکم اور چارویلو کا عہدہ ریاستی دور کے اختتام تک اس قبیلے میں رہا ہے۔ وہ افراد جن کا تعلق اس قبیلے سے تھا یا ہے وہ بہت معزز سمجھے جاتے ہیں۔[2]

۳۔ حصول علم کا پس منظر:

ابتدائی تعلیم مڈل سکول کیسو میں حاصل کی اور پھر ہائی سکول دروش سے ۱۹۸۸ء میں میٹرک کر کے ۱۹۸۹ء میں دینی علوم کے حصول کی ابتدا دارالعلوم کراچی سے کی۔ ۱۹۹۴ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں داخل

---

[1] موڑ کھو تاریخ کے آئینے میں، ص:۱

[2] شہزادہ تنویر الملک، موڑ کھو تاریخ کے آئینے میں، دی پرنٹ مین پرنٹرز اینڈ پبلشر، پشاور، اگست ۲۰۱۵، طبع اول، ج۱، ص:۱۲۶

ہوئے اور دسمبر ۱۹۹۶ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ دوران طالب علمی جمعیت طلباء اسلام کراچی ڈویژن کے سیکرٹری اطلاعات اور ڈپٹی سیکرٹری رہے۔[1]

۴۔ دنیاوی تعلیم:

عصری تعلیم میں میٹرک ریگولر کیا ہے اور پھر بی۔اے تک دنیاوی علوم پرائیویٹ حاصل کئے۔

۵۔ دیگر خصائل:

بنوری ٹاؤن کراچی سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں کیسو منتقل ہوئے جہاں مدرسہ انوار القرآن مدینہ کے نام سے درجہ حفظ وناظرہ کی کلاس شروع کی۔ یہ مدرسہ ۲۰۰۱ء تاہنوز جاری ہے اور ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کی زیر سرپرستی کام کر رہا ہے۔ اس مدرسے سے الحمد للہ ۳۰ سے زائد حفاظ کرام فارغ التحصیل ہوئے جن میں سے کئی طلباء درس نظامی بھی مکمل کر چکے ہیں مثلاً، مولانا عبد العلیم قاری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ارندو، مولانا محمد عمران قاری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول رمبور اور مولانا شیر احمد خیر آباد قابل ذکر ہیں۔

۱۹۹۹ء میں شاہ نگار منتقل ہوئے اور یہاں مدرسہ تعلیم الاسلام کی توسیع پر کام شروع کیا۔ الحمد للہ ۲۰۰۱ء میں درجہ کتب کی ابتدا کی اور ۲۰۰۲ء جمعیت علماء اسلام ضلع چترال کا جنرل سیکرٹری منتخب ہوا اور ۲۰۰۲ء کے الیکشن میں الحمد للہ جمعیت علماء اسلام نے چترال سے دو نشستیں صوبائی کی جیتیں جس میں مولانا عبد الرحمان اور مولانا جہانگیر ایم۔پی۔اے منتخب ہوئے۔ اس سے پہلے موصوف ۱۹۹۸ء میں جمعیت کی طرف سے تحصیل دروش کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔ اسی طرح ۲۰۱۱ء میں جمعیت علماء اسلام تحصیل دروش کے امیر بھی رہے اور پھر ۲۰۱۴ء میں جمعیت ضلع چترال کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری بنے۔ سن ۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۳ تک خدام القرآن ٹرسٹ کے شوری کے رکن ضلعی رہے۔ موصوف ۲۰۱۳ء تاہنوز خدام القرآن ٹرسٹ ضلع چترال کے امیر ہیں اور اس وقت ضلع چترال کے طول وعرض میں ۳۳ مکاتب قرآنیہ موصوف کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۰۵/ ۰۳/ ۲۰۲۰

۶۔ خدمت خلق:

فراغت سے لے کر تاہنوز درس وتدریس وامامت سے منسلک ہیں۔ مکی مسجد شاہ نگار کے امام وخطیب ہیں اور ساتھ ساتھ مرکزی عید گاہ کے بھی خطیب ہیں۔ درس نظامی کی مختلف کتابیں پڑھانے کے بعد ۲۰۰۵ء سے تاہنوز بخاری شریف کی دونوں جلدیں جامعہ تعلیم الاسلام میں پڑھا رہے ہیں۔

۷۔ معاشرہ میں کردار:

معاشرے میں سماجی کارکن کے طور پر بھی کام کرتے ہیں جیسا کہ اچانک گھروں کو آگ لگنے پر دوست احباب سے رابطہ کرکے متاثرہ گھروں کو راشن پیکج اور نقدی کے علاوہ ٹین کی چادریں بھی دلوا چکے ہیں۔ اسی طرح مساجد کی تعمیر میں بحیثیت سوشل ورکر جامع مسجد کوڑ کیسو، جامع مسجد موڑژوئی کیسو اور جامع مسجد گنگ میں ٹین کی چادروں کی صورت میں تعاون کر چکا ہوں۔ مسجد لشٹ شاہ نگار، مسجد پھوٹیانندہ، مسجد زومالان ٹیک کیسو، مسجد شالدین کیسو، مسجد حکیم آباد پائین، مسجد ابو حنیفہ چکدام گول، مسجد لاوی ازوردر، مسجد لشٹ شیشی پائین، مسجد بیار کلدام، مسجد ایان بیکان دہ کلدام، مکی مسجد شاہ نگار اور مسجد خلفاء راشدین شمس آباد پائین سمیت مذکورہ تمام مساجد میں موصوف نقد مالی تعاون کر چکے ہیں۔[1]

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۰۲۰/۰۳/۰۵

جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ

۱۔ مقابلہ حفظ وضبط قرآن:

جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ کی سطح پر مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں قرآن کے حوالے سے مختلف سوالات کئے جاتے ہیں۔ مقابلہ حفظ میں قرآن کے مختلف مقامات سے سوالات کئے جاتے ہیں اور پڑھنے کو کہا جاتا ہے۔ ضبط قرآن کے حوالے سے یہ سوالات ہوتے ہیں کہ سورت نمبر ۴ کی آیت نمبر ۱۶ پڑھ کر سنائے، اسی طرح سورہ مریم سنائے، اسی طرح سورہ حجرات مکی ہے یا مدنی وغیرہ وغیرہ۔[1]

۲۔ مقابلہ حمد ونعت:

جامعہ ہذا کی طالبات کی جھجھک کو ختم کرنے کے لئے جامعہ میں ماہانہ اور سالانہ مقابلہ حمد ونعت کی تقریب منعقد ہوتی ہے جس میں مختلف شعبوں کی بنیاد پر مقابلے ہوتے ہیں، مثلاً شعبہ حفظ کا الگ اور درس نظامی کے مختلف درجات کے الگ مقابلہ ہوتا ہے۔ اس مقابلہ میں طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو مختلف انعامات نقدی یا کتب کی صورت میں دئے جاتے ہیں۔[2]

۳۔ مقابلہ تقاریر:

جامعہ کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہفتہ وار ہر بزم ادب میں ہر طالبہ لازماً حصہ لے تاکہ اس کی پوشیدہ صلاحیتین ظاہر ہوں اور ہوتا بھی ایسا ہی ہے کہ ہر جمعرات کی بزم ادب میں طالبات اپنی اپنی جماعت کی سطح پر مختلف موضوعات پر تقاریر کرتی ہیں اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہی طالبات جب عوام کے سامنے جاتی ہیں تو بلا جھجھک اظہار مافی الضمیر کرتی ہیں۔ جامعہ تقریری مقابلہ جات ماہانہ اور سالانہ بنیادوں پر منعقد کرتا ہے۔

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۲/۰۷/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

۴۔ مقابلہ صرف و نحو

اس بات سے تو ہم سب واقف ہیں کہ دینی علوم میں صرف اور نحو کا جو مقام ہے وہ دیگر علوم کا نہیں ہے تاہم جو طالبات صرف و نحو میں دلچسپی رکھتی ہیں وہ اس مقابلہ میں حصہ لیتی ہیں اور ادارہ یہ مقابلہ جات کرواتا ہے تاکہ طالبات کی علمی استعداد ہے وہ بڑھے اور ان کی علمی بنیاد بھی پکی ہو۔

۵۔ اصلاحی بیانات

طالبات کی اصلاح اور تربیت کے پیش نظر ہر ماہ کے آخر میں اصلاحی بیان کیا جاتا ہے اور یہ اصلاحی بیان اساتذہ ہی کرتے ہیں اور بسا اوقات کوئی مہمان خصوصی تشریف لے آئیں تو ان بھی اصلاحی بیان کروایا جاتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد طالبات کے اخلاق کو بہتر بنانا، ان کی دینی تربیت کرنا اور ان کی بہترین شخصیت سازی کرنا ہے۔[1]

۶۔ ہفتہ وار بزم ادب

جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار میں ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں مختلف درجات کی طالبات اپنی اپنی کلاسوں میں اظہار مافی الضمیر کرتی ہیں اور اس کا معاشرتی طور پر یہ فائدہ ہے کہ جب بھی علاقے میں مستورات کی جماعت آتی ہے تو یقیناً ان میں تعلیم اور بیان کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ ضرورت طالبات بحسن خوبی پورا کرتی ہیں۔[2]

۷۔ مطالعہ و تکرار

روزانہ تکرار و مطالعہ کی وجہ سے طالبات کی علمی استعداد میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ جو طالبات تکرار کرواتی ہیں ان کو یہ فائدہ ہے کہ ان میں اظہار مافی الضمیر کا فن اجاگر ہوتا ہے۔ ان میں بات چیت کے دوران

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۲/۰۷/ ۲۰۲۰

[2] ایضاً

اعتماد اور الفاظ کا صحیح چناؤ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جامعہ میں بھی بعد از نماز مغرب طالبات گزشتہ اسباق کا تکرار اور آئندہ پڑھائے جانے والے اسباق کا مطالعہ کرتی ہیں۔

۸۔ امور خانہ داری سے واقفیت:

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ مدرسہ کی طالبات امور خانہ داری سے ناواقف ہوتی ہیں تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جامعہ ہذا نے یہ ترتیب رکھی ہے کہ جامعہ نے ذاتی باورچی نہیں رکھا ہے بلکہ جامعہ کی طالبات خود ہی باری باری کھانا پکاتی ہیں۔ اس کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ ۱۰ طالبات بیک وقت ڈیوٹی کرتی ہیں تاکہ یہ امور خانہ داری سے مکمل واقف ہو جائیں۔[۱]

دینی تعلیمی ادارے ایک مربوط نظام کے تحت قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، جن میں مقررہ نصاب کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کروانا اور امتحان لے کر اگلی جماعت میں ترقی دینا شامل ہے۔ یہ سلسلہ تعلیمی اداروں میں سیڑھیوں کی مانند جاری ہے۔ تعلیم کے ساتھ مختلف سرگرمیاں بالکل ایسے ہی ضروری ہیں جس طرح کسی نخلستان کے لیے پانی، جس کے بغیر وہ سرسبز و شاداب نہیں ہو سکتا۔ تعلیم کا مقصد طلباء کو محض کتابی کیڑا بنانا نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انہیں معاشرے کا ایک باکردار اور کارآمد شہری بھی بنانا مقصود ہوتا ہے۔ اس طرح طالبات مختلف مقابلوں میں حصہ لے کر، اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکتی ہیں۔

---

[۱] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۲۲/۰۷/۲۰۲۰

فصل دوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی تعلیمی کارکردگی۔

جامعہ میں اگرچہ عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسیں تو نہیں لگتی تاہم بچیوں کے اندر حصول علم کا اس قدر جذبہ پیدا ر کیا گیا اور کیا جاتا ہے کہ وہ ازخود عصری تعلیم کی تیاری اور آگے درجوں میں فاضلاتی اور غیر فاضلاتی نظام کے تحت امتحانات میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔اور یوں حصول علم کا یہ گراف نہایت خوش گواری کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے، جس کا اندازادرج ذیل جائزہ رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔افتتاح سے لیکر اب تک جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی تعلیمی کا کردگی کا جائزہ درج ذیل ہے۔[1]

جامعہ کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق نمبر: (۰۲۸۳۸)

جامعہ کی فاضل طالبات کی تعداد(۲۰۰۵ء تا ۲۰۲۰ء)

سن عیسوی	تعداد
۲۰۰۵ء	۰۵
۲۰۰۶ء	۰۸
۲۰۰۷ء	۰۹
۲۰۰۸ء	۰۳
۲۰۰۹ء	۰۴
۲۰۱۰ء	۰۸
۲۰۱۱ء	۱۴
۲۰۱۲ء	۱۰
۲۰۱۳ء	۱۵
۲۰۱۴ء	۲۲

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۷/ ۰۹/ ۲۰۲۰

۲۰۱۵ء	۱۴
۲۰۱۸ء	۱۰
۲۰۱۹ء	۱۱
۲۰۲۰ء	۱۳

عالمہ فاضلہ: ۱۵۱

حافظہ طالبات کی کل تعداد: ۴۵۰

ناظرہ مکمل کرنے والی طالبات کی تعداد: ۲۰۰۰

ترجمہ و تفسیر مکمل کرنے والی طالبات: ۳۰۰

جامعہ تعلیم الاسلام شاہ نگار کی تعلیمی خدمات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جامعہ نے سن ۲۰۰۱ء سے سن ۲۰۲۰ء تک کے مختصر سے عرصے میں چترال جیسے پسماندہ علاقے میں (۱۴۵) طالبات کو درس نظامی مکمل کروایا اور اب یہ طالبات نہ صرف چترال میں بلکہ ملک کے طول و عرض میں دینی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مزید یہ کہ جامعہ سے ہر سال کئی طالبات شعبہ حفظ، ناظرہ اور درس نظامی کا کورس مکمل کر کے جاتی ہیں۔ اس سال یعنی ۲۰۲۱ء میں دورہ حدیث کی طالبات کی تعداد (۳۰) ہے جو کہ یہاں کے اعتبار سے بہت زیادہ ہے۔

جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار دروش کی فاضلات کا چترال کے سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں تدریسی خدمات کا جائزہ

ان خواتین میں سے ایک تعداد ان فاضلات کی ہیں جو مختلف مقامات پر گھروں اور محلوں میں چھوٹے بڑے مدارس چلارہی ہیں، جن سے ایک کثیر تعداد میں بچے، بچیاں اور بڑی عمر کی خواتین مستفید ہورہی ہیں، اور یوں تعلیمی معاونت کی مد میں ملکی معاشی ترقی میں ان کی خدمات قابلِ تحسین اور قابل داد ہے۔[1]

نمبر شمار	نام	ولدیت	سرکاری و غیر سرکاری سروسز
۱.	شائستہ زیب	قاضی رشید احمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۲.	فرزانہ	قاضی ممتاز احمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۳.	صبیحہ بی بی	عبد الرؤف	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۴.	فصیحہ بی بی	قدیر الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۵.	نوشاد بی بی	سلطان محمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۶.	راھبہ	مولانا بھرادرچی	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ سین لشٹ
۷.	نظرہ بی بی	غلام رسول	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ کجو
۸.	شہزیہ بی بی	حبیب اللہ	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ راولپنڈی
۹.	سکینہ بی بی	ھاشم خان	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ شمس آباد
۱۰.	حبیبہ بی بی	عالم گل	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ ارندو
۱۱.	فرزانہ	فضل اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۲.	روبینہ بی بی	مرسلین	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ باجوڑ
۱۳.	ذوالقعدہ بی بی	محراب غازی	مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ کوئٹہ
۱۴.	کوثر جہاں	قاضی حسین احمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۵.	ثمینہ بی بی	عبد الرؤف	جامعہ تعلیم الاسلام شاہ نگار
۱۶.	ثمینہ بی بی	قاضی حسین احمد	ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن سویر

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۷/۰۹/۲۰۲۰

۱۷.	خورشیدہ بی بی	محمد ظفر خان	جامعہ تعلیم الاسلام شاہ نگار
۱۸.	روبینہ	فدا احمد	اقراء روضۃ الاطفال ورسک روڈ
۱۹.	حیرہ بی بی	زیارت خان	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ لاہور
۲۰.	سکینہ بی بی	جمعہ خان	جامعہ یاسین القرآن دینین
۲۱.	میمونہ بی بی	ظاہر خان	ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن شمس آباد
۲۲.	نسرین پروین	امیر نواز	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۳.	سائرہ جبین	محمد قبول	جامعہ تعلیم القرآن چمرکن
۲۴.	حریرہ بی بی	جلال عالم	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ کورو
۲۵.	مریم بی بی	مولانا مامون الرشید	ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کلکٹک
۲۶.	زیب النساء	حاجی رحمان	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ دیر
۲۷.	مہدیہ بی بی	استاد محمد رحیم	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ نوشہرہ
۲۸.	روشن اراء	استاد محمد رحیم	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ نوشہرہ
۲۹.	بلقیس بی بی	محمد قاسم شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۰.	افسانہ ناھید	محمد یعقوب	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ پشاور
۳۱.	دلشاد امین	امین الحق	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۲.	شاہدہ ناز	ادینہ خان	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ سین لشٹ
۳۳.	سعیدہ بی بی	محمد گل	مدرسہ خدام القرآن گبور
۳۴.	ذاکرہ بی بی	مولانا عبدالحی	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ ارندو
۳۵.	سائحہ	عبید اللہ	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ ازوردام
۳۶.	صفیہ بی بی	محمد نصیر خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۷.	مہتاب جبین	ماسٹر نواز خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۸.	عفت انور	انور الدین	(T.T)Government School
۳۹.	ریحانہ بی بی	پیر محمد	ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن دروش
۴۰.	سیف الجمال	نظار محمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۱.	تاج جہان	غلام حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ

۴۲.	معراج بی بی	پھوک لال	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۳.	سعیدہ بی بی	کریم اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۴.	رابعہ	نور الدین	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ دیر
۴۵.	بی بی سعیدہ	مولانا فیض اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۶.	فخری گل	مرزہ ولی خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۷.	ایمن فرید	فرید خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۸.	ثمینہ بی بی	عبد الحق	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ ارندو
۴۹.	حسن تاج	جان محمد	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ کلدام
۵۰.	عالیہ بی بی	گلفراز خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۵۱.	تسنیم کوثر	بروم ولی	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ کیسو
۵۲.	فرحانہ	قادر محمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۳.	حلیمہ تبسم	حافظ محمد علیم	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۴.	خورشیدہ بی بی	فدا محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۵۵.	زاھدہ پروین	غلام یحی	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۶.	حفصہ	فیض اللہ خان	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ کندری سندھ
۵۷.	نازیہ ظفر	محمد ظفر خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۵۸.	ام سلمہ	فیض اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۹.	عقیلہ بی بی	شیر محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۶۰.	زکیہ بی بی	فضل محمد	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ ارندو
۶۱.	روبینہ گل	مولانا عبد الحی	ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن ارندو
۶۲.	رقیہ بنات	مرزا عالم	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۶۳.	اسماء بنات	مرزا عالم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۶۴.	بی بی فاطمہ	محمد ابراہیم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۶۵.	سمونہ بی بی	خادم حسین	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۶۶.	زینت الاسلام	نور عظیم شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ

۶۷.	عاتکہ بی بی	خادم حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۶۸.	منتہی بی بی	ممتاز احمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۶۹.	نسیم سحر	احسان الدین	مہتممہ مدرسہ احیاء السنہ سہن ایون
۷۰.	نیلم نسرین	شمس الرحمان	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ ارندو
۷۱.	شاھدہ بی بی	غلام اکبر	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۷۲.	حمیمہ پروین	محمد اللہ خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۷۳.	ناھیدہ ناز	حاجی صوبیدار	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۷۴.	صفیہ گل	عبد المتین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۷۵.	شگفتہ بی بی	محمد ایوب	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۷۶.	رفیعہ بی بی	حاجی خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۷۷.	حسینہ واجد	شیر زمان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۷۸.	فرحانہ اکبر	حاجی اکبر	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۷۹.	کاشفہ محب	محب الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۸۰.	بشریٰ فاطمہ	ممتاز احمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۸۱.	سفینہ صبور	عبد الصبور	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۸۲.	شہریمہ بی بی	رحمت خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۸۳.	سائرہ بی بی	نور حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۸۴.	شہابہ بی بی	مظفر خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۸۵.	مسرت شاہین	شیر حمید	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۸۶.	شاھدہ بی بی	امیر محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۸۷.	شاھدہ ناز	فضل الرحیم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۸۸.	عقیلہ حنیف	حنیف اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۸۹.	فہیمہ بی بی	نثار احمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۰.	ساجدہ رانی	احمد شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۱.	سیما گل	گل رحمان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ

۹۲.	فاطمہ بی بی	حضرت محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۳.	عائشہ بی بی	شہاب الدین	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۹۴.	ھاجرہ بی بی	فیض محمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۹۵.	شیخ حسینہ	محمد شریف	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۶.	حسنی کنول	شیر گلاب	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
۹۷.	حافیظہ بی بی	عبد المحمود	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۸.	بی بی رفیقہ	عبد الامین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۹۹.	ذاکرہ بی بی	حکیم خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۰۰.	صالحہ بی بی	عبید الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
۱۰۱.	مجتبی	سمیع اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۰۲.	سمینہ بی بی	مومن خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۰۳.	حلیمہ	محمد قاسم خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۰۴.	شفیہ رانی	عبد الہاشم	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۰۵.	ہجمینہ بی بی	وزیر خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۰۶.	شمس القمر	در حیات	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
۱۰۷.	سہیلہ بی بی	عبد المجید خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۰۸.	ذاکرہ بی بی	خادم حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۰۹.	کوثر بی بی	قاری محمد جعفر	جامعہ تعلیم الاسلام شاہ نگار
۱۱۰.	جویریہ متین	قاری محمد شعیب	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۱۱.	شبانہ پروین	ہدایت الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ و ناظرہ
۱۱۲.	عارفہ جبین	اسلام الدین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ

جامعہ تعلیم الاسلام شاہ نگار کے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ جو طالبات جامعہ سے فاضل ہو رہی ہیں وہ ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت کا سبب بن رہی ہیں۔ جامعہ سے اب تک (۱۴۵) طالبات درس نظامی سے فاضل ہو چکی ہیں جن میں سے (۱۱۲) طالبات ملک کے طول و عرض میں دینی و دنیاوی اداروں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ فاضل طالبات ملک و قوم پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ہیں، بعض طالبات ایسی ہیں جو کہ بچیوں کو اپنے ہی گھر میں قرآن پڑھا رہی ہیں اور اس کے عوض وہ ان سے فیس وصول کرتی ہیں، بعض طالبات جامعات میں درس و تدریس کر رہی ہیں جس کے بدلے جامعات ان کو ماہانہ معاوضہ دیتا ہے۔ اور بعض طالبات سرکاری سکولز میں پڑھا رہی ہیں جس کے عوض سرکار ان کو تنخواہ دیتا ہے۔

جامعہ تعلیم الاسلام للبنات کی بعض فاضلات گھروں میں حفظ پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد اکتیس ہے، بعض فاضلات گھروں میں صرف ناظرہ قرآن پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد اکیس ہے، صرف ایک فاضلہ سرکاری ملازم ہے جو کہ اسلامیات پڑھاتی ہے، بعض فاضلات گھریلو مدرسوں میں ناظرہ و ترجمہ پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد تیرہ ہے اور اکثر فاضلات مختلف مدارس کے شعبہ کتب میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں جن کی تعداد پچیس ہے۔

فصل سوم: جامعہ تعلیم الاسلام للبنات شاہ نگار کی فلاحی خدمات

ا۔ مسلمانوں کے عقائد، عبادات، اخلاق، اور مذہبی کردار کا تحفظ کرتے ہیں اور دین کے ساتھ ان کا عملی رشتہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔

۲۔ اسلام کے خاندانی نظام اور کلچر وثقافت کی حفاظت کر رہے ہیں اور غیر اسلامی ثقافت و کلچر کی یلغار کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لئے مظبوط حصار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۳۔ اسلامی عقائد واحکام کی اشاعت کرتے ہیں۔

ا۔ علوم دینیہ کو عملی جامہ پہنانا:

دینی مدارس واحد ادارے ہیں جہاں احسن انداز سے علوم نبوی پڑھائے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کوشش کی جاتی ہے کہ طلباء وطالبات کو ایسا موحول فراہم کیا جائے تاکہ یہ قرآن وحدیث پر عمل بھی کر سکیں۔ عموما دنیا میں ایسا ہی ہے کہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ دینی علوم کو پڑھنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ان کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا جائے۔[1]

۲۔ قرآن مجید کو سینے میں محفوظ رکھنے والے افراد تیار کرنا۔

دینی مدارس نے مساجد میں امامت اور قرآن کریم کی تعلیم کے نظام کو باقی رکھنے کے لئے ائمہ مساجد، خطباء اور حفاظ قرآن تیار کئے ہیں۔ چنانچہ آج جنوبی ایشیاء کے مسلم معاشرہ میں جتنی مساجد آباد ہیں اور جتنے مکاتب قرآن کریم کی تعلیم دے رہے ہیں ان میں انہی مدارس کے تعلیم یافتہ حضرات کام کر رہے ہیں۔

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۹/۱۰/۲۰۲۰

۳۔ عقیدے کی حفاظت:

ہمارے معاشرے کی اکثریت اپنے عقیدے سے واقف نہیں ہے اور اس اکثریت میں بچے، نوجوان اور بوڑھے، یہ تینوں شامل ہیں۔ اکثریت کو تو چھ کلمے بھی نہیں آتے ایمان مفصل اور ایمان مجمل تو دور کی بات ہے۔ الحمد للہ مدارس دینیہ اپنی اس ذمہ داری کو بخوبی نبھا رہے ہیں۔ اور ہمارے معاشرے کی مستورات جو کہ دین کے بنیادی مسائل سے بھی آگاہ نہیں ہوتیں وہ بھی مدارس میں جاکر پہلے خود دین کو اور دین کے بنیادی عقائد کو سیکھتی ہیں اور پھر اپنے علاقے اور گھر والوں کو سکھاتی ہیں۔

۴۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی اشاعت:

اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ دین کو مکمل طور پر سمجھا کر جا چکے ہیں۔ نبی ﷺ کے امتی ہونے کی بنا پر ہم پر یہ بات لازم ہے کہ جو دین آپ ﷺ کے زمانے سے اب تک چلتا آرہا ہے اس کو پہلے خود سیکھیں اور پھر اس پورے عالم کے لوگوں کو سکھائیں۔ یہ کام تبلیغی جماعت اور مدارس بنین وبنات کے فضلاء وفاضلات بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

۵۔ علاقے میں موجود یتیموں کی کفالت:

جامعہ تعلم الاسلام کا شمار ان اداروں کے ساتھ ہوتا ہے جو اپنے علاقوں میں فلاحی خدمات کے حوالے سے پہلے نمبر پر ہیں۔ جامعہ اپنے علاقے کے یتیم گھرانوں کے ساتھ حسب استطاعت مالی تعاون کرتا ہے اور ان کو ماہانہ راشن وغیرہ بھی خرید کر دیتا ہے۔ اب تک اس مد میں جامعہ ۷ سے ۸ لاکھ تک خرچہ کروا چکا ہے۔[1]

۶۔ نہروں کی بحالی میں مالی تعاون:

نہروں کی بحالی یہ فلاحی کاموں میں سے بہتریں کام ہے۔ اس شعبے میں جامعہ ۳۵ سے ۴۰ لاکھ تک خرچہ کروا چکا ہے۔

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۹/۱۰/۲۰۲۰

۷۔ نظام آب پاشی کو بہتر بنانے میں تعاون:

نظام آب پاشی کسی بھی زرعی علاقے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے خصوصا چترال جیسا علاقہ جہاں سیلاب ہر سال لوگوں کی لاکھوں روپے کی جائیداد کو بہالے جاتا ہے اور اسی کی وجہ نظام آب پاشی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ جامعہ نے نظام آب پاشی کے سلسلے میں اپنے اور دیگر علاقوں میں تقریبا (۳۰) لاکھ روپے کا کام کروایا ہے۔ ان علاقوں میں (مژگول، ریشن، موری لشٹ، ارغوچ، بروز، کیسو اور کلدام) شامل ہیں۔[۱]

۸۔ مستورات کے لئے روزگار کے مواقع

جامعہ تعلیم الاسلام کی زیر نگرانی مختلف مقامات پر چھ (۶) معلمات اور ستائیس (۲۷) معلمین کام کر رہے ہیں۔ جامعہ اپنے اپنے ادارے سے فارغ ہونے والی فاضلات کو مختلف اداروں میں تدریس کے لئے بھیج دیتا ہے۔ مزید یہ کہ جامعہ (Skill Development) میں کام کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے سوشل ویلفئیر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مذکرات جاری ہیں۔ جامعہ کی یہ سوچ ہے کہ طالبات جامعہ سے فراغت کے بعد خود کمانے کی اہل بھی بن جائیں۔[۲]

۹۔ بیواؤں کے ساتھ تعاون:

بیوہ عورتوں کی کفالت بھی جامعہ کے توسط سے حسب استطاعت ہو رہی ہے، بعض بیواؤں کو (۲۵۰۰) بعض کو (۱۵۰۰) ماہانہ خرچہ دیا جاتا ہے۔ صرف سال ۲۰۱۹ء میں (۶۵) بیواؤں کے ساتھ تعاون کر چکا ہے۔ بعض بیواؤں نے بچوں کے سکول کی فیس کی عدم ادائیگی کی اطلاع دی تو جامعہ نے ان کی فیس بھی ادا کر دی۔

---

[۱] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۹/۱۰/۲۰۲۰

[۲] ایضا

۱۰۔ زلزلہ زدگان کے ساتھ تعاون:

زلزلہ کے موقع پر جامعہ نے مختلف مقامات پر (۱۲۲) ایک سو بائیس گھرانوں کو ایک ایک کمرہ تعمیر کرنے کے لئے ٹین کی چادریں مہیا کیں جبکہ شمس آباد کے علاقے میں ۵۰۰۰۰۰ (پانچ لاکھ) روپے نقد تقسیم کئے تھے۔[1]

۱۱۔ دروش کی سب سے بڑی نہر (نہر شیشی) کی بحالی:

۲۰۱۵ء کے سیلاب کے نتیجے میں یہ نہر مکمل طور پر خراب ہوگئی تھی۔ بالخصوص شومیت گول نامی جگہ پر یہ نہر بالکل تباہ ہوگئی تھی۔ چونکہ یہ فلاحی کام تھا اس وجہ سے جامعہ نے اس نہر کی تعمیر نو میں انتہائی اہم کردار ادا کیا اور اس مد میں ۲۰۰۰۰۰۰ (بیس لاکھ روپے کا تعاون کروایا)۔[2]

۱۲۔ خیر آباد نہر کی بحالی میں کردار:

خیر آباد نہر کی بحالی میں جامعہ نے مخیر حضرات کے توسط سے سے ۹۰۰۰۰ (نوے ہزار روپے) کا کام کروایا۔

۱۳۔ سیلاب زدگان کے ساتھ تعاون:

ضلع چترال چونکہ پہاڑی علاقہ ہے تو اس وجہ سے یہاں سیلاب ہر سال لوگوں کے گھروں، زمینوں، پلوں اور مساجد تک کو بہا کر لے جاتا ہے۔ کئی مرتبہ جانی نقصان بھی ہوا اور ایک ہی گھر کے کئی افراد بھی شہید ہوگئے۔ جامعہ نے اس مشکل وقت میں مختلف مقامات پر تعاون کیا ہے جس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

- مڑگول: ۳۶۵۰۰۰ (تین لاکھ پینسٹھ ہزار روپے)
- ریشن: ۲۵۰۰۰۰ (دو لاکھ پچاس ہزار روپے)
- ارغوچ: ۱۰۰۰۰۰ (ایک لاکھ روپے)
- موری لشٹ: ۶۰۰۰۰ (ساٹھ ہزار روپے)

---

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۹/۱۰/۲۰۲۰

[2] ایضا

- بروز: ۳۰۰۰۰(تیس ہزار روپے)
- دروش: ۱۰۰۰۰۰(ایک لاکھ روپے)

۱۴۔ فری میڈیکل کیمپ کی سہولت:

جامعہ کے توسط سے مشکل حالات (زلزلہ وسیلاب کے موقع) میں فری میڈیکل کیمپ وغیرہ چترال کے مختلف علاقوں میں لگائے گئے جس کے لئے ڈاکٹرز کراچی سے لائے گئے جنہوں نے احسن انداز سے خدمت خلق کی۔

۱۵۔ طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت:

دیگر اداروں کی طرح جامعہ میں بھی ابتدائی طبی امداد کی سہولت موجود ہے اور طالبات کے بیمار ہونے کی صورت میں ابتدائی طور پر انھیں جامعہ میں دوائی وغیرہ دی جاتی ہے، طبیعت زیادہ خراب ہونے کی صورت میں ان کو قریبی اسپتال لے جایا جاتا ہے اور ان کے سرپرست سے بھی رابطہ کیا جاتا ہے۔ اس مد میں جامعہ ماہانہ ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔

۱۶۔ مساجد کی بحالی کے لئے تعاون:

مساجد جو کہ سیلاب کی زد میں تھیں اور قریب تھا کہ سیلاب ان کو بہالے جاتا، ان کی تعمیر اور سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے بند باندھے گئے۔ جامعہ نے اس سلسلے میں ۵۰۰۰۰۰(پانچ لاکھ روپے) کا تعاون کروایا۔[1]

۱۷۔ معذور طالبات کے علاج اور تعلیم کی ذمہ داری:

جامعہ میں ہر سال معذور طالبات کی تعداد ۴ سے ۵ تک رہی ہے اور جامعہ ان کی مکمل کفالت کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی جامعہ میں معذور طالبات کی تعداد ۳ ہے۔ ان سے ماہانہ فیس بھی نہیں لی جاتی ہے اور ان کا علاج معالجہ بھی فری میں کیا جاتا ہے۔

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۹/۱۰/۲۰۲۰

۱۸۔ یتیم طالبات کی کفالت کا ذمہ

جامعہ یتیم افراد کے ساتھ اب تک تقریبا۵ سے ۶ لاکھ تک تعاون کرواچکا ہے۔جامعہ میں رہائش پذیر یتیم طالبات کو نہ صرف مفت میں تعلیم دی جاتی ہے بلکہ ان کو ماہانہ خرچ، لباس، خوراک یعنی ہر قسم کا تعاون کیا جاتا ہے۔

۱۹۔ مستحق طالبات کے لئے فری تعلیم کی سہولت

جامعہ میں اس وقت مستحق طالبات کی تعداد ۶۵ (پینسٹھ) ہے جن کی جامعہ مکمل کفالت کر رہا ہے۔

۲۰۔ امور خانہ داری سے واقفیت کرانے کی کوشش:

جامعہ کی فلاحی خدمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جامعہ میں باورچی نہیں ہے ،ایک وقت میں دس(۱۰)طالبات کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے اور وہ اپنی اپنی باری پر کھانا خود پکاتی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے تاکہ طالبات امور خانہ داری سے بھی بہتر طریقے سے واقف ہو جائیں۔[1]

۲۱۔ عصری تعلیم کی سہولیات

طالبات کے لئے دنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر پابندی نہیں ہے بلکہ اس سلسلے میں جامعہ اقراءروضۃ الاطفال کے ساتھ اپنا الحاق بھی کر رہا ہے تاکہ طالبات ایف۔اے(F.A)تک ریگولر تعلیم حاصل کر سکیں۔اسی طرح جامعہ عثمانیہ کے ساتھ بھی الحاق کرنے کے تمام پراسیس مکمل ہو چکے ہیں۔

[1] انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال،۱۹/۱۰/۲۰۲۰

سوالنامہ برائے طالبات درجہ عالمیہ

یہ سوالنامہ (٦) چھ جولائی ٢٠٢١ کو تیار کیا گیا تھا۔اس سوالنامے کو تیار کرنے کا مقصد یہ تھا کہ قارئین کے سامنے جامعہ کی مختلف سہولیات،جامعہ کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں وہاں کی رہائیشی طالبات کی آراء سامنے آجائیں۔اس سوالنامے میں بہت ہی بہترین انداز میں جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں،جامعہ میں موجود مختلف شعبہ جات،اساتذہ،جامعہ کے ماحول،تعلیمی وفلاحی خدمات اور اسی طرح مختلف مسائل کے حوالے سوالات تیار کئے ہیں تاکہ طالبات ان سوالات کے جوابات بھی دیں اور اگر کہیں کسی جگہ بہتری کی گنجائش ہے تو اس حوالے سے اپنی تجویز بھی دیں۔یہ سوالنامہ چاروں جامعات کی ان طالبات کو دیا گیا جو کہ آخری درجہ (عالمیہ) میں پڑھ رہی تھیں۔

سوال:٠١	کیا آپ جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٢	کیا آپ جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٣	کیا آپ اپنے جامعہ کے (Infrastructure) انتظامی ڈھانچے سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٤	کیا آپ جامعہ میں موجود رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٥	کیا آپ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٦	کیا آپ اپنی درس گاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٧	کیا آپ اپنے شعبہ امتحانات کے سسٹم سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٨	کیا آپ جامعہ میں موجود سہولیات (فری تعلیم، علاج، کتب) سے مطمئن ہیں؟
سوال:٠٩	کیا جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت موجود ہے؟
سوال:١٠	کیا آپ اپنے جامعہ میں موجود لائبریری اور اس میں موجود کتب سے مطمئن ہیں؟
سوال:١١	کیا آپ جامعہ کے نظام مطبخ (کھانے) کی سہولیات سے مطمئن ہیں؟
سوال:١٢	کیا ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے؟
سوال:١٣	کیا آپ اپنے جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں؟

جامعہ تعلیم الاسلام للبنات کے آخری درجہ کی طالبات کو یہ سوالنامہ دیا گیا تھا، اس سال (۲۰۲۱) میں درجہ عالمیہ کی طالبات کی تعداد (۱۴) ہے۔ درجہ عالمیہ کی ۸۰ فیصد طالبات جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں اور ۲۰ فیصد طالبات مطمئن نہیں ہیں انکا کہنا ہے کہ مزید اس میں بہتری لائی جائے۔ اسی طرح ۱۰ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کی لائبریری سے مطمئن ہیں جبکہ ۹۰ فیصد نا مطمئن ہیں، شعبہ امتحانات کے سسٹم سے ۲۷ فیصد طالبات مطمئن ہیں ان کا کہنا ہے کہ امتحانات کے سسٹم میں جدت لائی جائے اور سال میں صرف نصفی امتحان کے بجائے تین امتحانات ہوں۔ ۷۹ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کے رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۱ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ان انتظامات میں مزید بہتری لائی جائے۔ ۸۷ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن اور ۸۰ فیصد جامعہ کی سہولیات (مفت تعلیم، علاج، کتب) سے مطمئن ہیں۔ ۷۱ فیصد طالبات اپنی درسگاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۹ فیصد کا کہنا ہے کہ درسگاہوں میں دوران تدریس و مطالعہ سختی کی جائے۔ ۹۰ فیصد طالبات جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں اور ۲۷ فیصد طالبات جامعہ کے تعمیراتی ڈھانچے سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۸ فیصد کا کہنا ہے کہ تعمیرات کو جدید طرز کے مطابق کیا جائے۔ ۶۰ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ جامعہ کا نظام مطبخ ٹھیک ہے جبکہ ۴۰ فیصد کا کہنا ہے کہ ٹائم ٹیبل بنا کر اس کے مطابق اشیاء پکائی جائیں۔ ۹۰ فیصد طالبات جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن اور اسی طرح ۸۵ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے۔ جامعہ ہذا میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت ۴۰ فیصد ہے وہ بھی اس طرح کہ جامعہ خود اپنی طالبات کا پرائیویٹ داخلہ بھجواتا ہے اور جامعہ کی کوشش ہے کہ مستقبل میں دونوں تعلیموں کو یکجا کیا جائے۔ درج بالا سوالنامے کا اندازہ آپ ذیل کے گراف کے ذریعے کر سکتے ہیں۔

باب چہارم:

جامعہ فیض العلوم للبنات مِڑگول کی تعلیمی اور فلاحی خدمات

فصل اول: جامعہ فیض العلوم للبنات مڑگول کا تعارف

فصل دوم: جامعہ فیض العلوم للبنات مڑگول کی تعلیمی کارکردگی

فصل سوم: جامعہ فیض العلوم للبنات مڑگول کی فلاحی خدمات

فصل اول: جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کا تعارف

۱۔ مدرسہ کی سنگ بنیاد اور محل وقوع:

جامعہ کی سنگ بنیاد ۱۹۸۱ء میں حضرت مولانا نظام الدین شہید نے اپنے رفقاء سمیت ضلع اپر چترال کے خوبصورت علاقہ مژگول میں رکھی اور جامعہ کا نام فیض العلوم تجویز کیا گیا۔ خورشید عالم خان ولد محمد شریف ساکنہ مژگول نے اپنی پدری زمین واقع مژگول میں سے تقریباً ڈیڑھ جریب زمین سن ۱۹۸۱ء جامعہ فیض العلوم کے لئے وقف کی۔ علاقہ مژگول دو پہاڑوں کے درمیان واقع خوبصورت وادی ہے جس کے درمیان میں سے دریائے چترال بھی گزرتا ہے۔ کچھ عرصہ تک جامعہ میں صرف حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی تھی لیکن بعد میں وہاں کتب کے ابتدائی شعبہ جات بھی قائم کردیئے گئے۔[1]

۲۔ جامعہ کا تعمیراتی ڈھانچہ:

جامعہ کا تعمیراتی ڈھانچہ کچھ اس طرح سے ہے کہ جامعہ میں کل ۹ کمرے ہیں۔ ان میں سے ۶ کمرے درس نظامی کی طالبات کے لئے مختص ہیں اور ایک کمرہ جامعہ کا آفس ہے۔ ۲ کمرے حفظ وناظرہ کی بچیوں کے لئے مختص ہیں۔ جامعہ کے ایک کمرے میں بہترین لائبریری ہے جو کہ نصابی وغیر نصابی کتب سے مزین ہے۔[2]

۳۔ انتظامی ڈھانچہ:

جامعہ فیض العلوم کے بانی اور پہلے منتظم مولانا نظام الدین شہید تھے۔ ان کی شہادت کے بعد موجودہ مہتمم وصدر حضرت مولانا فیاض الدین صاحب ہیں۔ موجودہ مہتمم کافی عرصہ سے جامعہ کی ترقی کے لئے شب وروز محنت کر رہے ہیں۔ حضرت کی شہادت کے بعد سن ۲۰۰۴ء سے جامعہ کا اہتمام اور مکمل انتظام وانصرام کی گراں قدر ذمہ داری بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

[2] ایضاً

۴۔ تدریسی نظام :

جامعہ کا تدریسی نظام وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے تحت ہے۔ جامعہ میں حفظ وناظرہ پڑھایا جاتاہے اور اسی طرح درس نظامی کے مکمل درجات پڑھائے جاتے ہیں جن کا امتحان سال کے آخر میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہوتا ہے۔ ہر درجہ کے لئے جو نصاب وفاق المدارس کی طرف سے خاص ہے وہی پورے سال کے دوران پڑھایا جاتا ہے۔[1]

۵۔ اساتذہ کی تعداد:

جامعہ میں کل اساتذہ کی تعداد ۸ ہے جن میں ۲ معلمات ہیں اور ۶ معلمین ہیں۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی	عہدہ
ا.	مولانا فیاض الدین	مہتمم جامعہ فیض العلوم
۲.	مولانا امیر نواز	شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ فیض العلوم
۳.	مولانا محمد یوسف	مدرس جامعہ فیض العلوم
۴.	مولانا نازار احمد	مدرس جامعہ فیض العلوم
۵.	مولانا سیف الدین	مدرس جامعہ فیض العلوم
۶.	مولانا محمد طاہر	مدرس جامعہ فیض العلوم
۷.	نسرینہ باجی	مہتممہ جامعہ فیض العلوم
۸.	منیرہ باجی	معلمہ جامعہ فیض العلوم

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۶۔ تعلیمی کمیٹی :

جامعہ کی ایک تعلیمی کمیٹی بھی ہے جو تعلیمی کمیٹی کے سربراہ مولانا امیر نواز صاحب کی نگرانی میں جامعہ کی تمام تر تعلیمی مصروفیات اور معاملات کا انتظام سنبھالتی اور دھیان رکھتی ہے اس کمیٹی کی اہم ذمہ داریوں میں سے چند درج ذیل ہیں۔[1]

۱. جامعہ کے نصاب تعلیم پر مسلسل تعمیری و اصلاحی نظر رکھنا۔
۲. جامعہ میں رائج نصاب تعلیم کے نتائج کا جائزہ لینا۔
۳. نصاب کے عملی نفاذ پر نظر رکھنا۔
۴. مناہج تدریس یعنی تدریسی طریق کار کا تعین کرنا۔
۵. بہتر تعلیمی پیش رفت کے لئے منصوبہ بندی کرنا اور نگرانی کرنا۔

۷۔ انتظامی کمیٹی :

جامعہ فیض العلوم کے تمام انتظامی امور و معاملات جامعہ کی اعلی انتظامی کمیٹی چلاتی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد (۷) ہے۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی	جامعہ میں عہدہ	کمیٹی میں عہدہ
۰۱	مولانا فیاض الدین	مدرس و مہتمم جامعہ فیض العلوم مڑگول	رکن
۰۲	مولانا امیر نواز صاحب	مدرس جامعہ ہذا	رکن
۰۳	مولانا محمد یوسف صاحب	معلم علامہ اقبال ماڈل سکول	کمیٹی کے سربراہ
۰۴	مولانا زار محمد صاحب	مدرس جامعہ ہذا	رکن
۰۵	ظفر احمد خان		جنرل سیکرٹری جامعہ
۰۶	شریف عالم		جوائینٹ سیکرٹری جامعہ
۰۷	محمد اسحاق		پریس سیکرٹری

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۸۔ تعلیمی مراحل اور شعبہ جات

۱۔ شعبہ تحفیظ القرآن الکریم

اس شعبے میں ٦ سال سے ۱۲ سال تک کی عمر کی بچیوں کو لیا جاتا ہے اور انہیں قرآن کریم حفظ کرایا جاتا ہے۔حفظ اور ضبط کے ساتھ ساتھ تجوید و ترتیل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت سکھانا اس شعبے کا بنیادی مقصد ہے۔[1]

۲۔ شعبہ علوم اسلامیہ

اس شعبہ میں بنیادی طور پر دو مراحل ہیں۔

۱. المرحلہ الثانویہ

۲. المرحلہ العالیہ والعالمیہ

طالبات کو ٦ سالوں میں شعبہ علوم اسلامیہ میں قرآن وحدیث کے علوم کے علاوہ بہت سے دیگر علوم وفنون میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ذیل میں شعبہ علوم اسلامیہ کا مرحلہ وار تفصیلی نصاب ذکر کیا گیا ہے۔

۹۔ نصاب تعلیم:

دیکھئے ص:۳۷

۱۰۔ جامعہ فیض العلوم مڑگول کے داخلے کا طریقہ کار:

جامعہ کا تعلیمی سال عید الفطر کے بعد یعنی شوال کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے اور اسی مہینہ سے نئے داخلے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔جامعہ میں چونکہ رہائش کا بندوبست نہیں ہے اسی لئے جامعہ میں صرف غیر رہائشی طالبات کو معیار کی بنیاد پر زبانی وتحریری ٹیسٹ کے بعد بقدر گنجائش داخلہ دیا جاتا ہے۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۱۱۔ شرائط داخلہ برائے درس نظامی :

جامعہ میں طالبات کے لئے درس نظامی میں داخلہ لینے کے لئے درج ذیل شرائط ہیں۔

۱. غیر حافظ ہونے کی صورت میں ناظرہ قرآن صحیح پڑھ سکتی ہو۔
۲. جامعہ کے تحریری ٹیسٹ اور جائزے میں پاس ہو۔
۳. املاء لکھ سکتی ہو
۴. میٹرک یا متوسطہ کی اصل سند یا مصدقہ فوٹوکاپی اس کے پاس ہو۔

۱۲۔ مختلف درجات میں داخلے کے لئے رہنما اصول:

تمام درجات میں داخلہ کی خواہشمند طالبات کے لئے ضروری ہے کہ انہیں ناظرہ قرآن مجید پڑھنا آتا ہو اور بہتر انداز میں لکھنا پڑھنا بھی جانتی ہوں۔ اس کے علاوہ ان کا جامعہ میں داخل ہونا ان کے دئے گئے ٹیسٹ پر منحصر ہے اگر ٹیسٹ معیاری نہ ہوا تو داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

۱۳۔ شعبہ امتحانات:

امتحانات کے تمام امور اور معاملات (مثلا اساتذہ کی سلیکشن ، سیکریسی ، امتحانی قوانین، زبانی و تحریری امتحانات کی ترتیب اور دیگر متعلقہ امور کا نفاذ) تعلیمی کمیٹی کے ذمہ ہوتے ہیں۔ جامعہ فیض العلوم للبنات کا امتحانی نظام تین مراحل پر مشتمل ہے، امتحان سال میں تین مرتبہ لیا جاتا ہے۔ پہلا امتحان سہ ماہی، دوسرا ششماہی، تیسرا نوماہی اور پھر آخر میں سالانہ امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت لیا جاتا ہے۔

۱۴۔لائبریری :

جامعہ کی ایک لائبریری بھی ہے جہاں سے طالبات اپنی من پسند نصابی و غیر نصابی کتب لے جاتی ہیں اور مطالعہ کرکے انہیں واپس لائبریری میں رکھ دیتی ہیں۔اس لائبریری میں کئی ہزار کتب موجود ہیں جن سے طالبات واساتذہ استفادہ کررہے ہیں۔اس میں اردو کتب کا بھی وسیع ذخیرہ ہے جس کو وقتاً فوقتاً تازہ کیا جاتا ہے۔[1]

۱۵۔تعطیلات :

جامعہ میں طالبات کو ہفتہ وار چھٹی ہر جمعرات کو بعد از اسباق دی جاتی ہے تا بروز ہفتہ صبح ۸ بجے تک۔البتہ ششماہی وسالانہ تعطیلات، عیدین کی چھٹیاں اور متفرق چھٹیاں انتظامیہ اور اساتذہ کے ساتھ مشاورت کے بعد طے کی جاتی ہیں۔

۱۶۔جامعہ کی انوکھی خدمات :

اس جامعہ کی ایک اعلی خوبی یہ ہے کہ یہاں پر سکول پڑھنے والے بچے اور بچیوں کے لئے حفظ کی کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔یعنی وہ بچے اور بچیاں جو صبح کے وقت سکول جاتے ہیں وہ اپنے سکول سے سیدھا جامعہ آتے ہیں اور جامعہ میں ہی کھانا کھاتے ہیں اور عشاء کی نماز تک ان کی حفظ کی کلاس جاری رہتی ہے۔یہ ایک بڑی خدمت ہے جو یہ ادارہ سرانجام دے رہا ہے کہ سکول کے بچوں کو نہ صرف حفظ کرواتے ہیں بلکہ ان کو دن کا کھانا بھی اپنی طرف سے کھلاتے ہیں۔[2]

۱۷۔جامعہ کے قواعد وضوابط:

۱. احکام شرعیہ کی پابندی لازمی ہوگی
۲. نماز ہمیشہ پابندی کے ساتھ ادا کرنی ہوگی

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

۳. خلاف سنت کاموں سے اجتناب لازمی ہے

۴. وضع قطع اور پردہ کے بارے میں شریعت کی پابندی کرنی ہوگی

۵. غیر تعلیمی اور لایعنی مشاغل سے گریز کرنا ہوگا۔

۶. جامعہ کے اساتذہ اور معلمات کا احترام لازمی ہے۔

۷. جامعہ کی طرف سے جو قوانین موقع بموقع جاری ہوں گے ان کی تعمیل ضروری ہے۔

۸. نظم جامعہ کے خلاف کسی کاروائی میں شریک نہیں ہونا ہے۔

۹. داخلہ کے بعد منتظمین جامعہ کی اجازت کے بغیر سالانہ امتحان سے پہلے کہیں نہیں جانا ہوگا۔

۱۰. تجویز کردہ درجے میں داخلہ لینے کے بعد دوران سال اگر اکثر اساتذہ اس درجے کی مطلوبہ استعداد کا حامل نہ سمجھیں تو ناظم تعلیمات کو مجھے نچلے درجے میں منتقل کرنے کا اختیار ہوگا۔

۱۸۔ شعبہ تعلقات عامہ :

جامعہ میں شعبہ تعلقات عامہ کے نگران مولانا فیاض الدین صاحب ہیں۔اس شعبے میں تمام اساتذہ شامل ہیں۔مولانا اور اس شعبے کے متعلقین مخیر حضرات سے رابطہ کرتے ہیں اور ان کو مدرسے کی ضروریات سے آگاہ کرتے ہیں۔جامعہ میں سالانہ بجٹ اجلاس دسمبر کے مہینے میں ہوتا ہے جس میں تمام طالبات کے سرپرست اور متعلقین جامعہ شرکت کرتے ہیں۔اس اجلاس میں حاضرین مجلس کو جامعہ کی ضروریات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔بعد از اجلاس تمام احباب جامعہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں۔بعض فی الفور تعاون کرتے ہیں اور بعض ماہانہ تعاون کی یقین دہانی کرواتے ہیں۔[1]

۱۹۔ مہتممہ کا تعارف:

جامعہ چونکہ بنات کا مدرسہ ہے تو اس میں اس کے اندرونی معاملات اور طالبات کی نگرانی اور اسی طرح دیگر معاملات کو کنٹرول کرنے کے لئے نگران معلمہ کا ہونا ضروری ہے۔محترمہ بی بی نسرینہ بنت شرف الدین جو کہ جامعہ فیض العلوم مژگول ہی کی فاضلہ ہیں جامعہ ہذا کی معلمہ بھی ہیں اور مہتممہ بھی۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۲۰۔انتظام اخراجات :

جامعہ ہذا چونکہ غیر رہائیشی ہے اس لئے اس کے ماہانہ اخراجات بھی کم ہیں۔جامعہ میں طالبات کو صرف ایک وقت یعنی دن کا کھانا دیا جاتا ہے اس کے علاوہ بجلی،لکڑی اور اساتذہ کی تنخواہوں کے اخراجات ہیں جس کی تفصیل ذیل میں ہے۔[1]

- ماہانہ خوراک کا خرچہ: ۸۰۰۰(آٹھ ہزار روپے)
- ماہانہ لکڑی کا خرچہ: ۳۰۰۰(تین ہزار روپے)
- گیس کا ماہانہ خرچہ: ۲۰۰۰(دو ہزار روپے)
- ماہانہ بجلی کا بل: ۵۰۰سے ۱۰۰۰تک(پانچ سو سے ہزار تک)
- اساتذہ کی تنخواہیں: ۵۶۰۰۰ (چھپن ہزار روپے)

۲۱۔مختلف درجات میں موجودہ طالبات کی تعداد:

- درس نظامی: ۶۰(ساٹھ)
- شعبہ حفظ: ۴۰(چالیس)
- شعبہ ناظرہ: ۵۰(پچاس)

۲۲۔فارغ طالبات کی تعداد :

- شعبہ حفظ: (۷)
- شعبہ ناظرہ: ۱۹۸۰سے اب تک ناظرہ کی کلاس چل رہی ہے جس سے فارغ طالبات کی تعداد (۴۰۰۰) سے زائد ہے۔
- درس نظامی: ۷۹(اناسی)

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال،۲۰/ ۰۲/ ۲۰۲۰

موسس جامعہ فیض العلوم مژگول کا تعارف

نام: نظام الدین **ولدیت: اقبال الدین**

۱۔ خاندان:

مولانا کا تعلق قبیلہ شاغوٹئے سے ہے اور یہ موڑ کھو کا ایک بااثر اور معزز قبیلہ ہے جس کے بیشتر افراد وادی اویر میں بستے ہیں تاہم موڑ کھو کے دوسرے علاقوں میں بھی اس قبیلے کی آبادیاں ہیں جن میں موژ گول قابل ذکر ہے۔[۱]

۲۔ علاقہ:

مولانا مرحوم کا تعلق چترال میں ضلع موڑ کھو سے تھا اور یہ علاقہ اویر و مژ گول سے اوپر شاگرام تک پھیلا ہوا ہے جو دریائے چترال کی دائیں جانب واقع ہے۔ یہ کھو قوم کی ابتدائی سرزمین ہے جس کو ریاستی نظم میں ضلع کا درجہ حاصل تھا اس کا صدر مقام دراسن تھا اور یہاں شاہی قلعہ اب بھی موجود ہے۔ موڑ کھو انتظامی طور پر چار ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا جن میں سے ہر ایک پر الگ ذمہ دار ہوا کرتا تھا۔ یہ ذیلی انتظامی حصے کوشٹ، موڑ کھو، اویر اور ترچ تھے۔[۲]

۳۔ حصول علم کا پس منظر

چونکہ مولانا مرحوم کے والد محترم خود بھی عالم دین تھے اور علاقے میں مدرس تھے اسی لئے ان کو بھی دینی رہنمائی آسانی سے مل گئی اور ابتدائی علوم مولانا مستجاب رحمہ اللہ سے حاصل کئے اور پھر دارالعلوم سرحد سے اپنی دینی تعلیم مکمل کی۔

---

[۱] موڑ کھو تاریخ کے آئینے میں، ص:۱۲۶

[۲] ایضا، ص:۱

۴۔ پیشہ:

مولانا مرحوم پیشے کے لحاظ سے بہترین انجینئر اور اعلی درزی تھے۔

۵۔ دینی تعلیم

مولانا مرحوم نے ابتدائی تعلیم آیون کے مولانا (حضرت مولانا مستجاب رحمہ اللہ) کے پاس حاصل کی اور اس کے بعد مولانا دینی علوم سے مکمل روشناس ہونے کی غرض سے دار العلوم سرحد پشاور چلے اور درس نظامی کا کورس دار العلوم سرحد ہی سے مکمل کیا یعنی دورہ حدیث بھی وہیں سے سن ۱۹۸۱ء میں مکمل کیا اور پھر پشاور سے ضلع اپر چترال آکر تحصیل موڑ کہو میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو بنین و بنات دونوں کے لئے تھا۔

۶۔ دنیاوی تعلیم:

مولانا مرحوم نے آٹھویں جماعت تک دنیاوی تعلیم حاصل کی۔

۷۔ دیگر خصائل

مولانا مرحوم بہترین مقرر و خطیب تھے اور ان کی شخصیت انتہائی دلچسپ تھی۔ مولانا حافظ قرآن نہ تھے لیکن آواز انتہائی خوبصورت اور دلکش تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مولانا اس دور کے بہترین انجینئر تھے یعنی انجینئرنگ سے متعلق ہر کام خود کرتے تھے۔ مزید یہ کہ مولانا اپنے دور کے بہترین درزی بھی تھے اور اس فن میں اس قدر مہارت تھی کہ اکثر لوگ عید کے موقعوں پر انہی سے کپڑے سلوانے کے لئے ان کے پاس لاتے تھے اور اکثر اوقات رش بہت زیادہ ہو جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ مولانا مرحوم بہترین کاتب اور علاقے کے مشہور مقرر بھی تھے۔[1]

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۵/۰۳/ ۲۰۲۰

۸۔ انسانیت کی خدمت کا سفر

مولانا مرحوم سن ۱۹۸۱ء میں دار العلوم سرحد سے فارغ ہو کر اپنے علاقے میں تشریف لائے اور اپنے علاقے میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی جو بنین اور بنات دونوں پر مشتمل تھا۔ مولانا مرحوم نے سن ۱۹۸۱ء سے سن ۱۹۹۲ء تک اپنے قائم کردہ جامعہ میں بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم سے روشناس کیا اور جامعہ کے تعلیمی نظام کو منظم کیا مزید یہ کہ درجہ ثالثہ تک خود بھی تدریس کرتے رہے۔ مولانا مرحوم نے سن ۱۹۹۰ء میں اندرون ملک تبلیغ میں سال لگایا اور پھر سن ۱۹۹۳ء میں بیرون ملک (تنزانیہ) سال لگانے چلے گئے۔ اپنا تبلیغ کا سال پورا کیا اور واپسی سے ایک دن پہلے ان کو مسجد میں شہید کر دیا گیا اور تنزانیہ کے شہر مٹورہ میں ان کی تدفین کی گئی۔

۹۔ معاشرہ میں کردار

مولانا مرحوم کی سیاسی، سماجی و دیگر خدمات اہل علاقہ کے لئے قابل ذکر ہیں اور چونکہ مولانا مرحوم کے علاقے میں اس وقت اسماعیلی کمیونٹی کے لوگ بھی کثرت میں تھے اس لئے اپنے علاقے میں اسلام کی تبلیغ کے حوالے سے بھی مولانا کا ایک اہم کردار ہے۔ مولانا مرحوم اپنے علاقے میں دین کے ہر کام۔ ہر مجلس اور ہر شعبے میں صف اول میں ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ مولانا مرحوم علاقے کے لوگوں کی ہر خوشی اور غم کے موقع پر ان کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور بلکہ خوشی کے موقع پر ہونے والی رسومات کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کر کے ان رسومات کو جڑ سے ختم کرتے تھے۔ علاقے میں موجود جتنی بھی معاشرتی برائیاں ہوں ان سے خود بھی بچتے تھے اور لوگوں کو بھی ان سے روکتے تھے مثلاً سود کا لین دین اسی طرح بے پردگی اور لڑائی جھگڑے وغیرہ۔ مولانا مرحوم کو اپنے علاقے میں ہر لحاظ سے لوگوں کے معاملات پر دسترس حاصل تھی اور تمام لوگ ان کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے تھے۔

جامعہ فیض العلوم مڑ گول کے مہتمم کا تعارف

نام: فیاض الدین ولدیت: اشرف الدین

ا۔ تعارف:

مولانا صاحب اسی مدرسے سے ناظرہ اور حفظ قاری عبد الواحد سے کر چکے ہیں جس کے وہ ابھی مہتمم ہیں۔اس کے بعد اعلی تعلیم کے حصول کے لئے دارالعلوم سرحد پشاور چلے گئے اور وہیں سے ۷ ستمبر ۲۰۰۳ء کو درس نظامی مکمل کیا۔ درس نظامی مکمل کرنے کے بعد دین کی دعوت و تبلیغ میں ایک سال لگایا۔اس کے بعد جامعہ فیض العلوم میں ۲۰۰۵ء کے ابتداء میں آکر مدرسے کا اہتمام سنبھالا۔اہتمام کے بعد دیگر تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ جامعہ کی عمارت کا نقشہ بھی تبدیل ہو گیا۔۲۰۰۵ء تا ۲۰۲۰ ابھی تک مولانا اسی جامعہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا نے صرف دینی علوم حاصل کئے ہیں جبکہ دنیاوی علوم انہوں نے پڑھے ہی نہیں ہیں۔جہاں تک خدمت خلق کا تعلق ہے تو مولانا اپنے علاقے اور علاقے سے باہر بھی لوگوں کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں۔یہ تعاون دعوت و تبلیغ، مبلغ ختم نبوت کی شکل میں ہوتا ہے اور اس کے علاوہ بھی۔۲۰۱۷ء میں مولانا سوڈان کا سفر کر چکے ہیں تا کہ لوگوں تک اللہ کا دین پہنچ جائے۔مولانا محترم کے خاندان کے اکثر حضرات علماء ہیں یا تبلیغی جماعت سے منسلک ہیں۔مولانا شاغوٹئے قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔[1]

[1] انٹرویو، از مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۵/۰۳/ ۲۰۲۰

جامعہ فیض العلوم مژگول کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ

ا۔تربیت:

جامعہ میں طالبات کی صرف تعلیم پر محنت نہیں کی جاتی بلکہ ان کی تربیت پر بھی زور دیا جاتا ہے اس سلسلے میں مختلف علماء کرام، اکابر اور روحانی شخصیات کے اصلاحی بیانات کا اہتمام کیا جاتا ہے اور طالبات کو موجودہ دور میں تزکیہ نفس کی ضرورت واہمیت کا احساس دلایا جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام وقتاً فوقتاً تربیتی گفتگو اور مذاکروں کے ذریعے طالبات کی تربیت واصلاح کا اہتمام کرتے ہیں۔[1]

۲۔مطالعہ و تکرار

تمام دینی مدارس بنین ہوں یا بنات ان میں مطالعہ و تکرار کی ترتیب بعد از نماز مغرب ہوتی ہے۔بعد از نماز مغرب طالبات گزشتہ سبق کا تکرار کرتی ہیں تاکہ پڑھایا گیا سبق اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے اور اگلے سبق کا مطالعہ عربی شروحات اور لغت کی کتابوں کی مدد سے کرتی ہیں اور یہ مطالعہ و تکرار کا عمل اساتذہ کی نگرانی میں ہوتا ہے۔

۳۔لائبریری

جامعہ فیض العلوم مژگول چترال میں اساتذہ کی تحقیق اور ذوق مطالعہ کی تسکین کے لئے ایک مناسب لائبریری بھی موجود ہے۔لائبریری میں مخصوص تعداد میں نصابی وغیر نصابی کتب موجود ہیں۔

تعلیمی اداروں میں ہفتہ صفائی کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ طلباء وطالبات کو اپنے علاقوں اور وطن کی دیکھ بھال کی تعمیر و ترقی کی عادت پڑسکے، جبکہ اپنے تعلیمی اداروں کی صفائی کے ذریعے مادر علمی کی عزت و احترام اور خوبصورتی کا احساس پیدا ہو، اس کے ساتھ شجرکاری مہم میں بھی طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور پودے درخت لگاکر اپنے مدرسے کو آلودگی سے پاک پرفضا مقام بنائیں۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰۲۰/۰۷/۲۵

فصل دوم: جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ میں اگرچہ عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسیں تو نہیں لگتی تاہم بچیوں کے اندر حصول علم کا اس قدر جذبہ پیدا کیا گیا اور کیا جاتا ہے کہ وہ از خود عصری تعلیم کی تیاری اور آگے درجوں میں فاضلاتی اور غیر فاضلاتی نظام کے تحت امتحانات میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ اور یوں حصولِ علم کا یہ گراف نہایت خوش گواری کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے، جس کا اندازا درج ذیل جائزہ رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔ افتتاح سے لیکر اب تک جامعہ فیض العلوم للبنات مژگول کی تعلیمی کاکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے۔[1]

جامعہ کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق نمبر: (۰۵۳۷۸)

جامعہ کی فاضل طالبات (۲۰۰۸ء تا ۲۰۲۰ء) کی تعداد:

سن عیسوی	تعداد
۲۰۰۸ء	۱۳
۲۰۰۹ء	۰۰
۲۰۱۰ء	۰۶
۲۰۱۱ء	۰۸
۲۰۱۲ء	۰۷
۲۰۱۳ء	۰۳
۲۰۱۴ء	۰۷
۲۰۱۵ء	۰۳
۲۰۱۸ء	۰۹
۲۰۱۹ء	۰۷

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۱۸/ ۰۹/ ۲۰۲۰

۲۰۲۰ء	۱۵

عالمہ فاضلہ: ۷۹

حافظہ طالبات کی کل تعداد: ۱۵

ناظرہ مکمل کرنے والی طالبات کی تعداد: ۴۰۰۰

ترجمہ و تفسیر مکمل کرنے والی طالبات: ۲۵۰

جامعہ فیض العلوم مژگول سے سن ۲۰۰۸ء سے سن ۲۰۲۰ء تک اناسی طالبات درس نظامی مکمل کر کے جا چکی ہیں اور مختلف دینی و دنیاوی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

جامعہ فیض العلوم للبنات مڑگول کی فاضلات کا چترال کے سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں تدریسی خدمات کا جائزہ

ان خواتین میں سے ایک تعداد ان فاضلات کی ہیں جو مختلف مقامات پر گھروں اور محلوں میں چھوٹے بڑے مدارس چلارہی ہیں، جن سے ایک کثیر تعداد میں بچے، بچیاں اور بڑی عمر کی خواتین مستفید ہورہی ہیں، اور یوں تعلیمی معاونت کی مد میں ملکی معاشی ترقی میں ان کی خدمات قابلِ تحسین اور قابل داد ہے۔[1]

نمبر شمار	نام	ولدیت	سرکاری وغیر سرکاری سروسز
۱.	رضیہ بی بی	رسول خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲.	لطیفہ بی بی	رستم خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳.	زوبیدہ بی بی	میر حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴.	شہینہ بی بی	شرف خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۵.	شکیل الناس	سیف اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۶.	ساجدہ بی بی	محمد اسحاق	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۷.	نازیہ حسن	وور خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۸.	ہاجرہ بی بی	صاحب نظر خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۹.	بی بی ساجدہ	مولانا سردار ولی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۰.	رشیدہ بی بی	محمود غازی	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۱.	رخسانہ بی بی	محمد عظیم بیگ	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ ایون چترال
۱۲.	ظاہرہ بی بی	ضیاء الدین	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۳.	کریمہ بی بی	مبارک خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۴.	حلیمہ بی بی	مولانا محمد طیب خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۱۵.	خدیجہ ضیاء	مولانا ضیاء الدین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۶.	نسرین جمال	غلام جمال	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۱۸/۰۹/ ۲۰۲۰

۱۷.	اسمینہ بی بی	پردوم ولی	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۸.	مقصودہ بی بی	شریف عالم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۱۹.	شاکرہ پروین	امیر حسین شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۰.	زلفیہ بی بی	رحمت کریم	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۱.	زینب بی بی	احمد ولی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۲.	ژان خونزہ	زار خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۳.	ناہیدہ بی بی	ملائم خان	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ سہت
۲۴.	سفینہ بی بی	محمد امیر خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۵.	شکیلہ بی بی	غلام مصطفی	معلمہ جامعہ فیض العلوم مڑ گول
۲۶.	نصیرہ بی بی	نظار شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۷.	محمود النساء	محمود غازی	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۲۸.	نائلہ بی بی	رستم خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۹.	بی بی رشیدہ	شیر عالم خان	معلمہ جامعہ فیض العلوم مڑ گول
۳۰.	سارہ جبین	امیر محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۱.	طیبہ	سلطان	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ کراچی
۳۲.	حمیرہ بی بی	میر حسین	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۳.	فریدہ بی بی	صاحب نواز	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۳۴.	منیرہ بی بی	نور زمان	معلمہ جامعہ فیض العلوم مڑ گول
۳۵.	مسفرہ بی بی	امیر نواز	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۶.	بی بی صاحبہ	محمد غنی شاہ	مدرسہ برائے حفظ وناظرہ لاہور
۳۷.	عزیزہ قمر	محمد بدین خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۸.	شبانہ عظمی	شیر اعظم خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۹.	نسرینہ پروین	مشرف خان	معلمہ جامعہ فیض العلوم مڑ گول
۴۰.	حمیدہ بی بی	غازی خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۱.	گل نسیمہ	رحمت خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ

۴۲.	حوریہ بی بی	ملائم خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۴۳.	بی بی عائشہ	غلام یونس	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۴.	معصومہ بی بی	محمد نادر	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۵.	فہیمہ بی بی	شاہ نواز بیگ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۴۶.	بی بی صائمہ	مولانا نور سید شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۷.	فہیمہ بی بی	شاہ نواز بیگ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۴۸.	معصومہ بی بی	محمد نادر	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۴۹.	ممنونہ عزیز	عزیز الرحمان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۵۰.	راحیلہ کوثر	خوش ولی شاہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۵۱.	مصلحہ بی بی	صاحب نواز خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ

[1]

جامعہ فیض العلوم للبنات سے کل اناسی طالبات درس نظامی مکمل کر چکی ہیں جن میں سے اکیاون فاضلات مختلف دینی ودنیاوی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں جس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

جامعہ فیض العلوم للبنات کی بعض فاضلات گھروں میں حفظ پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد بارہ ہے، بعض فاضلات گھروں میں صرف ناظرہ قرآن پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد بیس ہے، بعض فاضلات گھریلو مدرسوں میں ناظرہ وترجمہ پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد نو ہے اور اکثر فاضلات مختلف مدارس کے شعبہ کتب میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں جن کی تعداد سات ہے۔

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۱۸/ ۰۹/ ۲۰۲۰

فصل سوم: جامعہ فیض العلوم للبنات مڑگول کی فلاحی خدمات

۱. مدارس عام مسلمانوں کو عبادات، دینی رہنمائی، اور مذہبی تعلیم کے لئے رجال کار فراہم کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔

۲. اسلام پر ہونے والے اعتراضات وشبہات کا جواب دیتے ہیں۔

۳. اسلام کی بنیادی تعلیمات اور عقائد واحکام سے انحراف اور بغاوت کا مقابلہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کی راسخ العقیدگی کا تحفظ کرتے ہیں۔

۴. مادہ پرستی، مفادات، خود غرضی اور نفسا نفسی کے اس دور میں قناعت، ایثار اور سادگی کی روحانی اقدار کو مسلمانوں کے ایک بہت بڑے حصے میں باقی رکھے ہوئے ہیں۔

ا۔عابدین میں اضافے کا سبب:

مدارس اللہ تعالی کی عبادت، اللہ تعالی سے محبت میں اضافے کا سبب ہیں۔ راتوں کو جاگ کر محبوب حقیقی کی ملاقات و مناجات کے شوق میں سجدہ و قیام میں رات گزارنا محبت کے سچے اور غالب جذبے کے بغیر بہت مشکل ہے۔عبادت سے محبت میں تلاوت، ذکر، نماز سب اعمال کی محبت شامل ہے اور محبوب حقیقی کا پاک مبارک کلام (قرآن کریم) سن کر آنسو بہانا بھی اسی میں داخل ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴾ [1]

ترجمہ: وہ رات کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

---

[1] سورۃ آل عمران:۱۱۳

راتوں کو جاگ کر محبوب حقیقی کی ملاقات و مناجات کے شوق میں سجدہ و قیام میں رات گزارنا تب ہی ممکن ہے جب زندگی کا زیادہ تر وقت مدارس و مساجد میں گزرا ہو، یہ بات لازمی ہے کہ جب اللہ والوں کی صحبت اختیار کی جاتی ہے تو پھر بندہ خود بخود عابد بن جاتا ہے۔

اور محبانِ خدا کے کثرت ذکر کے احوال و کیفیات کا یوں بھی بیان فرمایا گیا۔

قال اللہ تعالی:

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ [1]

ترجمہ: وہ جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

جب انسان اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنے کے لیے مدارس جاتا ہے تو اس کی بری عادات اچھی عادات میں بدل جاتی ہیں اور پھر وہ اپنی زندگی کو بہترین شرعی اصولوں پر گزارنے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔ غرض یہ کہ اپنے ہر عمل کو دین کے مطابق اور اپنی عبادات میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

۲۔ حفاظ قرآن کی تعداد میں اضافے کا سبب:

دینی مدارس خواہ بنین ہوں یا بنات، سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں حفاظ کرام فارغ ہوتے ہیں اور پھر قرآن مجید کو مع تجوید و ترجمہ پڑھتے ہیں۔ قاری یا قاریہ بننے کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں درس قرآن دیتے ہیں، حفظ و ناظرہ کی کلاس پڑھاتے ہیں، قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ یہ تمام خدمات اصل میں ان جامعات ہی کی بدولت ہیں کہ جن کی وجہ سے قرآن و سنت کی صحیح معنوں میں لوگوں تک رسائی ہوتی ہے اور اصل فلاحی خدمت بھی یہی ہے۔ دیگر مدارس کی طرح جامعہ ہذا سے بھی ہر سال کئی طلبہ و طالبات حافظہ بننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ [2]

---

[1] سورۃ آل عمران:۱۹۱

[2] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۲/۱۱/ ۲۰۲۰

۳۔ عقائد کی اصلاح کا سبب:

اسلاف نے درس نظامی کا ایسا زبردست نظام نصاب بنایا ہے کہ جس میں اسلام کے بنیادی عقائد کو بہترین انداز میں سمجھایا جاتا ہے۔ اس کے دو بنیادی مقاصد ہیں، پہلا مقصد یہ ہے کہ طالب علم یا طالبہ کی اپنی اصلاح ہو جائے جبکہ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اگر معاشرے میں کہیں کوئی بھی عقیدہ اسلام پر اعتراض کرتا ہے تو اس کے اعتراض کا بھرپور جواب دیا جا سکے۔

۴۔ تفہیم قرآن کا ذریعہ:

انسان اپنے پیدا ہونے کے مقصد کو اسی وقت سمجھ سکتا ہے جب وہ قرآن کو صحیح طرح سمجھ جائے۔ اللہ تعالی نے قران مجید میں انسان کی پیدائیش کے مقصد، انسان کو دنیا میں بہترین زندگی گزارنے کا طریقہ بتا دیا ہے غرض یہ کہ اللہ تعالی نے انسان کی ضرورت سے متعلق ہر چیز کو قرآن میں بیان کر دیا ہے۔ ان تمام چیزوں کے لئے قرآن مجید کو سیکھنا، ترجمہ و تشریح کے ساتھ اور ایک ایک حرف پر غور کرنا ضروری ہے۔ قرآن کی صحیح سمجھ کا حصول مدارس میں ہی ممکن ہے، مدارس ہمیشہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہیں تو اس لئے ہمیں خود اور اپنے گھر کی مستورات کو بھی ترغیب دینی چاہئے کہ وہ مدارس میں جا کر قرآن کو مع ترجمہ و تفسیر سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔[1]

۵۔ تفہیم سنت کا ذریعہ

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بعض احکامات، مسائل و دیگر وغیرہ کی صراحتا وضاحت کر دی ہے جبکہ بعض احکامات و دیگر وغیرہ کی تشریح آپ ﷺ نے اپنی احادیث کے ذریعے کی ہے، تو دین کا مکمل حصول احادیث کی فہم کے بنا ناممکن ہے۔ احادیث کا علم اور نبی ﷺ کی سنتوں کی صحیح معنوں میں تفہیم مدارس میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ کئی سالوں سے مدارس لوگوں کو یہ فلاحی خدمت مفت میں مہیا کر رہے ہیں کہ ان کو سنت نبوی کے ہر پہلو سے روشناس کرا رہے ہیں۔

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۲/۱۱/ ۲۰۲۰

رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ انسانیت کی تعلیم وتربیت ،بہتری اور خیر خواہی کی کوششوں سے عبارت ہے، جس میں نہ صرف آخرت کی زندگی کے لئے فلاح وکامرانی کے راہنما اصول ہیں بلکہ دنیا کی فلاح وبہبود کے بھی اصول مضمر ہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اسلامی تعلیم وتربیت انسانیت کی بقاء، تہذیب وتمدن اور تعمیر وترقی کے اصولوں کی امین ہے، جو انسانیت کے دین ودنیا کی فلاح وبہبود چاہتا ہے اور امن وسلامتی سے ہمکنار کرتا ہے۔ گویا اسلام اپنی تعلیم وتربیت کے ذریعے ایک ایسا باشعور معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے جس میں ہر فرد کے ذمہ لگے ہوئے کام متوازی طور پر سرانجام دئے جارہے ہوں، خواہ خلیفہ ہو یا رعایا۔

زیور تعلیم اسلام کی نظر میں وہ تربیتی تریاق ہے کہ جس سے انسان ایک نوتراشیدہ مناسب اور موزوں پتھر بنادیا جاتا ہے، جو عمارت کے مناسب جگہ پر استادہ کیا جاسکے، آپ ﷺ نے اپنے دور کے وہ انسان جو کسی وقت غرور اور انا کے شکار تھے اور کسی جگہ Adjust نہیں ہو پارہے تھے لیکن اسلامی تعلیم و تربیت نے ان کو بنیان مرصوص میں باہم ایسے پیوست کیا کہ جس سے ایک ایسے معاشرہ کو وجود بخشا گیا جو دنیا کے لیے رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے جو محض اسلام کی تعلیم وتربیت کا کمال اور نتیجہ ہے۔

۶۔ علم کے ساتھ عمل کی ترغیب:

طلباء وطالبات آسمانی تعلیمات کے مکمل اور محفوظ ذخیرہ کی نہ صرف حفاظت کر رہے ہیں بلکہ معاشرے میں صحیح معنوں میں اس کی تبلیغ بھی کر رہے ہی۔ تاکہ نسل انسانی کے وہ لوگ جو دین الہی سے ناواقف ہیں انہیں وحی الہی اور آسمانی تعلیمات کے حقیقی سرچشمہ تک رسائی میں کوئی دقت نہ ہو۔ اس طرح یہ مدارس بنین وبنات صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ پوری نسل انسانی کی خدمت کر رہے ہیں۔

۷۔ مستحقین کے ساتھ تعاون:

جامعہ جو کہ اپر چترال مژگول میں واقع ہے، یہ علاقہ بہت پسماندہ ہے اور عوام کے لئے روزگار کے مواقع بھی کم ہی ۸۰ں اس لئے جامعہ اپنی طالبات سے ماہانہ فیس نہیں لیتا، بلکہ جامعہ نے سرپرست حضرات کو یہ اختیار دے

رکھا ہے کہ حسب استطاعت جتنا ہو سکے جامعہ کے ساتھ تعاون کریں۔ اکثریت طالبات کی فیس نہیں دیتی جبکہ کچھ کے سرپرست ماہانہ ۵۰۰ روپے جمع کراتے ہیں۔[1]

۸۔ قدرتی آفات میں جامعہ کی طرف سے تعاون:

قاری فیض اللہ صاحب کے توسط سے علاقہ موڑکھو کے مختلف مقامات، سماگول، موردیر، ریگاز اور نوگرام وغیرہ پر جامعہ میں زلزلہ زدگان کو اکھٹا کرکے، فہرست بنا کر پھر ان کے ساتھ تعاون کیا گیا۔ فہرست میں تقریبا (۳۵) ایسے گھرانے تھے جو کہ متاثر ہوئے تھے۔ تعاون اس طرح کیا گیا کہ جو گھر زلزلہ کی وجہ سے خراب ہو گئے تھے جزوی یا کلی طور پر ان کو ایک سال کا وقت دیا گیا کہ ان کو دوبارہ تعمیر کریں اور پھر اسی سال ان کو (۶۰) ساٹھ ٹین کی چادریں دی گئیں۔

علاقہ موڑکھو کے مختلف مقامات پر جب سیلاب (۶۸) احباب کے گھروں کو بہالے گیا تو اس مشکل کی گھڑی میں جامعہ نے مختلف ویلفئیر ٹرسٹ کے ذریعے سے تعاون کروایا۔ ٹرسٹ کے ذریعے گھر بنانے کے ان مصیبت زدہ لوگوں کو ٹین کی چادریں تقسیم کی گئیں۔ متاثرہ فی کس کو (۶۰) ٹین کی چادریں دی گئیں۔[2]

۹۔ یتیم طالبات کی کفالت:

جامعہ میں اس وقت یتیم طالبات کی تعداد (۱۰) دس ہے جو کہ مختلف درجات میں زیر تعلیم ہیں، اور جن کی مکمل کفالت جامعہ ہی کر رہا ہے۔ ان کی تعلیم، نصابی کتب کی فراہمی، لباس و دیگر اخراجات جامعہ خود ہی برداشت کر رہا ہے۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۲/۱۱/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

۱۰۔ فری کتب کی سہولت:

جامعہ میں ہر سال تمام درجات کی طالبات کو بالکل مفت کتب تقسیم کی جاتی ہیں، جس پر تقریبا سالانہ (۵۰) سے (۶۰) ہزار تک خرچہ آجاتا ہے۔ یہ خرچہ طالبات کی تعداد پر منحصر ہے، اگر طالبات کی تعداد میں اضافہ ہو جائے تو خرچہ لاکھ سے اوپر چلا جاتا ہے۔

۱۱۔ دنیاوی تعلیم کی طرف ترغیب:

جامعہ کے اندر اگرچہ عصری تعلیم پڑھانے کا بندوبست نہیں ہے لیکن جامعہ کا مکمل تعاون ہے ان طالبات کے ساتھ جو کہ عصری تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں جامعہ کی طرف سے تعاون ایسے ہوتا ہے کہ جب سکول، کالج یا یونیورسٹی کے امتحانات ہوتے ہیں تو جامعہ ان متعین طالبات کو بلا تاخیر چھٹیاں دے دیتا ہے اور اسی طرح جو طالبات عصری تعلیم نہیں حاصل کر رہیں ان کو جامعہ کی طرف سے عصری تعلیم کے حصول کے لئے ترغیب دی جاتی ہے۔[1]

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۲/۱۱/ ۲۰۲۰

سوالنامہ برائے طالبات درجہ عالمیہ

یہ سوالنامہ (٦) چھ جولائی ۲۰۲۱ کو تیار کیا گیا تھا۔ اس سوالنامے کو تیار کرنے کا مقصد یہ تھا کہ قارئین کے سامنے جامعہ کی مختلف سہولیات، جامعہ کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں وہاں کی رہائیشی طالبات کی آراء سامنے آجائیں۔ اس سوالنامے میں بہت ہی بہترین انداز میں جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں، جامعہ میں موجود مختلف شعبہ جات، اساتذہ، جامعہ کے ماحول، تعلیمی و فلاحی خدمات اور اسی طرح مختلف مسائل کے حوالے سوالات تیار کئے ہیں تا کہ طالبات ان سوالات کے جوابات بھی دیں اور اگر کہیں کسی جگہ بہتری کی گنجائش ہے تو اس حوالے سے اپنی تجویز بھی دیں۔ یہ سوالنامہ چاروں جامعات کی ان طالبات کو دیا گیا جو کہ آخری درجہ (عالمیہ) میں پڑھ رہی تھیں۔

سوال:۰۱	کیا آپ جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۲	کیا آپ جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۳	کیا آپ اپنے جامعہ کے (Infrastructure) انتظامی ڈھانچے سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۴	کیا آپ جامعہ میں موجود رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۵	کیا آپ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰٦	کیا آپ اپنی درس گاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۷	کیا آپ اپنے شعبہ امتحانات کے سسٹم سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۸	کیا آپ جامعہ میں موجود سہولیات (فری تعلیم، علاج، کتب) سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۹	کیا جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت موجود ہے؟
سوال:۱۰	کیا آپ اپنے جامعہ میں موجود لائبریری اور اس میں موجود کتب سے مطمئن ہیں؟
سوال:۱۱	کیا آپ جامعہ کے نظام مطبخ (کھانے) کی سہولیات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۱۲	کیا ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے؟
سوال:۱۳	کیا آپ اپنے جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں؟

جامعہ فیض العلوم للبنات کے آخری درجہ کی طالبات کو یہ سوالنامہ دیا گیا تھااور اس سال (۲۰۲۱) میں درجہ عالمیہ کی طالبات کی تعداد (۱۱) ہے۔ درجہ عالمیہ کی ۱۹ فیصد طالبات جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں اور ۸۱ فیصد طالبات مطمئن نہیں ہیں انکا کہنا ہے کہ مزید اس میں بہتری لائی جائے۔اسی طرح ۱۰ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کی لائبریری سے مطمئن ہیں جبکہ ۹۰ فیصد نامطمئن ہیں،شعبہ امتحانات کے سسٹم سے ۸۰ فیصد طالبات مطمئن ہیں ان کا کہنا ہے کہ امتحانات کے سسٹم میں جدت لائی جائے اور سال میں تین امتحانات ہوں۔۴۵ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن ہیں جبکہ ۵۵ فیصد کا کہنا ہے کہ اساتذہ کے بجائے صرف معلمات ہی پڑھائیں تو بہتر ہے۔ اور ۳۰ فیصد جامعہ کی سہولیات (مفت تعلیم، علاج، کتب) سے مطمئن ہیں، وجہ یہ ہے کہ یہ ادارہ غیر رہائشی ہے اس لئے سہولیات بھی کم ہیں۔ ۹۰ فیصد طالبات اپنی درسگاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں جبکہ ۱۰ فیصد کا کہنا ہے کہ درسگاہوں میں جدید سہولیات کا انتظام ہو۔ ۹۵ فیصد طالبات جامعہ کی تعلیمی خدمات اور جامعہ کے تعمیراتی ڈھانچے سے مطمئن ہیں۔ ۱۰۰ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ جامعہ کا نظام مطبخ ٹھیک ہے کیونکہ جامعہ ایک ہی وقت کا کھانا دیتا ہے اور وہ بھی مفت۔ ۹۰ فیصد طالبات جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن اور ۸۰ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے۔ جامعہ ہذا میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت ۱۰ فیصد ہے وہ بھی اس طرح کہ جامعہ میں عصری تعلیم کی اجازت ہے، پابندی نہیں ہے لیکن عصری تعلیم کی طرف رجحان کم ہے۔

باب پنجم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی تعلیمی اور فلاحی خدمات

فصل اول: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کا تعارف

فصل دوم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی تعلیمی کارکردگی

فصل سوم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی فلاحی خدمات

فصل اول: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کا تعارف

ا۔ مدرسہ کی سنگ بنیاد اور محل وقوع :

سن ۲۰۰۵ء میں جامعہ انوار مدینہ کروئے جنالی کی بنیاد رکھی گئی اور ابتدائی طور پر صرف قاعدہ اور ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دی گئی۔ اس ادارے کی بنیاد جن مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی ان حضرات میں سے دو اس دنیائے فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ حضرت قاضی مولانا فضل الرحمان المعروف بونیو قاضی، حضرت مولانا محمد جھانگیر خان چترال، حضرت مولانا مفتی منیب الرحمان صاحب کراچی۔

سن ۲۰۰۹ء میں مدرسے کو مزید ترقی دیتے ہوئے درس نظامی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت شروع کیا گیا۔ اس نیک اقدام کے آغاز کے لئے استاذ العلماء مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کا انتخاب کیا گیا تاہم حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے درس نظامی کا آغاز کیا اور ایک رات جامعہ میں قیام بھی کیا۔ اسی دوران مفتی صاحب کے بیانات علاقے میں مختلف مقامات پر ہوئے۔[1]

۲۔ جامعہ کا تعمیراتی ڈھانچہ :

تعمیراتی ڈھانچہ کچھ اس طرح سے ہے کہ جامعہ میں کل ۲۲ کمرے ہیں جو کہ حفظ، ناظرہ، تجوید اور ہاسٹل کے مختص ہیں جن کی تفصیل ذیل میں ہیں۔[2]

- دفتر مدیر: ایک کمرہ
- مہمان خانہ: ایک کمرہ
- حفظ: دو کمرے
- ناظرہ: دو کمرے

---

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/ ۰۲/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

- تجوید: ایک کمرہ
- دار الاقامہ: تین بڑے ہال
- لائبریری: ایک کمرہ
- درس نظامی کے لئے: دس کمرے
- کچن: ایک کمرہ

۳۔اساتذہ کی تعداد:

جامعہ میں کل معلمین ومعلمات کی تعداد(۱۳) ہے جن میں سے (۷)معلمات اور(۶) معلمین ہیں جو کہ مختلف درجات میں درس وتدریس کر رہے ہیں۔[1]

نمبر شمار	اسمائے گرامی	سند فراغت جہاں سے حاصل کی
۱.	مولانا فداء الرحمان	دار العلوم سرحد پشاور
۲.	مولانا احمد اللہ	جامعہ اشرفیہ لاہور
۳.	مولانا فضل مولی حقانی	جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک
۴.	مولانا دینار شاہ	جامعہ اشرفیہ لاہور
۵.	مولانا مجیب الرحمان	دار العلوم سرحد پشاور
۶.	مولانا عبد القیوم	دار العلوم دروش
۷.	زوجہ فداء الرحمان	جامعہ انوار مدینہ للبنات اپر چترال
۸.	زوجہ مجیب الرحمان	جامعہ انوار مدینہ للبنات اپر چترال
۹.	زوجہ حفیظ الرحمان	مدرسہ ویر کھوپ اپر چترال
۱۰.	زوجہ خالد یحیی	جامعہ تعلیم القرآن للبنات چمرکن لوئر چترال
۱۱.	دختر فداء محمد مرحوم	جامعہ انوار مدینہ للبنات اپر چترال
۱۲.	دختر حاجی نور محمد	ایضا
۱۳.	دختر فداء الرحمان	ایضا

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال،۲۱/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۴۔ تعلیمی کمیٹی :

جامعہ کی تعلیمی کمیٹی جید اور سینئر اساتذہ کرام پر مشتمل ہے۔اس کمیٹی کی میٹنگ میں جامعہ انوار مدینہ بونی کے تعلیمی امور زیر بحث آتے ہیں، تمام کتب کی مقدار خواندگی کا جائزہ لیا جاتا ہے، اساتذہ کرام کے انداز تدریس کو پرکھا جاتا ہے۔یہ کمیٹی اسباق کی تقسیم سے لے کر اسباق کی رفتار و مقدار کی نگرانی کرتی ہے۔[1]

۵۔ انتظامی کمیٹی :

جامعہ کے انتظامی امور کی نگرانی بھی کی جاتی ہے اور اس کمیٹی کا اجلاس ماہوار ہوتا ہے۔یہ کمیٹی ناظمین دارالاقامہ، ناظم تعلیمات اور درجات کے مسئولین پر مشتمل ہے۔یہ کمیٹی طلباء کے لئے تربیت، رہائش اور کھانے پینے وغیرہ کے نظم کے حوالے سے کام کرتی ہے۔[2]

۶۔ تعلیمی شعبہ جات۔

۱۔ شعبہ حفظ:

جامعہ میں ابتداء سے اب تک حفظ کا شعبہ کام کر رہا ہے اور شروع میں جامعہ میں صرف ایک کلاس کلاس تھی لیکن اب جامعہ میں شعبہ حفظ کی (۳) درسگاہیں ہیں۔

۲۔ شعبہ کتب:

جامعہ کا محل وقوع ایسی جگہ پر ہے جہاں آس پاس اسماعیلی برادری کی اکثریت ہے لیکن پھر بھی جامعہ نے کم وقت میں دین اسلام کی نہ صرف بھرپور تبلیغ کی بلکہ مدارس کی طرف بھی ان کا رجحان کو بڑھایا۔اسی محنت کی وجہ سے

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/ ۰۲/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

الحمد اللہ (۴۰) چالیس طالبات ایسی ہیں جن کا تعلق اپر چترال کے مختلف علاقوں سے ہے۔فاضل ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں دینی خدمات انجام دے رہی ہیں۔[1]

شعبہ تجوید:

جامعہ انوار مدینہ میں طالبات کو ایک سالہ تجوید کا کورس کرایا جاتا ہے، سال کے اختتام پر امتحان میں کامیابی کے بعد ان کو تجوید کی سند بھی جاری کی جاتی ہے۔

۷۔شرائط داخلہ برائے درس نظامی :

طالبات کو جامعہ ہذا میں داخلہ دیتے وقت جو عہد نامہ لیا جاتا ہے اس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

۱. میں صدق دل سے عہد کرتی ہوں کہ میں عقائد واحکام شرعیہ میں احناف اور مسلک علماء دیوبند کی پابند رہوں گی۔
۲. میں ہمیشہ پابندی وقت کے ساتھنماز کی ادائیگی کروں گی
۳. ہر عمل میں سنت کی اتباع کروں گی
۴. ہر طالبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے درس کی پابند رہے
۵. دفتر جامعہ میں اطلاع کے بغیر کسی کو چھٹی کی اجازت نہ ہوگی
۶. غیر محرم کے ساتھ ملاقات کی اجازت نہ ہوگی
۷. موبائل فون کے استعمال کی اجازت نہ ہوگی
۸. اوقات درس کی پابندی ضروری ہوگی
۹. شرعی پردے کا اہتمام لازمی ہے
۱۰. لباس شرعی تعلیمات کے موافق ہونا ضروری ہے
۱۱. برقعہ پہننا ضروری ہے

[1] انٹرویو، مولانا فداءالرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/۰۲/ ۲۰۲۰

۱۲. جامعہ کی صفائی اخلاقی فریضہ ہے

۱۳. کھانا پکانے میں طالبات اپنی باری سے خدمات انجام دیں گی

۱۴. کسی ایک نماز کے بعد تبلیغی نصاب کی تعلیم ہو گی جس میں طالبات کی شرکت ضروری ہے

۱۵. وہ طالبات جو شادی شدہ ہیں ان کے لئے شوہر کی موجودگی میں ہفتہ وار چھٹی ہو گی

۸۔اسناد :

جامعہ ہذا کی اپنی کوئی سند نہیں ہے بلکہ جامعہ میں جو طالبات پڑھ کر فارغ ہو جاتی ہیں ان کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے درج ذیل اسناد جاری کی جاتی ہیں۔[1]

۴. شہادۃ الثانویہ العامہ

۵. شہادۃ الثانویہ الخاصہ

۶. شہادۃ العالیہ

۷. شہادۃ العالمیہ

۹۔نصاب تعلیم:

جامعہ میں وہی نصاب پڑھایا جاتا ہے جو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے ہر جماعت کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اس کی تفصیل کے لیے دیکھئے۔ ص: ۳۸

۱۰۔شعبہ امتحانات:

سالانہ امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہوتے ہیں جبکہ سہ ماہی اور ششماہی امتحانات جامعہ کے شعبہ امتحانات منعقد کرتا ہے۔سہ ماہی اور ششماہی امتحان میں فردا فردا طالبات کی استعداد اور نتیجے کو دیکھا جاتا ہے،اور جو طالبات کمزور ہوں یا تعلیمی کمیٹی کو ایسا لگے کہ فلاں فلاں طالبات سالانہ امتحانات کی اہل نہیں ہیں تو ان کو وفاق کے امتحانات کے لئے رول نمبر سلپ نہیں دی جاتی۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/ ۰۲/ ۲۰۲۰

اسی طرح امتحانات سے رخصت لینے والی یا غیر حاضر طالبہ کو فیل تصور کیا جاتا ہے۔سہ ماہی اور ششماہی دونوں امتحانات میں فیل ہونے والی طالبات کا جامعہ سے اخراج کر دیا جاتا ہے۔کسی بھی پرچے کو پاس کرنے کے لئے ۴۰ فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی ہے۔امتحانات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی طالبات کو کتابوں اور بعض دفعہ نقد انعامات سے نوازا جاتا ہے۔[1]

۱۱۔نصابی وغیر نصابی کتب کے مطالعہ کی سہولت :

جامعہ کی لائبریری کے نظام الاوقات مقرر ہے،یعنی دن میں ایک ٹائم ٹیبل بنایا گیا جس میں بعد از نماز عصر تا عشاء طالبات مطالعہ کرتی ہیں جبکہ اس کے علاوہ کے اوقات میں اساتذہ مطالعہ کرتے ہیں۔جامعہ کی لائبریری میں نصابی وغیر نصابی کتب موجود ہیں جن سے اساتذہ وطالبات استفادہ کرتے ہیں۔دونوں کو جامعہ کی طرف مطالعہ کے لئے کتب گھر لے جانے کی اجازت بھی ہے لیکن واپسی بھی ضروری ہے تاکہ دیگر حضرات بھی ان کتب سے استفادہ کر سکیں۔کسی بھی جامعہ میں موجود لائبریری بہت اہمیت کی حامل ہے اور اس کے بغیر ان کا وجود نامکمل ہے تاہم دیگر جامعات کی طرح اس جامعہ میں بھی جامع لائبریری موجود ہے جس سے طالبات استفادہ کر رہی ہیں۔

۱۲۔تعطیلات :

- موسم سرما کی چھٹی: یکم جنوری تا یکم فروری
- عید الاضحی: (۱۰)دن
- عید الفطر : (۱۰)دن

۱۳۔ہم نصابی سرگرمیاں:

طالبات کی صلاحیتوں میں اضافے کے لئے جامعہ میں درج ذیل ہم نصابی سرگرمیاں ہوتی ہیں جن کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی۔یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ تندرست جسم ہی صحت مند دل اور دماغ کا مسکن بن سکتا

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۰۲/ ۰۸/ ۲۰۲۰

ہے اس لئے جسمانی ورزش اور بدنی ریاضت کی اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ عصر تا مغرب کسی بھی طرز کی پڑھائی ممنوع ہے۔ اختصار کے ساتھ ان کی لسٹ ذیل میں ہے۔[1]

- تربیتی کورسز برائے طالبات
- مقابلہ حمد و نعت و تقاریر
- کوئز مقابلہ جات
- اصلاحی بیانات
- مطالعہ و تکرار

۱۴۔ خدمات اور کارکردگی :

جامعہ کی خدمات اور کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جامعہ کے آس پاس کے علاقوں میں اسماعیلی کمیونٹی کی اکثریت ہونے کے باوجود اس نے کامیابی حاصل کی، متعلقین جامعہ نے لوگوں پر محنت کی، جامعہ کے ساتھ تعاون کیا تو جامعہ نے مختصر سے عرصے میں زبردست کامیابی کا مظاہرہ پیش کیا۔ ابتداء سے اب تک جامعہ سے سینکڑوں طالبات ناظرہ پڑھ کر جاچکی ہیں، (۲۰) طالبات حفظ کر چکی ہیں، (۱۶) طالبات تجوید مکمل کر چکی ہیں اور (۴۰) طالبات درس نظامی مکمل کر کے جاچکی ہیں۔

۱۵۔ چند قابل ذکر قواعد و ضوابط:

- مدرسہ میں رہتے ہوئے اتباع سنت کی پابندی ضروری ہے۔
- نماز کی پابندی کرنا۔
- اسباق سے غیر حاضری نہ کرنا۔
- اطلاع کے بغیر چھٹی نہ کرنا۔
- غیر محرم سے ملاقات نہ کرنا۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/ ۰۲/ ۲۰۲۰

- موبائل فون کا استعمال نہ کرنا۔
- شرعی پردے کا اہتمام کرنا۔
- مدرسے کے باہر برقعہ پہننا۔

۱۶۔ مہتمم اور اساتذہ کا تعارف:

زوجہ مولانا فداء الرحمان جو کہ جامعہ انوار مدینہ کی فاضلہ ہیں وہ طالبات کی نگرانی بھی کرتی ہیں اور جامعہ کے اندرونی معاملات یعنی جامعہ کے کچن کا خرچہ، امتحانات کے دوران طالبات کی نگرانی، ہاسٹل کی نگرانی، بیمار طالبات کا خیال رکھنا، دوران مطالعہ نگرانی وغیرہ، غرض یہ کہ جتنے بھی معاملات ہوں وہ خود بھی سنبھالتی ہیں اور دیگر معلمات کی نگرانی بھی لگاتی ہیں تاکہ جامعہ کا نظم وضبط قائم رہے۔[1]

جامعہ کے ماہانہ وسالانہ اخراجات:

نمبر شمار	اشیاء	کل قیمت
۱.	خوراک کا ماہانہ خرچہ	۱۵۰۰۰۰ (ایک لاکھ پچاس ہزار روپے)
۲.	بجلی کا بل	۲۰۰۰ سے ۲۵۰۰
۳.	اساتذہ کی تنخواہیں	۷۰۰۰۰ (ستر ہزار روپے)
۴.	سالانہ لکڑی کا خرچہ	(۱۵) لوڈ، اور ایک لوڈ لکڑی (۵۶۰۰۰) کی ملتی ہے تو اس حساب سے سالانہ لکڑی کا خرچہ (۸۴۰۰۰۰) ہوا۔
.۵	بورے کا خرچہ	ماہانہ (۱۰) بوری اور ایک بوری بورا (۳۰۰) کا ملتا ہے تو اس حساب سے کل خرچہ (۳۰۰۰) ہوا۔
۶.	سالانہ مہمانوں کی ضیافت پر خرچہ	تقریبا (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھ روپے۔

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/ ۰۲/ ۲۰۲۰

۱۷۔موجودہ طالبات کی تعداد:

- شعبہ حفظ کی کل تعداد: ۱۸
- شعبہ ناظرہ کی کل تعداد: ۶۵
- شعبہ تجوید کی کل تعداد: ۵
- درس نظامی کی طالبات کی کل تعداد: ۸۵

مولانا فداءالرحمان مہتمم جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی

۱۔نام: فداءالرحمان

۲۔خاندان:

مولانا محترم ۷ جون ۱۹۷۴ء کو بونی کروئے جنالی میں پیدا ہوئے اور ابتداءً اسماعیلی خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن بعد ازاں اسلام قبول کیا۔[1]

۳۔علاقہ:

مولانا کا تعلق بونی اپر چترال سے ہے۔بونی (Booni) ضلع اپر چترال کا ہیڈ کوارٹر ہے۔یہاں سے شندور، مستوج اور بروغول سمیت چترال کے علاقے موڑکھو، تورکھو اور یارخون کو راستے جاتے ہیں۔ بونی کا قصبہ مرکزی چترال سے ۷۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ بالائی چترال کا اہم تجارتی، تنظیمی اور تعلیمی مرکز ہے۔ بالائی چترال سے لوگ یہاں صحت، تعلیم اور کاروبار کے سلسے میں آتے ہیں۔ بونی میں سرکاری اور نجی ہسپتال، تعلیمی ادارے اور این.جی اوز کے دفاتر موجود ہیں۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فداءالرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۶/ ۰۳/ ۲۰۲۰

یہاں کی سب سے بڑی چوٹی "بونی زوم (Booni Zom) " گلیشیر کی ہے۔ اسی سے بونی کو پینے اور کاشتکاری کیلئے پانی فراہم ہوتا ہے۔ بونی کے نواح میں موجود پہاڑ کے اوپر وسیع و عریض میدان "قاقلشٹ" موجود ہے۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ میدان سال میں صرف موسمِ بہار میں سبز ہوتا ہے۔ یہاں ہر سال تین روزہ میلہ "جشنِ قاقلشٹ" کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ سطحِ سمندر سے بونی کی اونچائی(۱۸۸۰) میٹر ہے۔ یہاں سردیوں میں برف باری ہوتی ہے تاہم گرمیوں میں موسم معتدل رہتا ہے۔ یہاں سیاحوں کیلئے ریسٹورنٹ اور گیسٹ ہاؤسز موجود ہیں۔ گرمیوں میں یہاں موجود مین پولو گراؤنڈ میں پولو کھیلا جاتا ہے۔[1]

۴۔ حصول علم کا پس منظر:

سن ۱۹۸۰ء میں گورنمنٹ پرائمری سکول کروئے جنالی میں داخل ہوئے اور سن ۱۹۸۵ء میں پرائیمری پاس کرکے گورنمنٹ ہائی سکول بونی سے میٹرک پاس کیا اور اسی سال اللہ تعالی نے ہدایت کے نور سے دل کو منور کیا۔ اور موصوف کے پورے خاندان کا تعلق اسماعیلی کمیونٹی سے تھا۔ مولانا محترم کے خاندان کی قسمت بدلنے کے لئے اللہ تعالی نے ان کے بڑے بھائی الحاج نادر خان کو سبب بنایا جو کہ کم عمری میں رزق کی تلاش میں اپنے ماموں کے ساتھ اسلام آباد چلے گئے تھے وہاں انہیں اللہ تعالی نے ایمان کی دولت سے نوازا اور پھر اللہ تعالی نے مزید فضل فرماکر ان کے لئے عرب کی سرزمین جدہ کا انتخاب کیا جہاں وہ بطور پولیس سرکاری ملازمت کررہے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالی نے بڑے بھائی کو ذریعہ بناکر پورے خاندان کو اسلام کی روشنی سے منور کیا لیکن بد قسمتی سے مولانا فداء الرحمان صاحب کے والد محترم اپنے پرانے مذہب یعنی اسماعیلی مذہب کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔ چونکہ اس دوران موصوف سکول کے طالب علم تھے اور ساتھ ساتھ جماعت خانہ میں بھی زیر تعلیم تھے اور اسی دوران جب میٹرک پاس کیا تو اللہ تعالی کی نظر رحمت ان کی طرف متوجہ ہوئی اور وہ اسلام لے آئے۔[2]

---

[1] https://ur.wikipedia.org/wiki/26/03/2020/10:00 AmC

[2] ایضا

۵۔ دینی تعلیم:

یہ ۱۹۹۱ء کا مبارک سال تھا کہ مولانا کے دل میں دینی تعلیم کے حصول کا شوق پیدا ہوا۔ والدہ ماجدہ سے مشورہ کیا لیکن والدہ کی رضامندی اس میں شامل نہ تھی بہر حال بڑی مشکل سے والدہ کو راضی کرہی لیا اور اپریل ۱۹۹۱ء کو دینی تعلیم کے حصول کی نیت سے پشاور شہر کا رخ کیا اور وہاں مولانا فاضل صاحب کی سرپرستی میں دارالعلوم سرحد میں داخلہ لیا اور اپنے استاد محمد رسول صاحب کے گھر میں رہائش اختیار کی۔ پڑھائی کے دوسرے سال تعلیم القرآن باڑہ گیٹ میں داخلہ لیا اور ایک سال وہاں گزارنے کے بعد دوبارہ دارالعلوم سرحد میں داخلہ لیا۔ اور پھر اسی دارالعلوم سے سن ۲۰۰۰ء میں فراغت ہوئی۔ فراغت کے بعد تبلیغ کی نیت سے رائیونڈ لاہور کا رخ کیا اور ایک سال تبلیغ میں لگایا۔[1]

۲۰۰۲ء میں تبلیغ کے سفر سے واپسی ہوئی اور گاؤں آکر تبلیغ کا مبارک عمل شروع کیا۔ چونکہ علاقے میں تبلیغ کا کام منظم طریقے سے نہیں تھا اس لئے گاؤں آکر بھرپور انداز میں تبلیغ کا کام شروع کیا اور الحمد للہ اس تبلیغ کے مبارک عمل سے اس علاقے کو خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ چونکہ علاقے میں قرآنی تعلیم کا بھی بہت فقدان تھا اس لئے خدام القرآن ٹرسٹ کے تحت کراچی میں ایک تربیتی کورس میں شمولیت کے ارادے سے کراچی چلے گئے۔ چالیس روزہ کورس کراچی سے مکمل کرنے کے بعد واپس گاؤں آکر جامع مسجد میں قرآن کی تعلیم دینا شروع کی۔

۶۔ دیگر خصائل

چونکہ مولانا نے دار العلوم سرحد پشاور سے تعلیم حاصل کی جس کے صدر مولانا ایوب جان بنوری رحمہ اللہ تھے جن کا سیاسی تعلق جمعیت علماء اسلام سے تھا تو اسی لئے مولانا کی بھی سیاسی وابستگی جمعیت سے ہے اور کئی بار تحصیل مستوج کی امارت کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیتے رہے اور صوبائی شوری کے چیئر میں بھی رہے۔ اور اس وقت مولانا ضلع اپر چترال کے ڈپٹی سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۶/۰۳/ ۲۰۲۰

۷۔ معاشرہ میں کردار:

مدارس اور علماء کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے باضمیر، باعقیدہ، باایمان، باحوصلہ اور باہمت فضلاء پیدا کرے جو اس ضمیر فروشی، اصول فروشی اور اخلاق فروشی کے دور میں روشنی کے مینار کی طرح قائم رہیں کہ وہ کہیں نہیں جاتا اپنی جگہ پر کھڑا ہے، راستہ بتاتا ہے۔ جیسے "قبلہ نما" کہ آپ کہیں ہوں وہ آپ کو قبلہ بتادے گا۔ یہ عالم کا کام ہے کہ وہ ہر زمانے میں ہر جگہ قبلہ نمابنا رہے۔ اس میں دو رائے نہیں ہوسکتیں کہ دین قیم کو تا صبح قیامت اس دھرتی پر قائم ودائم رہنا ہے۔ اس کی نشر واشاعت، حفاظت وصیانت اور مؤثر دعوت کے لیے ایسے رجال کار کا ہونا ناگزیر وضروری ہے جو معاشرے کو شر کے اوہام باطلہ کی گلن سے بچا کر خیر کے افکار ونظریات صحیحہ کی خوشبو سے روشناس کرا سکیں۔

جامعہ انوار مدینہ بونی کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ

۱۔ تربیتی کورسز برائے طالبات:

جامعہ ہذا میں ہر سال مختلف اوقات میں تربیتی کورسز کا انعقاد ہوتا ہے جس میں فارغ التحصیل طالبات و دیگر شرکت کرتی ہیں اور یہ کورسز یاسین القرآن ٹرسٹ کے تحت کروائے جاتے ہیں۔ مدرسے سے فارغ طالبات ان کورسز کے ختم ہونے کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں قرآن کی تعلیم دیتی ہیں جس سے اہل علاقہ کو نفع ہوتا ہے۔[۱]

۲۔ اصلاحی بیانات:

طالبات کی اصلاح کی غرض سے ماہانہ اصلاحی بیانات بھی ہوتے ہیں اور یہ بیانات اساتذہ کرام کرتے ہیں اور کبھی کبھار کوئی مہمان خصوصی آجائے تو اس سے بھی بیان کروایا جاتا ہے۔ جامعہ ہذا میں کئی نامی گرامی علمائے کرام تشریف لا چکے ہیں جن سے جامعہ کے متعلقین استفادہ کر چکے ہیں۔ یہ اصلاحی بیانات طالبات کی بہترین دینی تربیت کے ضامن ہوتے ہیں۔

۳۔ مطالعہ و تکرار:

جو طلبہ یا طالبات مدارس سے متعلق ہوتے ہیں وہ ہی سابقہ سبق کے تکرار اور آنے والے سبق کے مطالعہ کی اہمیت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ دینی مدارس چاہے بنین کے ہوں یا بنات کے ان میں مطالعہ و تکرار کی ترتیب لازمی ہوتی ہے اسی طرح جامعہ ہذا میں بھی بعد از نماز مغرب اساتذہ کی نگرانی میں پہلے تکرار اور پھر مطالعہ کیا جاتا ہے۔[۲]

---

[۱] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۱۲/ ۰۴/ ۲۰۲۰

[۲] ایضا

فصل دوم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ میں اگرچہ عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسیں تو نہیں لگتی تاہم بچیوں کے اندر حصول علم کا اس قدر جذبہ پیدا کیا گیا اور کیا جاتا ہے کہ وہ از خود عصری تعلیم کی تیاری اور آگے درجوں میں فاضلاتی اور غیر فاضلاتی نظام کے تحت امتحانات میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ افتتاح سے لیکر اب تک جامعہ انوار مدینہ بونی کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے۔[1]

جامعہ کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق نمبر: (۰۹۸۰۸)

جامعہ فاضل طالبات (۲۰۱۴ء تا ۲۰۲۱ء) کی تعداد:

سن عیسوی	تعداد
۲۰۱۴ء	۱۰
۲۰۱۵ء	۱۲
۲۰۱۸ء	۱۰
۲۰۱۹ء	۰۸
۲۰۲۰ء	۰۴
۲۰۲۱ء	۲۲

عالمہ فاضلہ: ٦٦

حافظہ طالبات کی کل تعداد: ۲۵

ناظرہ مکمل کرنے والی طالبات کی تعداد: ۳۰۰

ترجمہ و تفسیر مکمل کرنے والی طالبات: ۱۰۰

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۰۲/ ۰۸/ ۲۰۲۰

جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی فاضلات کا چترال کے سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں تدریسی خدمات کا جائزہ

ان خواتین میں سے ایک تعداد ان فاضلات کی ہیں جو مختلف مقامات پر گھروں اور محلوں میں چھوٹے بڑے مدارس چلارہی ہیں، جن سے ایک کثیر تعداد میں بچے، بچیاں اور بڑی عمر کی خواتین مستفید ہورہی ہیں، اور یوں تعلیمی معاونت کی مد میں ملکی معاشی ترقی میں ان کی خدمات قابل تحسین اور قابل داد ہے۔[1]

نمبر شمار	نام	ولدیت	سرکاری وغیر سرکاری سروسز
۱.	ملکۃ الزابیہ	فدا محمد خان	معلمہ انوار مدینہ بونی
۲.	طاہرہ بی بی	حاجی نور محمد خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۳.	فوزیہ بہادر	بہادر خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۴.	نجمہ کلثوم	عبد الحمید خان	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ اوی لشٹ
۵.	حدیقہ لطیف	لطیف اللہ	مدرسہ ناظرہ راغ لوئر چترال
۶.	فوزیہ ناصر	عبد الناصر	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۷.	عابدہ حفیظ	عبد الحفیظ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۸.	فریدہ بی بی	محمد اکبر	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۹.	ناصرہ	محمد امیر خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۰.	تسلیم بی بی	صاحب رحمت	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
۱۱.	خدیجہ	شاہ مرید شاہ	معلمہ جامعہ فاروقیہ بونی
۱۲.	شاہدہ بی بی	میر صفدر خان	معلمہ جامعہ فاروقیہ بونی
۱۳.	فریدہ	میر صفدر خان	پرل کالج بونی
۱۴.	فرزانہ شجاع	شجاع احمد	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۵.	بی بی کلثوم	شیر محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۱۶.	فائزہ بی بی	فضل رؤف	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۰۲/۰۸/ ۲۰۲۰

۱۷.	آسیہ	شیر اغگن	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۱۸.	رقیہ	شاہ ولی اللہ	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ مداک
۱۹.	معراج	رحیم اللہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۰.	کوثر جمال	عبد الولی	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ بونی ٹیک لشٹ
۲۱.	حفصہ	حبیب الرحمان	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ تور کہو ورکوپ
۲۲.	بینظیر جمال	جمعہ خان	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ بونی کروئے جنالی
۲۳.	شہریہ	دوست محمد	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۴.	صفیہ	دوست خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۲۵.	حفیظہ	سید محمد شاہ	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۶.	افسانہ خسرو	ناصر خسرو	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ بونی کروئے جنالی
۲۷.	فرزانہ بی بی	روزی من خان	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۲۸.	مقسط سحر	گل زمان	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ کراچی
۲۹.	فائیکہ	عبد الرؤف	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۰.	نادرہ	سروم خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۱.	مہرینہ	خادم حسین	گھریلو مدرسہ برائے حفظ وناظرہ
۳۲.	زکیہ رحمان	فداء الرحمان	مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ بونی جنالی
۳۳.	سمیرہ	لغل خان	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ
۳۴.	مہرول	شیر نادر	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ

جامعہ انوار مدینہ للبنات کی چھیاسٹھ فاضلات میں سے چونتیس طالبات مختلف دینی ودنیاوی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ جامعہ انوار مدینہ للبنات کی بعض فاضلات گھروں میں حفظ پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد آٹھ ہے، بعض فاضلات گھروں میں صرف ناظرہ قرآن پڑھا رہی ہیں جن کی تعداد نو ہے، جامعہ کی صرف ایک فاضلہ ہے جو کہ کالج میں اسلامیات پڑھا رہی ہے، اکثر فاضلات مختلف مدارس کے شعبہ کتب میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں جن کی تعداد بارہ ہے۔

فصل سوم: جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی کی فلاحی خدمات

ا۔ بیواؤں کی کفالت:

جامعہ کے پاس آس پاس کے علاقوں کی بیوہ عورتوں کی لسٹ موجود ہوتی ہے اور جامعہ کی طرف نقد رقم کی صورت میں تعاون نہیں کیا جاتا بلکہ خوراک کی صورت میں تعاون کیا جاتا ہے۔ سال میں دو مرتبہ کم از کم ان عورتوں کو راشن خرید کر دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ موسم سرما میں خصوصا ان کو اور ان کے بچوں کو کپڑے، جرابیں، جرسی، کوٹ اور گرم ٹوپیاں وغیرہ دی جاتی ہیں۔[1]

۲۔ جامعہ کی طرف سے سالانہ قربانی اور گوشت کا غرباء میں تقسیم:

جامعہ میں سالانہ تقریبا(۱۵۰) سے(۲۰۰) بیل، گائے وغیرہ کی قربانی کی جاتی ہے، یہ قربانی جامعہ مختلف حضرات کے ذریعے کرواتا ہے۔سالانہ (۱۵۰) سے (۲۰۰) بیل یا گائے کی قربانی کرکے ان کا گوشت غرباء، یتیم، مسکین اور مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔اس قربانی کا گوشت اپر چترال کے ان علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جہاں روزگار کم اور غربت کی شرح زیادہ ہے۔ یہ ایک بہت عظیم الشان فلاحی خدمت ہے جو کہ جامعہ کروارہا ہے اللہ اس خدمت کو قبول کرے۔[2]

۳۔ مستورات کے لئے روزگار کے مواقع

جامعہ کا نظام تعلیم انتہائی منظم اور بہترین ہے جس کی بنیادی وجہ وہاں کے محنتی معلمات اور معلمین ہیں۔ جو بھی طالبہ جامعہ سے حفظ، ناظرہ، تجوید اور درس نظامی کو مکمل کرکے نکلتی ہے تو وہ اپنے علم میں ماہر ہوتی ہے۔ یہ جامعہ صرف دین کی تعیم دیتا ہے اور ساتھ ایسی مستورات کو تیار کرتا ہے جو فراغت کے بعد کسی نہ کسی مدرسے سے منسلک

---

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۳/ ۱۱/ ۲۰۲۰

[2] ایضا

رہتی ہیں یا گھریلو مدرسے میں پڑھاتی ہیں جس سے ان کی معاشی خود کفالت ہوتی رہتی ہے۔ مختصر یہ کہ ان علوم کو پڑھنے کے بعد دنیاوآخرت ان کی بن جاتی ہے۔

جامعہ ہر سال موسم سرما میں درج ذیل اشیاء مختلف علاقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

نمبر شمار	علاقے	اشیاء
۱.	بونی	کوٹ۔ سویٹر، جرسی، پاجامے، گرم ٹوپیاں
۲.	موڑکہو	گرم کپڑے، پاجامے، اپر کوٹ
۳.	تورکھو	جرابیں، گرم چادریں، اور کوٹ
۴.	مستوج	ایضا
۵.	لاسپور	ایضا
۶.	یارخون	ایضا

۴۔ جامعہ کی طرف سے سالانہ نصابی کتب کی تقسیم:

جامعہ کی طرف سے ہر سال تمام درجات کی طالبات کو مفت میں نصابی کتب تقسیم کی جاتی ہیں جو کہ بہت بڑی فلاحی خدمت ہے۔ جامعہ لاکھوں روپے کی صرف کتابیں ایک سال میں تقسیم کرتا ہے اور سال کے اختتام پر وہ کتب دیگر مدارس کی طرح واپس نہیں لی جاتی بلکہ طالبات ہی کو دی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنے گھروں میں بھی ان سے استفادہ کرسکیں۔ کتب سے جب تک استفادہ ہوتا رہے گا جامعہ اور اس کے معاونین کو صدقہ جاریہ ہوتا رہے گا۔[1]

۴۔ قرآن کی ترویج کا سبب:

مدارس بنین وبنات قرآن کو سکھا بھی رہے ہیں مع ترجمہ وتشریح اور اس کی اشاعت بھی صحیح معنوں میں کر رہے ہیں۔ ایک عام مرد یا عورت کے بس میں نہیں ہے کہ وہ قرآن مجید کی تشریح خود سے سمجھ سکے، اس کے لئے معلم یا معلمہ کی مدد لینا ضروری ہے۔ اور مدارس دینیہ یہ فلاحی خدمت اچھے انداز میں کررہے ہیں۔ عام لوگوں کو قرآن سمجھانا، مسائل سے آگاہ کرنا اور شریعت کے احکامات سے واقف کرانا وغیرہ وغیرہ، یہ بہت بڑی خدمت ہے۔

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۳/۱۱/ ۲۰۲۰

۵۔ آپ ﷺ سے محبت کے تقاضے پورا کرنے کے ذرائع:

صرف زبان سے یہ کہہ دینا کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے اور نبی اکرم ﷺ سے دل وجان سے محبت کرتے ہیں، کافی نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان احکام خداوندی کو بجالائیں جن کا اللہ تعالی نے حکم دیا اور ان چیزوں سے رک جائیں جن سے ذات باری تعالی نے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾[1]

ترجمہ: تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مدارس کی یہ خدمات ہی اصل فلاحی خدمات ہیں کہ ایک شخص اپنی زندگی کے اصل مقاصد سے واقف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی کا اصل تعارف ہمیں مدارس کے ذریعے ہی معلوم ہو تا ہے اور جب تعارف ہو جاتا ہے تو اللہ سے محبت ہو جاتی ہے اور پھر جب محبت ہو جاتی ہے تو اللہ کے احکام پر عمل بھی شروع ہو جاتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ ﴾[2]

یعنی انسان کا حشر اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

یہ حدیث بھی ہمیں رہنمائی کر رہی ہے کہ اگر ہم اپنا حشر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چاہتے ہیں تو دل وجان سے آپ ﷺ سے محبت کریں۔ ہر مسلمان کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے کہ اس کا ایمان پر خاتمہ ہو اور اس دار فانی سے رخصت ہو جانے کے بعد، جب دار جاودانی میں پہنچے تو وہاں اس کا حشر انبیاء ورسل، صحابہ وتابعین،

---

[1] سورۃ آل عمران: ۳۱

[2] سنن ترمذی، باب ماجاء المرء مع من احب، ابواب الزهد،، ۴/ ۱۷۳، حدیث: ۲۳۸۶

شہداؤصدیقین اور اولیاء واتقیا کے ساتھ ہو۔ اگر ہم ایسا حشر چاہتے ہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور علماء سے محبت کریں، ہم ان کو دل وجان سے چاہیں اور ہم ان کے ہدایات کے مطابق عمل کریں۔ پھر ہمارا حشر ان حضرات کے ساتھ ہو گا۔ یہ سب تب ہی ممکن ہے جب ہمارا تعلق دینی اداروں سے ہو گا۔ اور یہ مدارس ہی ہیں جن کی برکت سے یہ امت اللہ اور اس کے رسول سے محبت کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں۔

٦۔ دینی علوم کو عملی جامہ پہنانا:

طلباء وطالبات آسمانی تعلیمات کے مکمل ذخیرہ کی نہ صرف حفاظت کر رہے ہیں بلکہ معاشرے میں اس کی عملی تطبیق بھی کر رہے ہیں۔ تاکہ نسل انسانی کو وحی الٰہی اور آسمانی تعلیمات کے حقیقی سر چشمہ تک رسائی میں کوئی مشکل نہ ہو۔ یہ مدارس صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ پوری نسل انسانی کی خدمت کر رہے ہیں اور اس کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

٧۔ مدارس محبت الٰہی میں اضافے کا سبب ہیں:

قال الله تعالى:

﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ﴾[1]

ترجمہ: ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

آیت میں فرمایا گیا کہ اہلِ ایمان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کہ خدا کی محبت پر ہر شے قربان کر دیتے ہیں اور اِس محبت کو کسی شے پر قربان نہیں کرتے اور جہاں خدا کی اور غیر کی محبت کے تقاضوں کا مقابلہ ہو وہاں محبت الٰہی کے تقاضے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بلاشبہ محبتِ الٰہی عظیم سعادت اور اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔

[1] سورۃ البقرۃ:١٦٥

اگر ہم مدارس میں، اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لوگوں کے درمیان تقابل کریں تو معلوم ہو گا کہ مدارس میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت، اور ان کے ارشادات پر عمل کے لیے زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اسی کے نتیجے میں اہل مدارس اللہ کے احکام سے واقف اور باعمل ہوتے ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت وہ قیمتی جوہر ہے جو دل میں ایک عظیم نور سے چمکتا ہے، اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سے ایسی نورانی شعائیں نکلیں جو اس محبت کو بتائیں اور جیسے یہ شعائیں اس کے آثار میں سے ہیں، اسی طرح اپنے اندر تاثیر بھی رکھتی ہیں جس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس میں ترقی ہوتی ہے، یہاں تک کہ محبت کرنے والا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں محبوبیت کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ معاملہ صرف یہی نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں بلکہ اصل معاملہ نجاح وفلاح اور عظیم کامیابی کا یہ ہے کہ آپ سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کریں۔

۰۸۔ تمام طالبات کے ساتھ ممکن تعاون:

جامعہ اپنی طالبات سے صرف (۵۰۰) روپے فیس لیتا ہے جو کہ کسی کھاتے میں نہیں جبکہ ایک طالبہ پر ماہانہ خرچہ تقریبا (۶۰۰۰) روپے آتا ہے۔ بجلی، خوراک، رہائش، پانی، اساتذہ کی تنخواہیں، لکڑی کا خرچہ وغیرہ ملا کر۔ جامعہ حتی الامکان تمام طالبات کے ساتھ اس کے علاوہ بھی امداد کرتا ہے۔[1]

۰۹۔ زلزلہ وسیلاب زدگان کے ساتھ تعاون

سرکاری رپورٹ کے مطابق جامعہ کے ذریعے زلزلے اور سیلاب کے موقع پر متاثرین کے ساتھ سب سے زیادہ تعاون کیا گیا۔ اپر چترال کے علاقوں مثلا مژگول، مستوج، یارخون اور لاسپور ودیگر وغیرہ میں جامعہ کے ذریعے سے تقریبا (۴۰) سے (۵۰) لاکھ روپے کی امداد کی گئی۔ اس امداد میں نقد رقم، خوراک، بستر، کپڑے، ٹین کی چادریں، سولر سسٹم، مساجد کی حفاظت کے لئے بند کی تعمیر وغیرہ شامل تھے۔

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۳/۱۱/ ۲۰۲۰

۱۰۔ یتیم طالبات کی مکمل کفالت:

جامعہ میں اس وقت (٦) چھ یتیم طالبات زیر تعلیم ہیں جن سے کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی۔ان کو رہائش ، کھانا پینا و دیگر سہولیات بالکل فری میں دی جاتی ہیں۔ کئی ایسی یتیم طالبات ہیں جو کہ جامعہ سے فراغت حاصل کر کے جا چکی ہیں اور وہ جامعہ اور اس کے معاونین کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب ہیں۔

۱۱۔ مستحق طالبات کے لئے فری تعلیم کی سہولت

جامعہ انوار مدینہ میں اس وقت (۲۰) ایسی طالبات ہیں جو کہ مستحق ہیں اور جن سے ماہانہ فیس وصول نہیں کی جاتی۔ یہ عظیم الشان خدمت ہے کہ جامعہ کئی سالوں سے ایسی طالبات کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہا ہے اور کر چکا ہے جو کہ جو کہ مستحق ہونے کی وجہ سے اپنی ماہانہ فیس بھی نہیں دے پاتی تھیں۔

۱۲۔ فری رہائش کی سہولت

جامعہ کی ماہانہ فیس تقریبا (۵۰۰) روپے ہے۔اس لحاظ سے جامعہ میں تقریبا تمام طالبات کی رہائیش فری ہے کیونکہ اگر ایک شخص تعلیم حاص کرنے کے ساتھ ساتھ ہاسٹل میں رہتا ہے اور کھانا وغیرہ بھی کھاتا ہے تو اس کا ماہانہ خرچہ تقریبا (٦۰۰۰) تک آتا ہے۔ جبکہ جامعہ کی فیس اس حساب سے نہ ہونے کے برابر ہے۔[1]

۱۳۔ جامعہ کی طرف سے عصری تعلیم کے لئے تعاون:

جامعہ انوار مدینہ طالبات کو ترغیب دیتا ہے کہ عصری تعلیم بھی ساتھ ساتھ حاصل کریں۔اسی ترغیب کا نتیجہ ہے کہ طالبات کی اکثریت یعنی ہر جماعت کی اکثر طالبات ہر سال پشاور بورڈ یا شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی کے تحت امتحانات دیتی ہیں۔اسی محنت اور ترغیب کا نتیجہ ہے کہ جامعہ کی فاضل طالبات کالج ،سکول اور مدارس میں تدریس کر رہی ہیں۔ جامعہ کی طرف سے بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحانات کے دوران طالبات کو چھٹی دی جاتی ہے تاکہ یکسوئی کے ساتھ پرچہ جات کو حل کریں۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۳/ ۱۱/ ۲۰۲۰

سوالنامہ برائے طالبات درجہ عالمیہ

یہ سوالنامہ (٦) چھ جولائی ۲۰۲۱ کو تیار کیا گیا تھا۔اس سوالنامے کو تیار کرنے کا مقصد یہ تھا کہ قارئین کے سامنے جامعہ کی مختلف سہولیات، جامعہ کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں وہاں کی رہائیشی طالبات کی آراء سامنے آجائیں۔اس سوالنامے میں بہت ہی بہترین انداز میں جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں، جامعہ میں موجود مختلف شعبہ جات، اساتذہ، جامعہ کے ماحول، تعلیمی وفلاحی خدمات اور اسی طرح مختلف مسائل کے حوالے سوالات تیار کئے ہیں تاکہ طالبات ان سوالات کے جوابات بھی دیں اور اگر کہیں کسی جگہ بہتری کی گنجائش ہے تو اس حوالے سے اپنی تجویز بھی دیں۔یہ سوالنامہ چاروں جامعات کی ان طالبات کو دیا گیا جو کہ آخری درجہ (عالمیہ) میں پڑھ رہی تھیں۔

سوال:۰۱	کیا آپ جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۲	کیا آپ جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۳	کیا آپ اپنے جامعہ کے (Infrastructure) انتظامی ڈھانچے سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۴	کیا آپ جامعہ میں موجود رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۵	کیا آپ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۶	کیا آپ اپنی درس گاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۷	کیا آپ اپنے شعبہ امتحانات کے سسٹم سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۸	کیا آپ جامعہ میں موجود سہولیات (فری تعلیم، علاج، کتب) سے مطمئن ہیں؟
سوال:۰۹	کیا جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت موجود ہے؟
سوال:۱۰	کیا آپ اپنے جامعہ میں موجود لائبریری اور اس میں موجود کتب سے مطمئن ہیں؟
سوال:۱۱	کیا آپ جامعہ کے نظام مطبخ (کھانے) کی سہولیات سے مطمئن ہیں؟
سوال:۱۲	کیا ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خود کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے؟
سوال:۱۳	کیا آپ اپنے جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں؟

جامعہ انوار مدینہ للبنات کے آخری درجہ کی طالبات کو یہ سوالنامہ دیا گیا تھا،اس سال(۲۰۲۱)میں درجہ عالیہ کی طالبات کی تعداد(۸) ہے۔درجہ عالیہ کی ۵۰ فیصد طالبات جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں سے مطمئن ہیں اور ۵۰ فیصد طالبات مطمئن نہیں ہیں انکا کہنا ہے کہ مزید اس میں بہتری لائی جائے۔اسی طرح ۱۰ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کی لائبریری سے مطمئن ہیں جبکہ ۹۰ فیصد نامطمئن ہیں،شعبہ امتحانات کے سسٹم سے ۹۰فیصد طالبات مطمئن ہیں۔۸۰ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ جامعہ کے رہائشی انتظامات سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۰ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ان انتظامات میں مزید بہتری لائی جائے۔۹۰ فیصد طالبات ایسی ہیں جو کہ اساتذہ اور معلمات کے طریقہ تدریس سے مطمئن اور ۶۰ فیصد جامعہ کی سہولیات(مفت تعلیم،علاج،کتب)سے مطمئن ہیں کیونکہ جامعہ میں مفت تعلیم اور کتب تو دی جاتی ہیں مگر علاج معالجہ کی سہوت نہیں ہے۔۷۵ فیصد طالبات اپنی درسگاہ کے ماحول سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۵ فیصد کا کہنا ہے کہ درسگاہوں کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا جائے۔۹۵ فیصد طالبات جامعہ کی تعلیمی خدمات سے مطمئن ہیں اور ۸۰ فیصد طالبات جامعہ کے تعمیراتی ڈھانچے سے مطمئن ہیں جبکہ ۲۰ فیصد کا کہنا ہے کہ تعمیرات کو جدید طرز کے مطابق کیا جائے۔۷۵ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ جامعہ کا نظام مطبخ ٹھیک ہے جبکہ ۲۵ فیصد کا کہنا ہے کہ ٹائم ٹیبل بنا کر اس کے مطابق اشیاء پکائی جائیں۔۸۰ فیصد طالبات جامعہ کی فلاحی خدمات سے مطمئن اور ۷۰ فیصد طالبات کا کہنا ہے کہ ملکی معاشی ترقی اور خواتین کی خوٗد کفالت میں مدارس بنات کا کردار ہے۔جامعہ ہذا میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت ۱۰ فیصد ہے وہ بھی اس طرح کہ جامعہ میں عصری تعلیم کی اجازت ہے،پابندی نہیں ہے۔درج بالا سوالنامے کا اندازہ آپ ذیل کے گراف کے ذریعے کرسکتے ہیں

باب ششم: مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے اثرات ومشکلات

فصل اول: مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے معاشرے پر اثرات

فصل دوم: سماجی زندگی میں مدارس بنات کا کردار

فصل سوم: مدارس بنات کو درپیش مسائل

فصل اول: مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے معاشرے پر اثرات

ا۔ سماج میں محبت والفت کے جذبات کا فروغ

مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا معاشرے پر پہلا اثر یہ ہے کہ سماج میں ایک دوسرے اور اللہ کے لئے محبت بڑھ جاتی ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے، حقوق کی پامالی نہیں کی جاتی۔ اس کے برعکس اگر نفرت پھیلانے کا سبب بنیں تو ہمارا معاشرہ دین سے دوری کا سبب بنے گا اور اسی طرح اپنی آخرت ھی خراب کر بیٹھے گا۔[1]

قرآن کریم میں رسول اکرم ﷺ کی محبت کے حوالے سے فرمایا ہے:

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:﴿ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴾[2]

ترجمہ: نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں اور قرابت والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں اللہ کے حکم میں زیادہ سب ایمان والوں اور ہجرت کرنے والوں سے مگر یہ کہ کرنا چاہو اپنے رفیقوں سے احسان یہ ہے کتاب میں لکھا ہوا۔

قرآن کریم کی مختلف آیات کریمہ اور متعدد احادیث شریفہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ سبحانہ وتعالی، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے بے انتہا محبت کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ سے محبت کرنا واجب ولازم ہے اور کمال ایمان اسی پر موقوف ہے۔ ایسے مسلمان کی واضح مثال فضلاء وفاضلات مدارس ہیں۔ فضلاء مدارس جب اللہ اور اس کے رسول سے محبت اوران سے محبت کے تقاضوں کو بھی

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/ ۰۱/ ۲۰۲۱

[2] سورۃ الاحزاب:۰٦

پورا کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالی کے بندے اور آپ ﷺ کے امتیوں کے حقوق کا بھی خیال رکھیں گے۔ جب یہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے تو لازماً سماج میں محبت والفت کے جذبات کو فروغ ملے گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ – وَقَالَ بُنْدَارٌ: حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ-: "مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ، لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ) [1]

ترجمہ: اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا، جس میں تین باتیں ہوں اور بندار کہتے ہیں کہ ایمان کی مٹھاس کو پالیا: (۱) اللہ اور اس رسول کی محبت اس شخص میں تمام ماسوا سے زیادہ ہو، (۲) یہ کہ کسی شخص سے بھی محبت کرے، تو صرف اللہ کے لیے کرے اور (۳) یہ کفر کی طرف لوٹنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرے۔

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مومن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اس کے پاس شریعت کے جو بھی اوامر اور منہیات پہنچے ہیں وہ مشکاۃِ نبوت سے ہی پہنچے ہیں اور وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا ہے، آپ کی شریعت سے راضی اور انتہائی خوش ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اپناتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فیصلے فرمائے ہیں ان سے اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتا، اور آپ ﷺ کے امتیوں سے حسن سلوک اور محبت کرتا ہے، جس شخص نے ان امور پر اپنے نفس سے جہاد کیا، اس نے ایمان کی حلاوت حاصل کرلی۔

۲۔ باہمی احترام کا فروغ

انسان دنیا میں محبت، رحمدلی، باہمی احترام، کی طرح کے اندرونی احساسات وجذبات کے ساتھ جنم لیتا ہے۔ یہاں پر باہمی احترام کی اہمیت کافی زیادہ ہے۔ ایک ہی معاشرے میں رہتے ہوئے ہر ایک (مدارس ومعاشرہ) دونوں

---

[1] ایضا، باب الفتن، باب الفضل علی البلاء، ۵/ ۱۶۰، حدیث: ۴۰۳۲

ایک دوسرے کی عزت و تکریم کرتے ہیں مگر چونکہ مدارس کی فلاحی و تعلیمی خدمات اس قدر ہیں کہ ہر بندہ دل و جان سے ان کی محبت میں گرفتار ہے۔ مدارس اور معاشرہ دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے، مدارس تو ویسے بھی عوام کے خیر خواہ ہیں لیکن عوام بھی ان کی خدمات کے بدلے ان کا ادب احترام کرتی ہے۔[1]

۳۔ حاجت مندوں کی حاجت روائی

تعلیمی اور فلاحی خدمات کا تیسرا بڑا اثر یہ ہے کہ اس سے حاجتمند کی حاجت پوری ہوتی ہے۔ تعلیمی خدمات اس طرح کہ، مدارس بنات چھ سے سات سال تک بچیوں کو دینی تعلیم وتربیت دیتے ہیں اور ان کی ہر قسم کی ضروریات (ضروریات زندگی، تعلیم، تربیت، علاج معالجہ، کھانا پینا، رہائش وغیرہ وغیرہ) کو بغیر کسی معاوضے کے پورا کرتے ہیں۔ دوسری طرف مدارس کی فلاحی خدمات سے بھی حاجتمندوں کی حاجت اکثر بروقت ہوئی ہے جیسا کہ سیلاب اور زلزلے میں تعاون، بیواؤں، یتیموں، معذور اور مستحقین وغیرہ کے ساتھ تعاون۔

اگر یہ دینی ادارے اور مدارس نہ ہوتے تو امت کو دین متین کی صحیح شکل ملنی مشکل تھی۔ معاشرہ میں باطل کے پھیلائے گئے جال سے چھٹکارا نہ ملتا، امن وسکون قائم نہ ہوتا اور ملک و قوم کی ترقی نہ ہوتی۔ اس سلسلے کا سب سے اہم پہلو تعلیم کے پھیلاؤ اور خواندگی کے مشن کو تحریک دینے اور آگے بڑھانے کا ہے۔ "تعلیم سب کے لیے" کے فارمولے کے تحت مدارس ومکاتب نے بنیادی تعلیم کو اُن فقر زدہ اور خاک نشیں طبقات کے لیے بھی آسان اور قابلِ حصول بنادیا، جہاں تک پہنچنے میں حکومتی مشنریاں تھک ہار جاتی ہیں۔

۴۔ بچیوں کے مستقبل کی حفاظت

تعلیمی اور فلاحی خدمات کی وجہ سے عوام کی بچیوں کے مستقبل محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ مدارس اپنے معاشرے کے مستحق طبقے کو مفت میں تعلیم اور دیگر سہولیات نہ دیں تو اکثر بچیاں دین کے بنیادی علوم سے محروم ہو جائیں گی اور اپنی معاشی خود کفالت بھی نہ کر سکیں گی۔ الحمد للہ مقالہ ہذا میں بیان کردہ چار مدارس کے علاوہ بھی تمام مدارس اپنی بچیوں کو تعلیمی اور فلاحی خدمات سے آراستہ کر رہے ہیں۔

---

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/۰۱/ ۲۰۲۱

بیان کردہ چار مدارس کی فاضلات کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ فراغت کے بعد اکثر طالبات اپنی معاشی خود کفالت خود سے کر رہی ہیں، اور ملک و قوم پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ہیں۔ تمام مدرسوں اور دینی اداروں نے اپنے مقاصد تاسیس کی روشنی میں تعلیم و تربیت کو فروغ دیا ہے۔ جہالت وناخواندگی کا قلع قمع کیا اور مسلمانوں کی تعلیمی حالت کو درست سے درست تر بنایا ہے۔ ملک کی شرح خواندگی کو بڑھانے میں نہ صرف حکومت کا ہاتھ بٹایا، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر حکومت کی مدد کی ہے۔

مدارس نے ہمیشہ اسلامی اخلاق اور انسانی قدروں کی آبیاری کی ہے۔ برادران وطن کے ساتھ یک جہتی و رواداری اور صلح وآشتی کے ساتھ پر امن بقائے باہم کے اسلامی اصول پر سختی سے عمل کیا ہے۔ فرقہ وارانہ میل جول اور ربط و تعلق کو فروغ دیا ہے اور ملک و قوم کی تعمیر و ترقی، وطن عزیز کی آزادی و خود مختاری کے لیے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے سر فروش قائدین ور ہنما پیدا کیے ہیں۔

۵۔ معاشرے کی مضبوطی اور استحکام

معاشرے کی مظبوطی اور استحکام تبھی ہو گا جب مشکل وقت میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما جائے، ایک دوسرے کو اکیلے ہر گز نہ چھوڑا جائے اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ مدارس معاشرے کی مظبوطی کا سبب اسی وجہ سے ہیں کہ مدارس معاشرے کے بچے بچیوں کو دین کے بنیادی عقائد وعلوم سے روشناس کرتے ہیں، اسی طرح اگر کوئی قدرتی آفات وغیرہ آجائیں تو اس صورت میں متاثرین کے ساتھ بھر پور تعاون کرتے ہیں۔ انہی خدمات کے بسبب معاشرہ مظبوط اور مستحکم ہوتا ہے[1]

۶۔ عوام کی خوشنودی اور رضائے الٰہی

جب مدارس اپنی بھر پور تعلیمی اور فلاحی خدمات دیتے ہیں تو اس سے معاشرہ خوش رہتا ہے، والدین کو اپنے بچے، بچیوں کے مستقبل کی فکر نہیں رہتی۔ مزید یہ کہ مدارس کی یہ خدمات رضائے الٰہی کا سبب ہیں۔ اسلامی مدارس حفاظتِ دین کے قلعے اور علوم اسلامی کے سر چشمے ہیں۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/۰۱/ ۲۰۲۱

ان کا بنیادی مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو ایک طرف اسلامی علوم کے ماہر، دینی کردار کے حامل اور فکری اعتبار سے صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں، دوسری طرف وہ مسلمانوں کی دینی و اجتماعی قیادت کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں۔ ان میں تہذیب و ثقافت، غیرت و حمیت، ایمانداری، وفاشعاری اور ان تمام اخلاقی و معاشرتی قدروں کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے، جن سے دنیا میں بسنے والے ایک امن پسند شخص کو آراستہ ہونا چاہیے۔

۷۔ معاشرے میں نیکی کا فروغ:

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وافعلوا الخيرلعلكم تفلحون ﴾ [1]

ترجمہ: اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

نیکی، غموں اور مصیبتوں کے ازالہ کا باعث، جنت کا راستہ، گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور عذاب آخرت سے نجات کا وسیلہ، غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کا آلہ اور حب الٰہی کو پانے کا زینہ ہے۔ نیکیوں کے انھیں عظیم ثمرات و فوائد کی بنا پر قرآن و حدیث میں اہل ایمان کو افعال خیر کرتے رہنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔

نیک کام کرو۔ ان سے مراد صلہ رحمی کرنا اور دیگر اچھے اَخلاق ہیں۔ آیت کے آخر میں فرمایا کہ تم یہ سب کام اس امید پر کرو کہ تم جنت میں داخل ہو کر فلاح و کامیابی پا جاؤ اور تمہیں جہنم سے چھٹکارا نصیب ہو جائے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندہ عبادات اور نیک اعمال ضرور کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن ان عبادات و نیک اعمال کی وجہ سے یہ ذہن نہ بنائے کہ اب اس کی بخشش و مغفرت یقینی ہے بلکہ اس امید پر اخلاص کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیک کام کرے کہ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل و رحمت فرمائے گا اور اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے چھٹکارا اور جنت میں داخلہ نصیب فرمائے گا۔ معاشرے میں حسن سلوک کن لوگوں کے ساتھ کیا جائے اور نیکی کو کیسے فروغ دیا جائے یہ تب ہی معلوم ہو گا جب ہمارا تعلق دینی اداروں کے ساتھ ہو گا۔ یہ دینی ادارے اپنے فضلاء و فاضلات کو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھا جائے۔

---

[1] سورۃ الحج: ۷۷

نیک لوگوں کی عادات:

قرآن مجید میں ان مقربین بارگاہ الٰہی کا راتوں کو جاگنا، بستروں سے جدا رہنا، نیند قربان کرنا اور راحت وآرام لٹا دینا کئی آیات میں مذکور ہے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:﴿ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴾[1]

ترجمہ: اور وہ لوگ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے آگے سجدہ میں اور کھڑے۔

ارشاد فرمایا کہ کامل ایمان والوں کی خلوت و تنہائی کا حال یہ ہے کہ ان کی رات اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے چہروں کے بل سجدہ کرتے اور اپنے قدموں پر قیام کرتے ہوئے گزرتی ہے۔

یاد رہے کہ جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت ہی کیا جائے گا البتہ نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے، اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ رات میں کچھ دیر سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شور وغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دل جمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت عبادت کرنے میں کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں ریاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ریاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔ یہ اچھی عادات اکثر ہمیں دینی اداروں میں وقت گزارنے کے ساتھ ملتی ہیں۔

۸۔ معاشرے میں صلہ رحمی کا فروغ:

صلہ رحمی کا مطلب ہے: رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا۔ یعنی ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اپنی ہمت کے بقدر ان کا مالی تعاون کرنا، ان کی خدمت کرنا، ان کی ملاقات کے لیے جاتے رہنا، وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ ان کے ساتھ

---

[1] سورۃ الفرقان: ٦٤

بہتر تعلقات قائم رکھنااوران کی ہم دردی وخیر خواہی کے جذبات سے سرشار رہنا۔اس کے برخلاف رشتہ ناطہ کو توڑ دینااور رشتہ داری کا پاس ولحاظ نہ کرنااللہ کے نزدیک حد درجہ مبغوض ہے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ::﴿ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّه وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ وَاُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1]

ترجمہ:سوتو دے قرابت والے کو اس کا حق اور محتاج کو اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لیے جو چاہتے ہیں اللہ کا منہ (کی رضامندی)اور وہی ہیں جن کا بھلا ہے۔

یعنی اے وہ شخص! جسے اللہ تعالیٰ نے وسیع رزق دیا،تم اپنے رشتے دار کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان کر کے اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کر کے اُن کے حق بھی دو۔رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرنا ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں اور وہی لوگ آخرت میں کامیاب ہونے والے ہیں۔معاشرے میں موجود لوگوں کے حقوق کی نشاندہی اور ان کو کیسے ان کے حقوق ادا کیے جائیں یہ فضلاء وفاضلات مدارس ہی بہتر انداز سے جانتے ہیں۔اور معاشرے میں موجود افراد کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:(أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِي، فَمَنْ يَصِلْهَا أَصِلْهُ، وَمَنْ يَقْطَعْهَا أَقْطَعْهُ، فَأَبُتَّهُ)[2]

ترجمہ:حضرت عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ بزرگ وبرتر ارشاد فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں، میں رحمان ہوں (یعنی صفت رحمت کے ساتھ

---

[1] سورۃ الروم: ۳۸

[2] ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعہ الاولی:۱۴۲۱، ۳/ ۱۹۸، ۱۶۵۹

متصف ہوں) میں نے رحم یعنی رشتے ناتے کو پیدا کیا ہے اور اس کے نام کو اپنے نام یعنی رحمٰن کے لفظ سے نکالا ہے، لہذا جو شخص رحم کو جوڑے گا یعنی رشتہ ناتا کے حقوق ادا کرے گا تو میں بھی اس کو (اپنی رحمتِ خاص کے ساتھ) جوڑوں گا اور جو شخص رحم کو توڑے گا یعنی رشتے ناتے کے حقوق ادا نہیں کرے گا میں بھی اس کو (اپنی رحمت خاص سے) جدا کر دوں گا۔

صلہ رحمی کا مطلب ہے: رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا۔ یعنی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، اپنی ہمت کے بقدر ان کا مالی تعاون کرنا، ان کی خدمت کرنا، ان کی ملاقات کے لیے جاتے رہنا، وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ ان کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنا اور ان کی ہم دردی و خیر خواہی کے جذبات سے سرشار رہنا۔

اس میں اصول (جیسے والدہ اور والدہ کے آگے والدین، اسی طرح والد اور والد کے آگے والدین)اور فروع (جیسے بیٹی اور بیٹی کی آگے اولاد، نیز بیٹے اور بیٹے کی آگے اولاد) کے ساتھ ساتھ قریب و بعید کے باقی تمام رشتہ دار بھی داخل ہیں۔ البتہ جو زیادہ اقرب ہے اُس کا حق مقدم ہے۔ مدارس میں یہی قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے جس کو حاصل کر کے فضلاء و فاضلات حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں۔

۹۔ معاشرے میں تعلیم کا فروغ:

تعلیم کے فروغ میں مدارس اور حکومت کی کارکردگی کا موازنہ کیا جائے تو مدارس کی خدمات نمایاں اور محسوس شکل میں نظر آتی ہیں۔ پاکستان میں جو تعلیم گاہیں قائم ہیں چاہے وہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے عصری یا اعلی تعلیم کے وہ پرائیوٹ سطح پر چلتے ادارے ہوں یا حکومت کی سرپرستی میں، بچوں کے والدین یا حکومت کی طرف سے اس کی مکمل کفالت کی جاتی ہے۔

خاص طور پر موجودہ دور میں اسکول اور کالج کی تعلیم، بالخصوص پیشہ وارانہ اور تکنیکی تعلیم، ایک تجارت بن گئی ہے۔ جن والدین کے پاس مال و دولت کی کثرت ہے، وہ اپنے لخت جگر کے لیے بڑی بڑی ڈگریاں آسانی سے خرید لیتے ہیں۔ ان اسکولوں میں ڈونیشن، ماہانہ اور سالانہ فیس بھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ گویا یہ اسکول اور کالج قوم کے

فرزندوں سے روپے اینٹھتے ہیں پھر انھیں تعلیم دیتے ہیں۔ ان کے برخلاف مدارس ہیں کہ وہ ملک کو دیتے بہت کچھ ہیں، لیکن لیتے کچھ بھی نہیں۔[1]

۱۰۔ملک کی تعمیر وترقی میں فروغ:

مفت تعلیم جو ایک فلاحی ریاست کے تصور میں ترجیحی حیثیت رکھتی ہے، ملک کے مدارس اس کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ تعلیم کو ہر اعلیٰ وادنی طبقہ تک یکساں طور سے پہنچانے میں حکومت کی اسکیمیں ناکام رہی ہیں، لیکن دینی مدارس کا تعلیمی وتنظیمی ڈھانچہ ہر طبقے کے لیے یکساں طور پر یکساں تعلیم کو یقینی بناتا ہے۔

بہرحال امت کی تعلیمی حالت کو پروان چڑھانے، قوم وملت کو عزت وشرافت اور باوقار زندگی عطا کرنے اور ملک کی تعمیر وترقی کو فروغ دینے میں مدارسِ دینیہ نے ان مٹ نقوش ثبت کیے ہیں۔ مدارس مجموعی طور پر پورے ملک اور قوم کا اثاثہ ہیں۔ ان کی حفاظت اور نصرت واعانت کی کوششوں میں ہاتھ بٹانا ہر ایک کا فریضہ ہے۔

تعلیم کے فروغ میں مدارس (بنین وبنات) اور حکومت کی کارکردگی کا موازنہ کیا جائے تو مدارس کی خدمات نمایاں اور محسوس شکل میں نظر آتی ہیں۔ ملک میں جو تعلیم گاہیں قائم ہیں، چاہے وہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے عصری ادارے ہوں یا اعلیٰ تعلیم کے، وہ پرائیوٹ سطح پر چل رہے ہوں یا حکومت کی سرپرستی میں، بچوں کے والدین یا حکومت کی طرف سے اس کی مکمل کفالت کی جاتی ہے۔

مفت تعلیم، جو ایک فلاحی ریاست کے تصور میں ترجیحی حیثیت رکھتی ہے، ملک کے مدارس اس کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ تعلیم کو ہر اعلی وادنی طبقہ تک یکساں طور سے پہنچانے میں حکومتی اسکیمیں ناکام رہی ہیں لیکن دینی مدارس کا تعلیمی وتنظیمی ڈھانچہ ہر طبقے کے لیے یکساں طور پر یکساں تعلیم کو یقینی بناتا ہے۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/۰۱/۲۰۲۱

فصل دوم: سماجی زندگی میں مدارس بنات کا کردار

تحریک خواندگی پر سرکار لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کرتی ہے، لیکن مدارس نسواں گورنمنٹ کی بغیر کسی اعانت کے اپنے بل بوتے پر دینی نظام تعلیم اور اعلیٰ اخلاق کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہر انسان کے اندر سماجی شعور پیدا کرتے ہیں، انسانی حقوق و فرائض کی تعلیم اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی تلقین کرتے ہیں ان میں اعلی تہذیب و تمدن اور اقدار عالیہ کا امین بنانے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ سیرت محمدی، سیرت صحابہ و اسلامی تاریخ کے حوالے سے عالم دین کو بتایا جاتا ہے کہ ملک میں باعزت زندگی گزارنے کے لئے انسان کے عادات واطوار، اس کا سلوک، اس کا اخلاق و کردار کن خوبیوں کا مالک ہونا چاہئے، دن کے چوبیس گھنٹوں میں سچے پکے مسلمان کے ساتھ کیسے وہ ایک اچھی انسان اور باعزت شہری بن سکتی ہے۔[1]

مدارس میں طالبات کو یہ ذہن نشین کرائی جاتی ہے کہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں ایک عورت کا بحیثیت ماں، بیوی، کے کیا کردار ہے یہ بات قابل توجہ ہے کہ اگر مدارس نسواں نہ ہوتے تو ملت کی رہنمائی، اصلاح معاشرہ کے لئے ان خواتین کا کردار کیا ہوتا؟ اور جن خواتین کا تعلق مدارس سے نہیں ہے ان کا اصلاح معاشرہ میں کیا رول ہے؟ اور وہ غیر اسلامی تعلیم کی بنیاد پر کس طرح معاشرہ کو اخلاقی زوال کی طرف لے جارہی ہیں؟

اخلاق و معاملات کے اثرات معاشرے پر بہت جلد مرتب ہوتے ہیں جھوٹ، چوری، لالچ، حرص وہوس، ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی، قتل وغارت گری، الزام تراشی ناجائز طور طریقوں سے کسب معاش وغیرہ امور ایک صحت مند معاشرے کیلئے ناسور ہیں ایک مومنہ عورت ہی مرد کو دینی تعلیم کی روشنی میں حکمت و مصلحت کے ساتھ ان فاسد امور سے باز رکھ سکتی ہے بصورت دیگر غیر اسلامی اخلاق و کردار کے نتائج ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ کردار سازی میں مدارس اور دینی تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے۔

---

[1] انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال، ۲۱/۰۱/ ۲۰۲۱

سماجی زندگی میں مدارس نسواں کی اہمیت وضرورت

۱۔ مدارس نسواں کی اہمیت:

اللہ کا شکر ہے کہ آج پوری دنیا میں خواہ مسلم مملکت ہو یا غیر مسلم، بے شمار دینی مدارس و مکاتب قائم ہیں اور مسلسل ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یہ وقت کے دانشور حضرات کے علم و فہم اور دور اندیشی کی طرف کامیاب قدم ہے اور یقینا بہت ہی خوش کن ہے لیکن دوسری طرف معاشرے کے نصف حصہ کو نظر انداز کر کے انسانیت کی مکمل فلاح کا تصور کرنا ایک طرح کی نادانی ہے انسانیت کی بہترین تعمیر وترقی کی معمار اول "عورت" ہے۔جو بہن، بیٹی، بیوی کے مدارج طے کرتی ہوئی اپنے نقطہ عروج "ماں" کے مقدس مقام اور عظیم مرتبہ تک پہنچتی ہے۔

جس کے آغوش سے اسلام کے بنیادی افکار اور صالح کردار کے حامل افراد وجود میں آتے ہیں عورت کے اس مقام کے مد نظر اسلام نے مرد وعورت دونوں کے لئے تحصیل علم کو ضروری قرار دیا ہے اس لئے اگر افراد امت کے مابین تعلیم و تربیت کا صحیح بندوبست نہیں کیا جاتا ہے تو گویا ان کی بنیادی و معاشرتی ضرورت سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ عورتوں کی اعلی دینی تعلیم اہم اور فائدہ مند ہے، دینی نقطہ نظر سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جائے یا سماجی نقطہ نظر سے اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

۲۔ مدارس نسواں کی ضرورت:

اسلامی عقائد توحید، رسالت، آخرت میں استحکام، عبادات، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کی تفصیل، دینی مبادیات اور ان احکام و مسائل سے بھرپور واقفیت جن کا تعلق خواتین سے ہے مثلاً حیض و نفاس وغیرہ وغیرہ، اسلامی نظام ازدواج نکاح، طلاق، خلع، ایلاء، لعان، مہر وغیرہ کا گہرا شعور، نظام وراثت کا صحیح فہم، اصول معاشیات اور کسب معاش میں حلال و حرام کا فرق ان سب باتوں کا صحیح علم و فہم مدارس کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔

اس کے علاوہ بچوں کی ولادت، رضاعت، اور ان کی تعلیم و تربیت کے مختلف مسائل کا مناسب حل دینی مراکز میں ہی ممکن ہے یہ حقیقت ہے کہ نسل انسانی کی پہلی تربیت گاہ ماں کی آغوش ہے ماں کے ایک قطرہ شیر کے ساتھ بچہ جذبات وحسیات اور اخلاق بھی اپنے اندر جذب کرتا ہے اور اس کی ایک ایک ادا سے عمل کے طریقے سیکھتا

ہے۔ماں تعلیم یافتہ اور دینی مزاج کی حامل ہوتی ہے تو غیر محسوس طریقہ سے دین حق بچہ کے اندر اترتا جاتا ہے اس کے برعکس اگر ماں محض دنیاوی تعلیم اور غیر اسلامی رنگ ڈھنگ کی مالک ہے تو بچوں کی ذہنی واخلاقی حالت مسموم ہو جاتی ہے۔ قرآن وحدیث کے صحیح معانی و مفاہیم سمجھنے اور اس کو صحیح اعراب سے پڑھنے کے لئے عربی زبان کا سمجھنا اشد ضروری ہے اللہ کالاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ خواتین میں انھیں مدارس کی بنیاد پر عربی زبان کے سمجھنے، پڑھنے، لکھنے، بولنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔چترال کے مدارس بنات کا معاشرتی کردار :

اس تناظر میں ان دینی مدارس کی معاشرتی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو اس کا سرسری خاکہ کچھ اس طرح سامنے آتا ہے کہ ضلع چترال کی ہزاروں مستحق طالبات نہ صرف تعلیم سے بہرہ ور کرتے ہیں بلکہ ان کی ضروریات مثلاًخوراک، رہائش، علاج، اور کتابوں وغیرہ کی کفالت بھی کرتے ہیں۔

اہلیان چترال کے عقائد، عبادات، اخلاق، اور مذہبی کردار کا تحفظ کرتے ہیں اور دین کے ساتھ ان کا عملی رشتہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔معاشرہ میں بنیادی تعلیم اور خواندگی کے تناسب میں معقول اضافہ کا باعث بنتے ہیں اور قرآن وسنت کی تعلیم اور دینی علوم کی اشاعت وفروغ کا باعث بنتے ہیں۔[1]

۴۔چترال کے مدارس کا سماج میں کردار

آج کل نہایت زور وشور دینی مدارس کے فضلاء وفاضلات کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ یہ قومی تنزل کا سبب ہیں، ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور قوم کو گمراہ کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔دینی مدارس پر کیے جانے والے یہ اعتراضات دراصل جہالت پر مبنی ہیں۔

[1] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/ ۰۱/ ۲۰۲۱

فصل سوم: مدارس بنات کو درپیش مسائل

ضلع چترال کے مدارس بنات کو تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مسائل کا سامنا ہے

(ا) تعلیمی مسائل:

چترال کے دینی مدارس بنات کے مسائل میں تعلیمی مسائل کو اولین اہمیت حاصل ہے جن میں سے اہم درج ذیل ہیں۔

ا۔ ذریعہ تعلیم کا مسئلہ

چترال کے مدارس بنات کا ایک اہم مسئلہ ذریعہ تعلیم بھی ہے جہاں عملاً نہ عربی ذریعہ تعلیم ہے نہ ہی اردو بلکہ علاقائی زبان ہے۔ اس وجہ سے طالبات میں زبان دانی کا پہلو بہت کمزور رہتا ہے۔ عام طور پر اظہار و بیان کے باب میں دینی مدارس کی طالبات ایک کمزور پوزیشن میں پائی جاتی ہیں۔ لسانی مہارت میں ان کی اس کمی سے نبٹنے کے لئے یہ چیلنج مدارس کو قبول کرنا چاہئے۔[1]

۲۔ کیریئر پلاننگ کی ضرورت

مدارس بنات میں آئندہ زندگی کے بارے میں اکثر اوقات واضح تصور کی کمی ایک سنگین تعلیمی مسئلے کے طور پر سامنے آتی ہے۔ پہلے تو طالبات اپنے اساتذہ کے اشارات یا احکامات کی روشنی میں طے کرتا تھا کہ اسے کہاں اور کس شکل میں خدمات سر انجام دینی ہیں لیکن اب پیشہ تدریس کے محدود امکانات اور مدرس کی گروہ در گروہ تقسیم نے ان امکانات کو بڑی حد تک کم کر دیا ہے۔ اس لئے جو طالبہ قدرے پختگی کی دہلیز پر قدم رکھتی ہے تو اسے روزگار کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

---

[1] انٹرویو، از مولانا محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۱/۰۱/ ۲۰۲۱

اس لئے ضروری ہے کہ طالب علمی کے آخری سالوں میں طالبات کا رجحان دیکھ کر اس کے روزگار کے لئے اسے رہنمائی فراہم کی جائے، چاہے وہ باقاعدہ کسی منظم ادارے کے تحت ہو یا انفرادی طور پر ہو۔[1]

۳۔ نصاب تعلیم کا مسئلہ

لازمی طور پر نصاب ایسا ہونا چاہئے جس کی فارغ التحصیل طالبہ، دین اسلام کی تبلیغ کے جذبے سے سرشار اور حکمت تبلیغ کے رموز سے آشنا ہو، اسلامی علوم پر گہری بصیرت سے واقفیت ہو اور معاصر جملہ افکار سے اس حد تک واقف اور شناسا ہو کہ دین اسلام پر گفتگو کرتے وقت مخاطب کے ذہنی پس منظر کی رعایت سے ایمان، اعتماد اور دلیل سے بات کر سکتی ہو۔ درس نظامی بھی کسی نہ کسی شکل میں تبدیلی کے مرحلے سے گزرتا آیا ہے اب بھی درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لئے دوررس اور انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔[2]

۴۔ خاص وضع کا التزام

طالبات کی ظاہری کیفیت پر اکثر مقامات پر کم و بیش ایک ہی طرح کا رویہ دیکھنے میں آتا ہے۔ مدارس میں طلبہ وطالبات کی ظاہری وضع قطع کی ایک خاص نوع پر اصرار کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے طلبہ وطالبات خود کو معاشرے سے کٹا ہوا اور ایک الگ جنس محسوس کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ وطالبات میں خود اعتمادی کا فقدان دیکھنے میں آتا ہے۔

۵۔ اختصاص کی ضرورت اور مسائل

چترال کے مدارس بنات کے تعلیمی مسائل میں ایک بڑا مسئلہ طالبات کے اختصاص کا ہے۔ یہ شعبہ اکثر مدارس میں موجود نہیں، اور اگر ہے تو عدم توجہ کا شکار ہے مدارس اگر مرکزی موضوعات قرآن، حدیث، سیرت ، فقہ اور تقابل ادیان میں سے ایک یا دو موضوعات کے مراکز اختصاص قائم کر لیں اور طالبات کی رہنمائی کے لئے قدیم وجدید علوم کے ماہر، اہل اور لائق اساتذہ کی رہنمائی حاصل کریں تو امکانات کی ایک نئی دنیا پیدا ہو سکتی ہے۔ یوں

---

[1] انٹرویو، از مولانا محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۱/ ۰۱/ ۲۰۲۱

[2] ایضا

اگر طالبات کو ان کے ذوق اور پسند کے مطابق تحقیق و مطالعے کے مواقع فراہم کریں تو اس سے ٹھوس بنیادوں پر افرادی قوت کی تنظیم اور تیاری ممکن ہے۔

(۲)انتظامی مسائل:

ایسی انتظامیہ کسی بھی اعتبار سے کامیاب اور مؤثر انتظامیہ نہیں قرار دی جاسکتی جس کی بنیاد طالبات پر محض دباؤاور سختی پر ہو۔ مدارس کا انتظام وانصرام اور نظم وضبط ہی وہ بنیادی پہلو ہیں جو ان اداروں کی تعلیمی، تدریسی اور سماجی فضا کو مستحکم اور بار آور بناسکتے ہیں۔ چترال کے مدارس بنات میں انتظامی مسائل کے اہم پہلو درج ذیل ہیں۔

ا۔ تدریسی عملے کے مسائل

ضلع چترال کے مدارس بنات میں سب سے مرکزی عنصر اساتذہ کرام ومعلمات ہوتی ہیں جو اکثر اپنے آبائی علاقے سے دور، نہایت کم مشاہرے پر، سخت محنت اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ کچھ ذہین اور بیشتر غبی طالب علموں کے سامنے مغزماری کرتی ہیں اور دینی علوم کے رموز کھولتی ہیں۔ لیکن یہی تدریسی عملہ کچھ تو وسائل کی کمی کے باعث اور کچھ انتظامیہ کی پسند وناپسند کے سبب، سخت معاشی افسردگی اور ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے۔

ان کے ماہانہ مشاہروں میں سالانہ ترقی یا اچھی کارکردگی پر کسی لگے بندھے اصول کے تحت رقم کے اضافے کا کوئی ضابطہ نہیں پایا جاتا۔ یہ چیزیں ان معلمات کی بلند نگاہی کو مجروح کرتی اور عزم میں ضعف لاتی ہیں۔ اس لئے مختلف وفاقوں کو اپنے اساتذہ ومعلمات کے تعلقات کار کے حوالے سے ترقیاتی فارمولے کا تعین کرنا چاہئے۔[1]

۲۔ طالبات کو گروہ بندی سے بچانا

وسائل کی کمی کی وجہ سے مدارس، انتظامیہ اور معلمین ومعلمات کی ایک طرح کی چپقلش اور بعض اوقات گروہ بندی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ماحول مدارس کی مقدس اور علمی فضا کو زک پہنچانے میں خطرناک ثابت ہوتا

[1] انٹرویو، از قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/ ۰۱/ ۲۰۲۱

ہے۔ مدارس میں طالبات اپنے محبوب اساتذہ کے زیادہ زیر اثر ہوتے ہیں یوں افراط و تفریط کی فضا پیدا ہو جانے کا بہر حال امکان موجود رہتا ہے۔

۳۔ انتظام و انصرام میں شرکت

مدارس بنات کے انتظام سے متعلق بیشتر امور انتظامیہ ہی سنبھالتی ہے لیکن تعداد کے اعتبار سے طالبات یہاں کا اہم حصہ ہوتی ہیں۔ مدارس کے جملہ امور اور مشقت طلب کاموں میں طالبات ہی ہاتھ بٹاتی ہیں یوں وہ مدرسے کی صفائی بھی کرتی ہیں اور محلے سے خوراک اکھٹی کرنے اور پانی وغیرہ کا بندوبست کرنے میں انتظامیہ کی دست و بازو بنتی ہیں۔

مدرسے کی ضروریات میں یوں اپنا حصہ ڈالنا ایک لحاظ سے بہتر کام اور صحت مند سرگرمی ہے لیکن انہیں معاملات میں بعض طلبہ وطالبات اپنے ذاتی اثر ورسوخ کو اس حد تک استعمال کرتے ہیں کہ ان کے لئے قانون میں استثنائی صورت حال پیدا کی جاتی ہے، یوں طلبہ وطالبات بھی انتظامیہ کا ہی ایک رکن بن جاتے ہیں۔[1]

۴۔ باہمی تعاون کی فضا کا قیام

بعض مدارس میں انتظامیہ اور مدرسین، مدرسین اور طلبہ وطالبات، اور بعض جگھوں پر انتظامیہ، مدرسین اور طلبہ یا طالبات تینوں کے باہمی تعلقات اس طرح استوار نہیں کہ تعلیم و تربیت کے مقاصد کو حاصل کرنا آسان ہو۔ مشکلات کی یہ وجہ بالکل ہی داخلی نوعیت کی ہے۔ اگر انتظامیہ، مدرسین اور طالبات تینوں کی طرح مدارس کی بنیاد اور نشو نما میں کردار ادا کریں تو مدارس کی صورت حال کی ہر لحاظ سے بہتری کی منزل دور نہیں۔

۵۔ جمہوری روایات کی پاسداری

عام طور پر ایک دینی مدرسہ مشترکہ تعاون کی ایک تنظیم یا اجتماعی کاوش کا ایک مظہر ہوتا ہے جس میں کئی لوگ اعانت کرتے ہیں اور متعدد لوگ انتظام و انصرام کے علاوہ تدریسی فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ مدرسے کی

---

[1] انٹرویو، از مولانا محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال، ۱۱/ ۰۱/ ۲۰۲۱

دینی، تدریسی اور انتظامی فضا کو بہترین اسلوب پر نشو نما دینے کے لئے شورائی فضا کو بحال کرنے کی اشد ضرورت ہے اس لئے ضروری ہے کہ میں متعلقہ امور میں ان سب لوگوں کو مشاورت میں رکھا جائے تا کہ مدارس پر ایک طرح کی آمریت زدہ معاشرے کی چھاپ نہ لگنے پائے۔

۶۔ قدیم طالبات کا مدارس سے عدم تعلق

جس طالب علم نے کسی مدرسے سے تعلیم حاصل کی ہوتی ہے، ان دیواروں، جائے نمازوں، الماریوں اور اساتذہ کرام الغرض مدرسے کے کونے کونے سے انہیں ایک عقیدت اور وابستگی ہوتی ہے۔ عملی زندگی میں قدم رکھنے والے طلبہ وطالبات کی انجمنیں مدرسے کی مالی، انتظامی اور سماجی مدد کے لئے معاونت میں ایک مددگار عامل بن سکتی ہیں اس لئے مناسب ہے کہ مدرسے کی انتظامی اور مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ مدارس کے قدیم طلبہ وطالبات کی انجمن سازی کو رواج دیا جائے۔[۱]

تربیت کے بنیادی اصول

اگر تعلیمی ادارے میں بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کرنا مقصود ہو تو ضروری ہے کہ چند بنیادی اصول طے کر لئے جائیں جو کہ تربیت کے لئے جہاں ایک طرف رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں دوسری طرف وہ ایک کسوٹی کا کام بھی دیں۔ ذیل میں تربیت کے چند اہم اصول بیان کئے گئے ہیں۔[۲]

۱۔ تربیت کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر ہو

ہم مسلماب ہیں، مسلمان رہنا چاہتے ہیں، اچھے مسلمان بننا چاہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی اچھا مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت بھی اسلامی اصولوں پر ہی کی جائے۔ اسلامی اصولوں پر تربیت اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان سے بہترین تربیت ہوتی ہے، بہترین انسان وجود میں آتے ہیں اور اعلی ترین کردار تشکیل پاتے ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات ہے اور اس میں بیان کردہ عقائد کہ جن پر انسان کے اعمال اور

---

[۱] انٹرویو، از قاری عبد الرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال، ۱۰/۰۱/ ۲۰۲۱

[۲] انٹرویو، از مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/۰۱/ ۲۰۲۱

معاشرتی اقدار کی بنیاد ہے نہ صرف آفاقی ہیں بلکہ تمام زمانوں کے لئے راہ نما اصول اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ اسلام اس کے لئے تزکیہ نفس کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴾ [1]

ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں کا پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ان کو کتاب اور کام کی بات اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔

مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔ کیسا عظیم رسول عطا فرمایا کہ اپنی ولادتِ مبارکہ سے لے کر وصالِ مبارک تک اور اس کے بعد کے تمام زمانہ میں اپنی امت پر مسلسل رحمت و شفقت کے دریا بہارہے ہیں بلکہ ہمارا تو وجود بھی حضور سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقہ سے ہے کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کائنات اور اس میں بسنے والے بھی وجود میں نہ آتے۔ پیدائشِ مبارکہ کے وقت ہی آپ ﷺ نے ہم امتیوں کو یاد فرمایا۔ قیامت کے دن سخت گرمی کے عالم میں شدید پیاس کے وقت ربِّ قہار کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدہ میں رکھیں گے اور امت کی بخشش کی درخواست کریں گے۔ الغرض حضور سید دو عالم ﷺ کے احسانات اس قدر کثیر ہیں کہ انہیں شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ مدارس کے طلباء کی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوتی ہے جبکہ دیگر اداروں میں تربیت پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔ اگر تربیت اسلامی اصولوں پر نہ کی جائے تو معاشرے میں مسائل جنم لیں گے۔

---

[1] القرآن، سورۃ آل عمران ۳، آیت ۱۶۴

۲۔ مربی میں بہترین تربیتی اوصاف ہوں

تربیت کرنے والے میں چند بنیادی اور ضروری اوصاف کا ہونا بھی تربیتی عمل کی کامیابی کے لئے ناگزیر ہے اگر وہ اوصاف مربی میں نہ پائے جائیں تو وہ طلبہ وطالبات کی اچھی تربیت کے بجائے بری تربیت کا باعث بن جاتا ہے۔ ان میں سے پہلا وصف اخلاص کا ہے، اخلاص کا مطلب ہے کہ تربیت کرنے والے کی نیت یہ ہونی چاہئے کہ مجھے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ سے اجر ملے گا۔ اخلاص اس لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے اخلاص کا مظاہرہ نہیں کرتا وہ بچوں کے ساتھ کیسے مخلص ہو سکتا ہے۔ دوسرا وصف پرہیز گاری ہے یعنی جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے بچنا۔ مربی میں تیسرا بنیادی وصف علم کا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ تربیت کے اسلامی اصولوں کو اچھی طرح جانتا ہو۔ اس کے علاوہ مربی کا حلیم وبردبار ہونا بھی ازحد ضروری ہے۔[1]

۳۔ استاد طلبہ کے لئے ایک نمونہ ہوتا ہے

طلبہ وطالبات کا براہ راست تعلق استاد یا معلمات سے ہوتا ہے۔ وہ اس کو دستیاب نمونہ سمجھتے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں اس لئے استاد کو چاہئے کہ وہ طلبہ کے لئے اچھا نمونہ بن کر دکھائے، اپنے اخلاق وعادات کو بہتر بنائے۔ اگر اس میں کچھ خامیاں ہیں تو انہیں طلبہ کے علم میں نہ آنے دے۔ بہت سے غیر ضروری معاملات پر بحث کرنا طلبہ کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ طلبہ کو علم دینے کے ساتھ عمل کا طریقہ بھی بتایا جائے اور یہ سب کچھ تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب استاد خود کو طلبہ کے لئے ایک نمونہ اور رول ماڈل بنا دے۔

۴۔ تربیت کے لئے خیر خواہی کا جذبہ ضروری ہے

اگر بچوں کی اسلامی تربیت کرنا مقصود ہو تو خیر خواہی سے بڑا ہتھیار کوئی نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ پیارے نبی ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[1] انٹرویو، از مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال، ۲۰/۰۱/ ۲۰۲۱

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ [1]

ترجمہ: ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے

اس آیت میں حضورِ اقدس ﷺ سے انتہائی محبوبیت کے اظہار کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی مخلوق پر انتہائی کرم نوازی کا بھی ذکر ہے۔ جیسے آپ ﷺ کی تربیت کا مقصد خیر خواہی تھا اسی طرح ہمارا مقصد بھی خیر خواہی ہی ہونا چاہیے۔ اگر اپنے اندر خیر خواہی کا جذبہ پیدا کر لیں گے تب ہی امت محمدی کی بہترین اور مثالی تربیت کر سکیں گے۔

(۳) تربیتی مسائل:

دین میں تعلیم کا تصور محض معلومات کی منتقلی تک محدود نہیں، بلکہ یہ تصور تعلیم و تربیت سے موسوم ہے۔ یہ سمجھ لینا کم فہمی کی بات ہے کہ دینی مدارس میں چونکہ ہر وقت قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کا ورد جاری رہتا ہے اور طالبات ظاہر شریعت پر عمل کرتی دکھائی دیتی ہیں اس لئے انہیں کسی خاص تربیت کی ضرورت نہیں۔ ذیل میں مدارس بنات میں تربیت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ا۔ رہائش کے مسائل:

مدارس سے باہر کی دنیا بڑی کثافتوں اور بد اخلاقی سے لتھڑی ہوئی ہے۔ وہاں کے گلی محلوں، تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز کی زندگی کے بارے میں کئی گفتنی ناگفتنی قصے منظر عام پر آتے رہتے ہیں مگر مدرسے سے باہر کی دنیا دینی مدارس کی فضا، ماحول اور ثقافت کو آئیڈیل سے قریب تر دیکھنا چاہتی ہے۔

بعض جگہوں پر طلبہ و طالبات ایک دوسرے کے ساتھ حد سے بڑھی ہوئی موانست اور رفاقت کو توازن اور نظم میں لانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ اس طرح کی ہر وابستگی نامناسب ہی ہو۔ اسی طرح بعض مدارس میں معلمین و معلمات کی طلبہ و طالبات سے ذاتی خدمات لینا بھی اعتراض کا باعث بنتا ہے۔

---

[1] سورۃ الشعراء ۲۶، آیت ۳

۲۔ مقصدیت کا فقدان:

سماجی حالات بدلنے کے ساتھ، مدارس کے اساتذہ و معلمات اور طلبہ و طالبات (الا ماشاء اللہ) دونوں ہی کے اندر مقصد کی لگن میں بتدریج کمی اور مقصدیت کا فقدان نظر آتا ہے۔ اساتذہ و معلمات میں مشنری جذبے کی کمی ہے اور طلبہ و طالبات کے اندر کسی منزل پر پہنچنے کی دھن کی کمی دیکھنے میں آتی ہے جس کی وجہ سے تعلیم کے آخری دو تین برسوں میں دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کے فرار کا شمار بڑھ رہا ہے۔ مقصدیت کے عنصر کے کمزور پہلو اور غم روزگار طلبہ میں علم دین کی طلب کو ثانوی درجے میں لے جاتا ہے۔

۳۔ نظافت و نظم:

چیزوں کے رکھنے اور استعمال کرنے کے سلیقے کے ساتھ ساتھ خصوصی نظم اور نظافت کا ذوق پیدا کرنا بھی اساتذہ اور مدرسے کے اجتماعی ماحول کا حصہ ہونا چاہئے۔ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے محض وسائل نہیں بلکہ ایک منظم منصوبہ بندی اور توجہ و شوق کی ضرورت ہے۔

۴۔ ہم نصابی سرگرمیاں:

عموماً دیکھا گیا ہے کہ دینی طلبہ وطالبات اگر سکولوں میں پڑھنے والے ہم عمر طلبہ وطالبات سے ربط رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو اسے ناپسندیدگی سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح جدید تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات اگر دینی مدارس کے طلبہ وطالبات کے ساتھ میل جول رکھیں تو اکثر والدین پریشان ہو جاتے ہیں کہ کہیں ہمارا بچہ مولوی نہ بن جائے حالانکہ دونوں اطراف کا یہ رویہ شدید تضاد کا مظہر ہے۔

دینی مدارس کے طالب علموں کی متوازن ہم نصابی سرگرمیوں کو نصابی اور درسی مشغولیات سے کم نہیں سمجھنا چاہئے۔ ان ہم نصابی سرگرمیوں میں خطابت، تحریر، ورزش، کھیل کود اور مارشل آرٹس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ چیزیں طلبہ وطالبات میں مسابقت، ہمت اور حوصلے کی افزائش کے لئے اشد ضروری ہیں۔ اسی طرح بین المدارس مذاکروں اور مباحثوں کا اہتمام بھی طلبہ وطالبات کی صلاحیتوں کی نشوونما میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

نتائج

- چترال میں اسلام کی آمد ۱۳۲۰ء میں شاہ نادر رئیس کے دور میں ہوئی۔اس علاقے میں سنی:69.3،اسماعیلی:27.7، کیلاش:1.3،ہندو:1.7 فیصد ہیں۔
- چترال کے مدارس بنات کی تعلیمی وفلاحی خدمات بہترین اور ان گنت ہیں۔
- معاشرے کی اخلاقی وسماجی زندگی میں مدارس بنات مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔
- دینی تعلیمی ادارے کی فاضلات معاشرتی زندگی کی دوڑ میں بہترین طریقے سے اپنی خود کفالت کر رہے ہیں۔
- مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کے معاشرے پر مثبت اثرات ہیں۔
- اسماعیلی مذہب سے تعلق رکھنے والوں نے ان مدارس کی بدولت اسلام قبول کیا اور ان میں سے بعض نے درس نظامی مکمل کر کے اپنے ذاتی مدارس قائم کئے۔
- چترال کے مدارس بنات میں تعلیمی،انتظامی اور تربیتی مسائل ہیں۔
- مدارس کے نصاب میں تاریخ اسلام، ملکی تاریخ اور تقابل ادیان(Comparative Study of Religion)کی کتب شامل درس نہیں ہیں۔
- مذکورہ مدارس میں تحقیقی وتصنیفی کام کی کمی ہے۔
- ان مدارس کی فاضلات ملک بھر میں قرآن وسنت کی ترویج کا سبب ہیں۔
- چترال کے مدارس بنات اسلامی علوم وفنون کی ترویج واشاعت، قرآن وسنت کی تعلیمات، مستحق بچیوں کو مفت تعلیم کی فراہمی،اخلاقی تعلیم وتربیت،طالبات کو سچا محب وطن اور تعمیری سوچ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

سفارشات

محققین کے لیے: چترال کے سماجی اور تعلیمی مسائل پر تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے۔
ضلع چترال کے دیگر مدارس بنات وبنین کی تعلیمی خدمات پر تحقیقی کام ہو سکتا ہے۔

اساتذہ کے لیے: طالبات کو ذہنی طور پر متحمل مزاج، عوام سے قریبی تعلق اور ربط پیدا کرنے کے لئے کانفرنسز اور علمی مجلسوں کا انعقاد کیا جائے۔
طالبات کے ذاتی رجحانات کے مطابق ہر طالب علم کی ذاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

مہتممین کے لیے: عصری تعلیمی اداروں کے ساتھ ربط، اسی طرح عصری تعلیمی اداروں کی طالبات کا مدارس کا دورہ کرنا، اس کے نصاب اور طرز تعلیم کا جائزہ لینا فائدے سے خالی نہیں۔
مدارس کے نصاب میں تاریخ اسلام، ملکی تاریخ اور تقابل ادیان(Comparative Study of Religion)کی کتب شامل درس ہونی چاہیے۔
مذکورہ مدارس میں تحقیقی وتصنیفی کام کی کمی کو پورا کیا جائے۔

عوام کے لیے: چترال کی عوام کو چاہیے کہ اپنی بچیوں کے بہتر مستقبل کے لیے ان کو اِن مدارس میں داخل کریں۔

فہارس

فہرست قرآنی آیات

فہرست احادیث

فہرست اعلام

فہرست اماکن

فہرست مصادر ومراجع

فہرست آیات قرآنیہ

نمبر شمار	فہرست آیات	سورہ، آیت نمبر	صفحہ نمبر
۱.	وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۔۔۔	سورۃالبقرہ،۲/۱۶۵	۱۴۷
۲.	قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي ۔۔۔	سورۃ آل عمران،۳/۳۱	۱۴۶
۳.	يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ ۔۔۔	سورۃ آل عمران،۳/۱۱۳	۱۱۹
۴.	لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ ۔۔۔	سورۃ آل عمران،۳/۱۶۴	۱۷۰
۵.	الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا ۔۔۔	سورۃ آل عمران،۳/۱۹۱	۱۲۰
۶.	وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔	سورۃالحج،۷۷/۲۲	۱۵۷
۷.	وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا۔	سورۃالفرقان،۶۴/۲۵	۱۵۸
۸.	النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔۔۔	سورۃالاحزاب۰۶/۳۳	۱۵۳
۹.	لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ۔۔۔	سورۃالشعراء،۲۶/۳	۱۷۲
۱۰.	فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّه وَالْمِسْكِيْنَ ۔۔۔	سورۃالروم،۳۰/۳۸	۱۵۹

فہرست احادیث مبارکہ

نمبر شمار	طرف حدیث	کتاب کا نام	صفحہ نمبر
۱.	طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔۔	سنن ابن ماجہ	۳
۲.	إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ۔۔	سنن ترمذی	۲۴
۳.	أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ۔۔۔	مسند امام احمد بن حنبل	۱۵۹
۴.	أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا ۔۔۔	صحیح البخاری	۲۵
۵.	ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ۔۔۔	سنن ابن ماجہ	۱۵۴
۶.	الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ۔۔۔	سنن ترمذی	۱۴۶
۷.	مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ۔۔۔	صحیح المسلم	۲۶

فہرست اعلام

نمبر شمار	اسماء	صفحہ نمبر
۱.	حضرت مولانا مستجاب صاحب	۱۷
۲.	سر ناصر الملک	۳۰
۳.	سید شاہ پرتوی	۱۴
۴.	شاہ امان الملک	۱۴
۵.	شاہ نادر رئیس	۲
۶.	شجاع الملک	۱۰
۷.	محترم شاہ کٹور ثانی	۲۷
۸.	مولانا عبدالجلیل	۴۶
۹.	مولانا نظام الدین شہید	۱۰۹

فہرست اماکن

نمبر شمار	جگہ کا نام	صفحہ نمبر
۱.	بروغل	۱۶
۲.	بریر	۱۱
۳.	بشقار	۱۹
۴.	بمبوریت	۱۱
۵.	موڑکھو	۲۱
۶.	تورکھو	۱۳
۷.	چترال	۲۰
۸.	دروش	۲۰
۹.	شندور	۱۳۶
۱۰.	یارخون	۱۵

فہرست مصادر ومراجع

- اخونزادہ مرزا فضل واحد بیگ، تاریخ شاہان چترال ومعلومات ٹورسٹ، تحریک کشقار، تحریک پاکستان چترال پرنٹنگ پریس زرگراندہ روڈ، چترال، ۲۰۱۹ء۔
- اسرار الدین / وزیر علی شاہ / ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی، چترال ایک تعارف، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۶ء۔
- اسرار الدین، تاریخ چترال کے بکھرے اوراق، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۶ء، طبع اول۔
- اسرار الدین، ہز ہائی نس سر محمد ناصر الملک (والئے چترال ۴۳۔۱۹۳۶ء)، ڈیزائنز ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور، ۲۰۱۲ء۔
- بخاری، محمد بن اسماعیل الصحیح، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ۔
- ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک، سنن ترمذی، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۹۹۸ء
- سید صدیق عبد الفتاح ، روائع من اقوال الفلاسفة ۔
- شہزادہ تنویر الملک، موڑکھو تاریخ کے آئینے میں، دی پرنٹ مین پرنٹرز اینڈ پبلشر، پشاور، ۲۰۱۵ء۔
- صحیح مسلم، النیسابوری، مسلم بن حجاج،،، دار احیاء الثراث العربی۔
- غلام مرتضی، نئی تاریخ چترال، پشاور ۱۹۶۳ء۔
- القرآن الکریم۔
- محمد اقبال، بانگ درا، طلوع اسلام، مرتب سعید بزمی، خزینہ علم عادب، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء۔
- محمد بن یزید قزوینی، السنن، دار الرسالہ العالمیہ، ۱۴۳۰ھ۔
- محمد پرویش شاہین، کافرستان، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۴ء، طبع اول ۔
- محمد یونس خالد، ریاست چترال کی تاریخ اور طرز حکمرانی، بسام ریسرچ پبلی کیشنز، کراچی، جنوری ۲۰۱۹ء، طبع اول۔

- محمد امین، بخاری پرنٹنگ پریس، تعلیمی ادارے اور کردار سازی، ارقم فاؤنڈیشن، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔
- مرزا فضل واحد بیگ، تاریخ تعارف اقوام چترال، راحیل پرنٹرز، پشاور، ۱۹۹۱ء۔
- مرزا فضل واحد بیگ، تاریخ شاہان چترال، شاہ بک سیلز، مین بازار چترال۔
- مسند امام احمد بن حنبل، الشیبانی، احمد بن محمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعہ الاولی، ۱۴۲۱ھ۔
- منشی عزیز الدین، تاریخ چترال، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۰ء۔

اخبارات ورسائل:

- حفظ الرحمان سیوہاروی، اخلاق اور فلسفہ اخلاق، بحث کردار اور اس کے مبادیات، ادارہ اسلامیات، لاہور۔
- زاهد الراشدی، دینی مدارس کے کردار کا منصفانہ اور غیر جانبدارانہ جائزہ روزنامہ انصاف، ۲۴ جولائی ۲۰۰۲ء۔
- ماہنامہ وفاق المدارس، شائع کردہ وفاق المدارس العربیہ ملتان، مارچ: ۲۰۱۴ء۔
- محمد انس عبد الرحیم، عقیدے کی اہمیت، صفہ اسلامک ریسرچ سنٹر، مئی ۲۰۱۴ء۔

اردو لغات:

- اردو لغت، ایس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی، راولپنڈی، ۲۰۰۴ء۔
- علمی اردو لغت، سردار محمد پبلشر، الحجاز پرنٹرز، علمی کتاب خانہ، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء۔
- فیروز الدین، جامع فیروز اللغات،، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، چوتھی طبع، ۱۹۷۳ء۔

انٹرویو:

- انٹرویو، قاری عبدالرحمان قریشی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن للبنات لوئر چترال،۲۷/۰۷/۲۰۲۰ء
- انٹرویو، مفتی محمود الحسن، مدیر جامعہ تعلیم الاسلام للبنات لوئر چترال،۲۲/۰۷/۲۰۲۰ء
- انٹرویو، مولانا فداء الرحمان، مدیر جامعہ انوار مدینہ للبنات بونی اپر چترال،۰۲/۰۸/۲۰۲۰ء
- انٹرویو، مولانا فیاض الدین، مدیر جامعہ فیض العلوم للبنات اپر چترال،۲۵/۰۷/۲۰۲۰ء

Website:

https://ur.wikipedia.org/26/03/2020/10:00 AM

https://chitraltimes.com/29/04/2019/11:00 AM